نہج الاسرار

(من کلام)

حیدر کرار علی ابن ابی طالب علیہ السلام

جلد دوم

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خطبات، احتجاجات سوالات کے جوابات کا مجموعہ جو نہج البلاغہ میں درج نہیں ہے قدیم مستند کتب سے جمع کیا گیا ہے

تالیف

مولوی سید غلام حسین رضا آقا مجتہد
حیدرآباد دکن

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ-۳ فون: 2647590-2001816 فیکس: 2647910

خطبہ در تحریص جہاد

عراق کی آبادیوں میں قتل و لوٹ مچانے معاویہ کا لشکر آیا اور کئی مقامات پر ہنگامے مچاتے ہوئے سواد تک آپہونچا اور قریب کی تمام آبادیوں میں قتل و خون کر کے سامان لوٹ کر تیزی سے واپس ہو گیا جب حضرت امیر المومنین کو اطلاع ملی سخت غضبناک ہوئے اور منبر پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔

اِنّی خَشِیتُ اَنْ یُدَالَ هٰؤُلَاءِ القومِ علیکم بطاعتهم اِمَامَهُم وَمعصیتکم اِمامکم وبِادائهم الاَمَانَةَ وَخیانتکم وبصلاحهم فی اَرضهم وفسادکم فی ارضکم وباجتماعهم علی باطلهم وتفرّقکم عن حقکم حتیٰ یطولَ دولتهم وحتیٰ لا یدعوا لله مُحَرَّمًا اِلّا استحلّوه وحتیٰ لا یبقیٰ بیت وَبَرٍ ولا بیتُ مَدَرٍ اَوْ غَیْرُ ضَارٍ بهم اِلَّا دَخَلَهُ جورهم وظلمهم حتیٰ یقوم الباکیان باکٍ یبکی لدینه باکٍ یبکی لدنیاهُ وحتیٰ لَایکونُ منکم اِلَّا نافعًا لهم او غیر ضارٍ بهم وحتیٰ یکون نُصْرَةُ اَحدکم منهم کنصرة العبد من سَیِّدِهٖ اذا شَهِدَ اَطاعَهُ واذا غاب اغتابهُ فَاِنْ اَتاکم الله بالعافیة فاقبلوا وَاِنْ ابتلاکم فاصبروا فَاِنَّ العاقبةَ للمتقین۔

مجھے خوف ہے کہ یہ قوم جرأت کرے اور تمہیں اپنا اور اپنے امام کا ماتحت بنا لے جبکی وہ اطاعت کرتے ہیں اور تم اپنے امام کی معصیت کرتے ہو۔ وہ ادائے امانت کرتے ہیں اور تم لوگ خیانت کرتے ہو۔ وہ اپنے ملک میں صلح و آشتی سے کام کرتے ہیں اور تم لوگ اپنے ملک میں فتنہ و فساد برپا کرتے ہو وہ اپنے باطل پر مجتمع اور متفق ہیں اور تم لوگ حق پر ہوتے ہوئے متفرق ہو حتیٰ کہ ان کی حکومت طویل ہوگی یہاں تک کہ شریعت میں حرام باقی نہ رہیگے مگر یہ کہ اس کو حلال شمار کریں یہاں تک کہ کوئی مکان خالی ہو یا مٹی کا بنا ہوا ایسا نہ ہوگا کہ جس میں ان کا ظلم و جور داخل نہ ہوا ہو اور اس کو وہ غارت و پامال نہ کئے ہوں حتیٰ کہ کچھ رونے والے دین کے لئے روئیں گے اور ایک گروہ اپنی دنیا کیلئے روئے گا یہاں تک کہ تم میں سے کوئی نہ ہوگا مگر انہیں نفع پہونچانے والا یا ضرر نہ پہونچانے والا حتیٰ کہ تم میں کا ایک ایک انکی اسطرح نصرت کریگا۔ جیسے کوئی غلام اپنے آقا کی نصرت کرتا ہے جبکہ وہ حاضر ہو اور جب وہ غائب ہو تو اسے دشنام دے گا۔ پس اگر خدا تمہیں عافیت نصیب کرے اس کو قبول کرلو اور اگر تمہارا

امتحان سے تو صبر کرو۔ بتحقیق کہ عافیت کی خیر متقین کے لئے ہی ہے۔

مکتوب بر تباہی انبار و قتل و خون

معاویہ کی افواج اس مرتبہ شہر انبار پر دھاوا کیں اور حسان البکری شہید کئے گئے اس کے بعد کئی مواضعات میں لوٹ و قتل کا ہنگامہ مچا۔ جب حضرت کو اطلاع ملی تو فرمایا کہ "اے لوگو سمجھ لو کہ کوئی شخص اس دنیا میں ہمیشہ باقی نہ رہے گا کچھ لوگ تو مر چکے ہیں اور کچھ مرنے والے ہیں پس لشکر شام کے دفع کرنے میں عجلت کرو اور اسطرح انہیں کیفر کردار پر پہونچاؤ کہ پھر عراق آنے کی ہمت نہ کر سکیں۔

حضرت امیرالمومنین کے اس کلام کو سن کر کسی نے بھی جواب نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے۔ اس خموشی سے حضرت بہت خشمناک ہو کر منبر سے نیچے تشریف لائے اور تنہا پیدل ہی راہی نخلیہ ہوئے۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑے اور عرض کی کہ یا امیرالمومنین آپ تنہا تشریف نہ لیجائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت نے مکتوب ذیل لکھ کر سعید ابن قیس سے فرمایا کہ پڑھ کر سب کو سنا دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من عبد اللہ علی امیر المومنین الی من قرئ علیہ کتابی ھذا من المسلمین سلامٌ علیکم۔ اما بعد فالحمد للہ رب العالمین وسلامٌ علی المرسلین ولا شریک للہ الاحد القیوم و صلی اللہ علی محمدٍ والسلام علیہ فی العالمین۔

اما بعد فانی قد عاتبتکم فی رشدکم حتی سمعت ورا جعتمونی بالھزء من قولکم حتی برمت ھذا من القول لا یعاد بہ وخطل لا یعز اھلہ ولو وجدت بدا من خطابکم والعتاب الیکم ما فعلت وھذا کتابی یقرء علیکم فردوا

منجانب بندہ خدا علی امیرالمومنین ان تمام مسلمانوں کیلئے جنہیں یہ سنایا جائے۔ تمام حمد اللہ کیلئے ہے جو تمام عالمین کا پروردگار ہے اور سلام ہے تمام مرسلین پر۔ اس خدائے احد و قیوم کا کوئی شریک نہیں محمد پر اللہ رحمت نازل کرے اور ان پر ہمارا سلام ہو۔

اے قوم تمہاری ہدایت میں میں نے تمہیں مورد خطاب و عتاب کیا یہاں تک کہ ماندہ اور ملول ہوا اور تم نے سوائے ہزل و استہزا کے اور راستہ اختیار نہ کیا۔ ہزل کبھی لوگوں کو عزیز نہیں بناتا اگر دا جب نہ ہوتا تو ہرگز تمہیں مخاطب نہ کرتا یہ میرا مکتوب ہے جو تم پر پڑھا جارہا ہے نیکی کیساتھ

خيراً و فعلوه وما أظن أن تفعلوا والله
المستعان۔

أيها الناس فان الجهاد باب من أبواب
الجنة فتحه الله لخاصة أوليائه وهو لباس
التقوى ودرع الله الحصينة وجنته الوثيقة
فمن تركه رغبة عنه ألبسه الله ثوب الذل
وشملة البلاء وديث بالصغار والقماءة و
ضرب على قلبه بالاسهاب وأديل الحق
بتضييع الجهاد وسيم الخسف ومنع النصف۔

الا واني قد دعوتكم الى قتال هؤلاء القوم
ليلاً ونهاراً سراً واعلاناً وقلت لكم اغزوهم
قبل أن يغزوكم فوالله ما غزي قوم قط في
عقر دارهم الا ذلوا فتواكلتم وتخاذلتم
حتى شنت عليكم الغارات وملكت عليكم
الاوطان فهذا اخو غامد قد وردت خيله
الانبار وقد قتل حسان ابن حسان البكري
وازال خيلكم عن مسالحها ولقد بلغني أن
الرجل منهم كان يدخل على المرأة المسلمة
والاخرى المعاهدة فينتزع حجلها وقلبها
وقلائدها ورعاثها وما تمتنع منه الا
بالاسترجاع والاسترحام ثم انصرفوا وافرين
ما نال رجلاً منهم كلم ولا اريق له دم
فلو ان امرءاً مسلماً مات من بعد هذا أسفاً
ما كان به ملوماً بل كان به عندي جديراً
فيا عجبا عجبا والله يميت القلب ويجلب الهم
من اجتماع هؤلاء على باطلهم وتفرقكم

اس کا جواب دو اور نیک عمل بجالاؤ میں گمان نہیں کرتا کہ تم
عمل نیک بجالاؤ گے اللہ مددگار ہے۔

اے لوگو جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ
ہے جس کو خدا اپنے خاص دوستوں کیلئے کھولتا ہے اور جان لو
کہ جہاد تقوی کا لباس ہے اور اللہ کی مضبوط زرہ اور فیروز
مندی کی سپر ہے پس جس نے اس کو ترک کیا خدا وند عالم اس کو
جامہ ذلت پہناتا اور بلاؤں کو اکٹھا کر دیتا ہے چھوٹوں کی
دیت قرار دیتا اور ذلیل کرتا ہے اور امراض سے اسکے قلب پر
ضرب لگاتا ہے اور تضیع جہاد سے حق کو کھو دیتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے تمہیں پنہاں و آشکار اور روز
وشب اس قوم کی مقاتلت کی دعوت دی اور تمہیں کہا کہ
ان پر حملہ کرو قبل اس کے کہ وہ تم پر حملہ کریں خدا کی قسم
کوئی شخص مکان میں نہ بیٹھا رہا کہ دشمن اسکی سرکوبی کرے
مگر یہ کہ وہ ذلیل ہوا تم اپنے دشمنوں کو دفع کرنے تیار نہ ہوئے
اور سختیوں میں ایک دوسرے کے مددگار نہ بنے ہر جانب سے
غارت گری کے چنگال تم پر قبضہ کئے جا رہے ہیں اور تمہاری
املاک و اوطان پر قابض ہو رہے ہیں (یہ سفیان ابن عوف
غامد کا بھائی ہے کہ اپنے لشکر کے ساتھ انبار میں گھس آیا اور
حسان بکری کو قتل کر کے تمہاری افواج سے اسلحہ چھین لیا
اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان ایک آدمی ایک مسلمان عورت
پر دوڑ آیا اور ایک دوسرے شخص نے ایک اہل ذمہ عورت کے
گھر میں گھس گیا اور پازیب گوشوارہ اور ہار چھین لیا ان کا
سوائے زاری و عاجزی کے کوئی فریادرس نہ تھا۔ ان میں کا
ہر شخص جو کچھ وہاں پایا لے لیا اور پھر سب لوگ بغیر اس کے
کہ ان میں سے کسی ایک کو بھی زخم آیا ہو چلے گئے اگر کوئی
مرد مسلم اس ہنگامہ کے بعد حزن و اندوہ کے ساتھ مرجائے

عن حقكم فقبحا لكم وترحا حين صرتم
غرضا يرمى يغار عليكم ولا تغيرون وتغزون
ولا تغزون ويعصى الله فاذا امرتكم بالسير
اليهم فى ايام الحر قلتم هذه حمارة القيظ
امهلنا حتى يسبخ عنا الحر واذا امرتكم بالسير
اليهم فى الشتاء قلتم هذه صبارة القر
امهلنا ينسلخ عنا البرد كل هذا فرارا من
الحر والقر فاذا كنتم من الحر والقر تفرون فانتم
والله من السيف افر يا اشباه الرجال ولا
رجال حلوم الاطفال وعقول ربات الحجال
لوددت انى لم اركم ولم اعرفكم معرفة
والله جرت ندما واعقبت سدما
قاتلكم الله لقد ملأتم قلبى قيحا وشحنتم
صدرى غيظا وجرعتمونى نغب التهمام
انفاسا وافسدتم على رأيى بالعصيان والخذ
لان حتى لقد قالت قريش ان ابن ابى طالب
رجل شجاع ولكن لا علم له بالحرب لله
ابوهم وهل احد منهم اشد لها مراسا و
اقدم فيها مقاما منى وقد نهضت فيها
وما بلغت العشرين وها انا قد ذرفت
على الستين لكنه لا رأى لمن لا يطاع۔

=

تو قابل ملامت ۔ ہوگا بلکہ میرے نزدیک مناسب سزاوار
ہوگا۔ تعجب ہے تعجب کہ یہ ہنگامہ خدا کی قسم قلوب اور ہم
وغم کا بڑھانے والا تھا اور ان کا اجتماع ان کے باطل اور
حق سے تمہاری پراگندگی پر تھا۔ یہ بدنمائی اور رنج و غم
تمہارے ہی لئے ہے چاہیئے تھا کہ خود کو ہدف آزار وبنا تے
وہ تمہیں غارت گری کے حوالہ کر رہے ہیں مگر تم اس کی
مدافعت کیلئے باہر نکلنا نہیں چاہتے اور خدا کا عصیان کرتے
ہو جب میں تمہیں جنگ کیلئے انکی طرف چلنے کا حکم دیتا ہوں موسم
گرما ہو تو کہتے ہو کہ گرمی بہت شدید ہے اتنی مہلت دیجئے
کہ گرمی کچھ کم ہو جائے اور جب ٹھنڈے موسم میں چلنے کا حکم
دیتا ہوں تو کہتے ہو کہ سخت سردی کے دن ہیں اتنی مہلت
دیجئے کہ یہ گذر جائیں۔

اس طرح تمام وقت سردی اور گرمی کہکر تم لوگ
راہ فرار اختیار کر رہے ہو۔ پس جب تم گرمی اور سردی
سے اس طرح فرار ہو رہے ہو تو خدا کی قسم تم ضرور تلوار کی
صورت سے فرار ہو جاؤ گے۔ اے مردوں کی شکل والو تم
مرد نہیں ہو۔ بچوں کی عقل والو عورتوں کی سیرت والو مجھے
یہ پسند ہے کہ تمہاری صورتیں نہ دیکھوں اور تمہیں نہ جانوں
کیونکہ تمہیں جاننا مورث رنج و ندامت کے سوا کچھ نہیں۔
خدا تمہیں قتل کرے کہ تم نے میرے قلب کو برائی سے بھر
دیا اور سینہ کو غیض و غضب سے بھر دیا گویا گندہ گوشت گھونٹ
گھونٹ کرکے کھلایا جو تم نے چاہا اور میرے متعلق عصیان
کے ساتھ رائے دی اور مجھے چھوڑ دیا یہاں تک کہ قریش
کہنے لگے کہ ابی طالب کا فرزند ایک بہادر انسان ہے لیکن
تدبیر حرب نہیں جانتا۔ خدا کے لئے بتاؤ کہ ان کے باپ یا
انہیں سے کوئی شخص جو ان سے زیادہ اشد ہو یا میری طرح

تدبیر حرب جانتا ہو اور مقاتلت میں مجھ سے آگے بڑھ سکتا ہے میں نے ان پر تیزی سے حملہ کیا اور جنگ کی ہے جب کہ میں بیس سال کا بھی نہ تھا اور اب میں ساٹھ سال سے تجاوز کر گیا ہوں لیکن رائے و تدبیر اس کے لئے نہیں ہے جو احکام کی تعمیل نہ کرتا ہو۔

خطبہ بر تحریص لشکر

سفر شام کیلئے لوگوں کے جمع نہ ہونے پر حضرت امیر المومنینؑ کا حزن و اندوہ بڑھتا گیا اور پھر ایک اور خطبہ ارشاد فرمایا :-

امّا بعد ایها الناس فواللہ لاهل مصرکم بن الامصار اکثر من الانصار فی العرب وما کانوا یوم اعطوا رسول اللہ ان یمنعوه ومن معه من المهاجرین حتّی یُبلّغ رسالات ربّه الّا قبیلتین قریبًا مولدهما باقدم العرب میلادًا ولا باکثرهم عددًا فلمّا آووا النبی واصحابه ونصروا اللہ ودینه رمتهم العرب عن قوسٍ واحدٍ فتحالفت علیهم الیهود وغزتهم قبیلةٌ قبیلةٌ فتجرّدوا لنصرة دین اللہ وقطعوا ما بینهم وبین العرب وما بینهم وبین الیهود من الحلف ونصبوا لاهل نجدٍ وتهامة واهل مکة والیمامة واهل الحزن والسّهل واقاموا قناة الدین وصبروا تحت حماس الجلاد حتّی دانت لرسول اللہ العرب ورای منهم قرة العین قبل ان یقبضه اللہ عزّ وجلّ الیه

اے لوگو خدا کی قسم تمہارے اہل شہر عرب میں اکثر انصار سے زیادہ مرتبہ والے ہیں اور جو لوگ مہاجرین سے ان کے ساتھ تھے رسول اللہ نے انہیں زمینات عطا کیں حتی کہ آپ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ شروع کر دی مگر دونوں قبائل بلحاظ مولد عربوں سے زیادہ اشرف نہ تھے و نیز ان کی تعداد بھی کم تھی پس جب کبھی پیغمبر اور ان کے اصحاب اسکی نصرت کرتے تھے اللہ اپنے دین کی اور اسکی مدد کرتا تھا قبائل عرب انکی دشمنی میں متحد ہو کر ان پر ایک ہی کمان سے تیر باراں کرتے تھے یہود بھی انکی مخالفت میں متحد ہو کر متقاتارت کرتے تھے اور دھوکا دیتے تھے پس وہ دین خدا کی نصرت میں جد و جہد کرتے تھے اور انکے اور قبائل عرب کے درمیان و نیز انکے اور یہود کے درمیان انہوں نے جس عہد پر قسم کھائی تھی قطع کر دیا تھا اور اہل نجد، تہامہ، اہل مکہ و یمامہ اور اہل حزن و سہل سے مقاتلت کی یہاں تک کہ رایت دین قائم کر دیا اور شدائد

وانتم اليوم فى الناس اكثر من اولئك ذلك الزمان فى العرب ۔

صبر کیا حتی کہ عرب پیغمبرؐ کی نظر میں ذلیل ہوگئے اور آنحضرتؐ کو بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے سے پہلے میں نے ان سے خوش ہوتا ہوا دیکھا تھا اور آج تم لوگ ان انصار سے زیادہ افضل ہو جو اس زمانہ میں عرب میں تھے ۔

مکتوب بنام عبید اللہ ابن عباس حاکم یمن

ابن عباس نے حضرت امیرالمومنین کو اطلاع دی کہ یمن کے اکثر لوگ معاویہ کی حمایت میں مخالفت شروع کر دیئے ہیں اور خراج و زکوٰۃ روک لئے ہیں۔ حضرت اس اطلاع سے بہت خشم آلود ہوئے اور فرمان ذیل روانہ فرمایا۔

من عليّ امير المومنين الى عبيد الله بن عبّاس وسعيد بن نمران سلام الله عليكما فانى احمده اليكما الله الذى لا اله الا هو اما بعد فانه اتانى كتابكما تذكران فيه خروج هذه الخارجة وتعظمان من شانها صغيرا وتكثران من عددها قليلا وقد علمت ان نخب افئدتكما وصغر انفسكما وشتات رايكما وسوء تدبيركما هو الذى افسد عليكما فاسدا وجرّء عليكما من كان عن لقائكما جبانا فاذا قدم رسولى عليكما فامضيا على القوم حتى تقرا عليهم كتابى اليهم وتدعواهم الى حظهم وتقوىهم فان اجابوا حمدنا الله وقبلنا هم وان حاربوا استعنا بالله عليهم ونابذناهم على سواء ان الله لا يحب الخائنين ۔

منجانب علی امیرالمومنین بنام عبید اللہ ابن عباس وسعید بن نمران۔ تم دونوں پر سلام ہو۔ میں حمد کرتا ہوں اس اللہ کی جسکے سوا کوئی اللہ نہیں۔ واضح ہو کہ تمہارا مکتوب ملا جسمیں تم نے اس گروہ کے خروج کا ذکر کیا ہے اور اس کو بہت ہی عظیم قرار دیا ہے حالانکہ وہ صغیر ہیں۔ انکی تعداد کو تم نے کثیر سمجھا حالانکہ وہ قلیل ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تمہاری یہ بد دلی، ضعف نفس، ضعف رائے اور تدبیر کی غلطی کی وجہ وہ شخص جو تم سے ملنے میں بزدلی محسوس کرتا تھا بہت جری ہوگیا اور تم سے آمادۂ فساد ہوگیا۔ جب میرا پیامبر تمہارے پاس آجائے اس قوم کے پاس جاؤ اور میرا مکتوب پڑھکر انہیں سنادو اور انہیں اپنی طرف آنکی دعوت دو اور ڈراؤ اگر انہوں نے قبول کر لیا تو انہیں مان لو اور خدا کا شکر ادا کرو اور اگر انہوں نے انکار کیا اللہ سے استعانت چاہو اور ان کے بیجا سلوک پر ان سے مقاتلت کرو۔ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مکتوب بنام اہل یمن

مذکورہ بالا جواب کے ساتھ ہی حضرت امیر المومنینؑ نے ایک مکتوب اہل یمن کے نام مرقوم فرمایا اور حکم دیا کہ یہ انہیں سنا دیا جائے۔

من عبد اللّٰہ علی امیر المومنین الیٰ من شاق وغدر من اھل الجند وصنعاء اما بعد فانی احمد اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الذی لا یعقب لہ حکم ولا یرد لہ قضاء ولا یرد باسہ عن المجرمین وقد بلغنی تجربکم وشقاقکم واعراضکم عن دینکم بعد الطاعۃ واعطاء البیعۃ فسئلت اھل الدین الخالص والورع الصادق واللب الراجح عما بدا تجمعکم وما نویتم بہ وما احمشکم لہ فحدثت عن ذلک بما لم ار لکم فی شیء منہ عذراً مبیناً ولا مقالاً جمیلاً ولا حجۃ ظاھرۃ فاذا اتیکم رسولی تفرقوا وانصرفوا الی رحالکم اعف عنکم واصفح عن جاھلکم واحفظ قاصیکم واعمل فیکم بحکم الکتاب فان لم تفعلوا فاستعدوا القدوم جیش جم الفرسان عظیم الارکان یقصد لمن طغیٰ وعصیٰ فتطحنوا کطحن الرحیٰ فمن احسن فلنفسہ ومن اساء فعلیھا وما ربک بظلام للعبید۔

منجانب بندۂ خدا علی امیر المومنین ان فوجیوں کے نام جنہوں نے غدر کیا واضح ہو کہ میں اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہ ہستی کہ جس کے حکم کو نہ کوئی ٹال سکتا ہے اور نہ اسکے فیصلہ کو رد کر سکتا ہے اور نہ مجرمین سے اس کے عذاب کو دفع کر سکتا ہے طاعت اور بیعت کے بعد تمہارے دین سے اعراض، مخالفت اور جنگ کی مجھے اطلاع ملی ہے میں خالص دینداروں، سچے پرہیزگاروں اور صاحبان عقل سے سوال کرتا ہوں کہ باطل پر تمہارے اجتماع کا سبب کیا ہے تمہیں کس بات نے اس پر غضب ناک کیا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے اس میں نہ کوئی قابل اعتراض بات دیکھی اور نہ اچھی بات سنی اور نہ بظاہر بحث وتحریث کی ـــــ اس وقت جب کہ میرا فرستادہ تمہارے پاس آئے اپنے اجتماع کو متفرق کردو اور خانہ نشین ہو جاؤ تاکہ تمہارے قصور معاف کردوں اور تمہاری جہالت کو نظر انداز کردوں تمہارے قاصی کی حفاظت کروں اور تمہارے درمیان کتاب خدا کے مطابق احکام جاری کروں اگر تم نے میری نصیحت نہ مانی تو پھر کثیر گھوڑوں کی فوج کے استقبال کیلئے تیار ہو جاؤ جسکی قوت بہت عظیم ہے جو تمہیں اس طرح پیس دے گی جیسے چکی غلہ کو پیس دیتی ہے پس جس نے میرے فرمان کو قبول کیا

اس نے اپنے لئے جاں بخشی حاصل کر لی اور جس نے خلاف ورزی کی اسکو بھگتنا ہوگا۔ خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

حضرت امیرالمومنین کے اس مکتوب کو سن کر اہل یمن نے آپ کی اطاعت سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی معاویہ کو لکھ بھیجا کہ فوراً لشکر کثیر بھیجکر ان کی استعانت کرے ورنہ وہ حضرت امیرالمومنین سے معافی چاہ کر مل جائیں گے معاویہ نے اس اطلاع کے ملتے ہی بسر ابن ارطاۃ کو طلب کیا جو ایک انتہائی قسی القلب، غلیظ طبع، خبیث فطرت اور خونخوار انسان تھا اور بے رحمی کو فخر سمجھتا تھا بسر کو ہدایت کی گئی کہ ہر شہر و قصبہ میں جہاں سے اس کا گذر ہو شیعان علی کو طلب کرے اور بعیت معاویہ کی دعوت دے اگر قبول کر لیں تو بہتر ورنہ سب کو موت کے گھاٹ اتار دے اس طرح پورے ملک حجاز میں ایک انقلاب پیدا کر دے پس بسر چار ہزار کی فوج لیکر روانہ ہوا اور مدینہ پہونچا جہاں ابوایوب انصاری حاکم تھے جو بسر کا مقابلہ نہ کر سکے۔ بسر مدینہ میں داخل ہوا اور تمام مہاجرین و انصار کو طلب کر کے خوب گالیاں دیں اور کہنے لگا اے گروہ یہود اور غلاموں کی اولاد تمہارے منہ کالے ہوں تمہیں اتنی دردناک تکالیف پہونچاؤں گا کہ مومنین کے کلیجے ٹھنڈے ہو جائیں......... اس کے بعد بہت کشت و خون کیا، مکانوں میں آگ لگوا دی، سامان لوٹ لیا...... پھر مکہ معظمہ کی راہ لی۔ مکہ کے راستہ میں جتنے محبان امیرالمومنین ملے تہ تیغ کرتا اور لوٹتا گیا۔ پھر طائف گیا اور جتنے بھی شیعہ طائف اور تبالہ میں رہتے تھے قتل کیا وہاں سے قبیلہ کنانہ پہونچکر عبیداللہ ابن عباس کے دو بچوں کو ذبح کر دیا اور تمام شیعوں کو قتل کر کے مکانات لوٹ لئے۔ یہاں سے نکل کر نجران پہونچا اور تمام لوگوں کو جمع کر کے کہنے لگا کہ اے گروہ نصاریٰ اور بندروں کی اولاد اگر تم نے کوئی بھی بات میری مرضی کے خلاف کی تو تمہارے ساتھ ایسا سلوک کروں گا جس سے نسل برباد کھیتی تباہ اور گھر ویران ہو جائیں گے۔ اس کے بعد بسر نے صنعا پہونچکر بے شمار آدمیوں کو قتل کیا اس کے بعد حسابہ، ارجب، حضرموت وغیرہ پہونچکر ہزاروں آدمیوں کو قتل کیا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ اس دھاوے میں بسر نے تیس ہزار سے زائد آدمیوں کو قتل کیا اور سینکڑوں کو آگ میں جلا دیا۔ بسر کے مظالم سن کر حضرت امیرالمومنین بے حد محزون ہوئے اور اسکی سرکوبی کیلئے لشکر روانہ کرنا چاہا مگر کوفہ والوں کا یہ حال تھا کہ آپ کے حمیّت و غیرت دلانے پر بھی آمادۂ جہاد نہ ہوتے تھے۔ بہ مشکل تمام ایک ہزار آدمی تیار ہوئے جنھیں حضرت نے بسر بن ارطاۃ کی سرکوبی کیلئے بھیجا جب بسر کو اس فوج کے آنے کی اطلاع ملی قبل اس کے کہ اس فوج سے مقابلہ ہو دمشق فرار ہو گیا۔

بسر بن ارطاۃ کیلئے بددعا

امیرالمومنین کو جب بسر ابن ارطاۃ کے مظالم اور عبیداللہ ابن عباس کے دو چھوٹے بچوں کو ذبح کر دینے کی اطلاع ملی بیحد محزون ہوئے اور بسر کیلئے بددُعا کی۔

اللّٰھم انّ بسراً باع دینه بالدّنیا وانتھك محارمك وکانت طاعة مخلوقٍ فاجرٍ ان عنده مما عندك۔ اللّٰھم فلا تمته حتی تسلبه عقله ولا توجب له رحمتك ولاساعةً من نھار۔ اللّٰھم العن بسراً وعمرواً ومعاویة ولیحلّ علیھم غضبك ولتنزل بھم نقمتك ولیصبھم نقمتك ومن خبرك الذی لا تردّه عن القوم المجرمین ۔

خداوندا بسر نے اپنے دین کو دنیا کے ساتھ بیچ دیا اور ارتکاب محرمات کیا اور مخلوق کی طاعت تیری طاعت پر برگزیدہ کیا۔ خداوندا اس پر اس وقت تک موت کو مسلط نہ کر جب تک کہ اسکی عقل سلب نہ کر لی جائے اور اس کو تیری رحمت سے دور نہ کر دیا جائے۔ خداوندا بسر، عمرو اور معاویہ کو اپنی رحمت سے دور کر دے اور ان پر تیرا غضب جائز قرار دے ان پر اپنی نقمت نازل فرما۔ انہیں تیرا زجر و یاس نصیب کر جس کو مجرمین رد نہیں کر سکتے۔

حضرت کی بددعا فوراً قبولِ بارگاہ ایزدی ہو گئی اور بسر دمشق پہونچتے ہی دیوانہ ہو گیا۔ اس دیوانگی میں وہ انسانی نضلہ سے کھیلتا رہتا اور اکثر اوقات کھا جاتا تھا۔ اس حرکت سے روکنے کیلئے بعض اوقات لوگ اس کے ہاتھ پشت سے باندھ دیتے تھے تو وہ جھک کر منہ سے پاخانہ کھا لیتا تھا۔ اس حالت میں اس نے ستاون سال گزارے اور بالاخر ۹۶ھ میں مرگیا۔ ("تاریخ مروج الذہب)

43

احراق کتب خانہ اسکندریہ

اسکندریہ کے بادشاہ بطلیموس سوئٹر متوفی ۲۸۳ ؁ قبل مسیح نے ایک کتب خانہ کی تاسیس کی تھی جس کو اس کے بعد کے ایک علم دوست بادشاہ بطلیموس فیلاڈلفس نے بہت زیادہ ترقی دی تھی اس کتب خانہ کے ناظم Zemodolus نے بڑی کوششوں سے ۵۴۱۲۰ کتابیں جمع کیں اور بادشاہ سے کہا کہ ابھی سندھ، ہند، فارس، جرجان، موصل، امینیا، بابل اور روم سے بہت سی کتابیں آنی ہیں جو وہاں دستیاب ہیں
(الفہرس ابن الندیم)

اس رپورٹ کے ملنے پر بادشاہ نے احکام جاری کئے اور ہر ملک سے کتابیں فراہم کرنے کا حکم دیا چنانچہ جبتک بادشاہ زندہ تھا دنیا کے ہر گوشہ سے کتابیں جمع ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد لاکھوں تک پہونچ گئی جس میں تمام علوم وفنون مثلاً (فلسفہ، منطق، الہیات، طبیعات، کیمیا، معاشیات وغیرہ وغیرہ پر کتابیں تھیں۔

جب عمرو عاص نے اسکندریہ فتح کیا وہاں کے ایک بہت بڑے عالم یحیٰ نحوی نے اس سے ملاقات کی گفتگو کے دوران ابطال تثلیث اور انقضائے دہر پر اس کے منطقی اور فلسفی دلائل سنکر عمر ابن عاص متحیر ہو گیا اس لئے کہ اس وقت تک مسلمانوں کو ان علوم کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ ایک روز یحیٰ نے کہا کہ آپ اسکندریہ پر قابض ہو گئے ہیں اور ہر چیز سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان میں سے جو چیز آپکے کام کی نہیں ہے ہمیں عطا کر دیں۔

عمرو عاص: تم کو کس چیز کی ضرورت ہے؟

یحیٰ: کتب حکمت کی جو شاہی کتب خانہ میں ہیں۔

عمرو عاص: اس کو کس نے جمع کیا تھا یہ کیسا کتب خانہ ہے

یحیٰ: بطلیموس نے ابتدا کی تھی اس کے بعد ہر بادشاہ اس میں کتابوں کا اضافہ کرتا رہا اس کام کے لئے بادشاہوں نے اپنے خزانے مخصوص کر دیئے تھے اور اطراف عالم سے جس قیمت پر بھی کوئی کتاب ملتی تھی منگواتے تھے اسوقت سے یہ ذخیرہ محفوظ چلا آرہا ہے۔

عمرو عاص: میں اس کے متعلق کوئی حکم نہیں دے سکتا جب تک اپنے امیر سے اجازت نہ لےلوں چنانچہ عمرو عاص نے حضرت عمرؓ کو اطلاع دی اور اس کے متعلق احکام طلب کئے حضرت عمر نے یہ جواب تیار کیا کہ اگر یہ کتابیں قرآن کے موافق ہیں تو قرآن ہمارے لئے کافی ہے اور ہم ان کتابوں سے مستغنی ہیں اور اگر یہ کتابیں قرآن کے خلاف ہیں تو ہم کو ان کی ضرورت نہیں فوراً جلا کر تباہ کر دو اور حضرت امیر المومنینؑ سے مشورہ کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ:

حضرت علیؑ: انها علوم لیست تخالف القرآن العزیز بل تعاضده وتفسره احق التفسیر لا سراره الغامضة الدقیقة۔ ترجمہ: یہ کتابیں ذخائر علوم ہیں اور قرآن کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ان سے قرآن کی تائید ہوگی یہ قرآن کے رموز و دقائق کی پوری تفسیر کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔ مگر حضرت عمر نے اس مشورہ پر عمل نہ کیا اور کتب خانہ کے جلانے کا حکم بھیجدیا اور عمرو عاص نے تمام کتابوں کو اسکندریہ کے حماموں اور بقالوں میں تقسیم کر دیا کہ جلا دیں۔ چنانچہ کتابیں جلا دی گئیں جو چھ ماہ تک جلتی رہیں۔

اس وقت اسکندریہ میں ایک ہزار حمام اور بارہ ہزار بقال تھے۔

(مفتاح السعادت ج۔۱)

جناب سیدہؑ کی تدفین پر

دفن سے فارغ ہونے کے بعد امیر المومنینؑ نے جن دل گداز الفاظ میں قبر پیغمبرؐ کی طرف متوجہ ہو کر فریاد کی ہے اس سے آپ کے روحانی کرب کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

یا رسولؐ اللہ آپؐ پر میرا اور آپ کی دختر کا سلام ہو جو آپ سے ملنے اور آپ کے ہمسایہ میں رہنے آئی ہیں اور آپ کے بقعہ میں زیر خاک آرام کریں گی۔ خدا نے ان کو آپ سے بہت جلد ملا دیا۔ یا رسولؐ اللہ آپ کی محبوبہ دختر کی جدائی سے میرا صبر جاتا رہا لیکن آپ کی جدائی کا صدمہ اور تکلیف میں نے برداشت کی۔ اس برداشت کی میں اب تقلید کرتا ہوں۔ میں نے آپ کو لحد میں سلایا آپ کی روح و جان کی جدائی اسوقت ہوئی جب کہ آپ کا جسم میری گردن اور سینہ کے درمیان تھا۔ قرآن شریف کا حکم میرے لئے کافی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنی ودیعت واپس لے لی اور اپنی پارہ جگر کو جو میرے پاس چھوڑا تھا اپنے پاس بلا لیا۔ زمین و آسمان میرے لئے اندھیر ہو گئے اور میرا غم دائمی ہو گیا۔ میری راتیں نیند اور آرام سے خالی ہو گئیں جب تک کہ خداوند تعالیٰ مجھے بھی اس مقام پر نہ بلا لے جہاں آپ ہیں میرے دل میں زخم اور پیپ پڑ گیا اور غم کی موجیں جوش میں آ گئیں۔ کس قدر جلد ہم ایک دوسرے کے درمیان جدائی ہو گئی۔ میں خدا سے شکایت کرتا ہوں۔ آپؐ کی بیٹی آپ کو آگاہ کریں گی کہ آپ کی امت نے آپ کی دختر کے حق کو غصب کرنے میں آپس میں مدد کی۔ آپؐ ان سے سوال کریں تو وہ آپ کو سارا حال بتا دیں گی۔ ان کے سینہ میں شدید غم و الم بھرا ہوا تھا جس کے ظاہر کرنے کا موقع انھیں اس دنیا میں نہیں ملا اب وہ آپ کو بتائیں گی۔ خدا سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ تم دونوں پر میرا سلام ہو۔ وداع کرنے والا سلام ہو۔ اگر میں یہاں سے چلا جانا چاہوں تو یہ نہ ہو سکے گا اس لئے کہ میں ملول ہوں اور اگر میں یہیں قبر پر ٹھہرنا چاہوں تو وہ بھی نہ ہو سکے گا اس لئے کہ خدا نے صابرین کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اس پر مجھے یقین ہے۔ ہائے افسوس! صبر ہی بہتر ہے۔ اگر جابر و ظالم لوگوں کا غلبہ نہ ہوتا تو میں قبر پر مقیم ہو جاتا اور اس مصیبت عظیم پر گریہ و زاری کرتا کہ جیسے کسی مرحوم پر گریہ و زاری کی جاتی ہے۔ بس خدا کے سامنے آپ کی دختر پوشیدگی کے ساتھ دفن کی گئی۔ ان کا حق تلف کر لیا گیا اور ان کو میراث بھی نہ دی گئی۔ حالانکہ ابھی آپ کی یاد دلوں سے بھولی نہ گئی تھی۔ یا رسول اللہ ہم خدا سے شکایت کرتے ہیں آپ سے بہتر کون ہے جس سے فاطمہ زہراؑ کی رحلت کی تعزیت کی جائے۔ (اعیان الشیعہ۔ ج ۲)

حضرت خضر کا رسالت مآبؐ کے پرسہ کو آنا:

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے طاہرین کے سلسلہ سے حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسالت مآب کا انتقال ہوا کلمات تسلی و تعزیت سننے میں آئے۔ لوگ آواز اور آہٹ سنتے تھے مگر کوئی شخص نظر نہ آتا تھا۔

السلام علی اهل البیتؑ ورحمة الله و	سلام ہو آپ پر اے اہل بیت اور خدا کی رحمتیں

بركاته كل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجوركم يوم القيمة ان في الله عزاء عن كل مصيبة وخلفا من كل هالك ودركا من كل ما فات فبالله فثقوا واياه انما المصاب من حرم الثواب والسلام ورحمة الله ۔

حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ یہ خضر ہیں جو پیغمبر کے تعزیت دینے آئے ہیں۔

آپ پر نازل ہوں۔ ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ آپ لوگ قیامت کے روز اپنا پورا پورا اجر پائیں گے ہر امر میں خدا ہی تسلی دینے والا ہے وہی دنیا سے ہر اٹھنے والے کا جانشین پیدا کرنے والا ہے اور ہر فوت ہونے والی چیز کی تلافی کرنے والا ہے اسی پر بھروسہ رکھو اور اسی سے رجوع ہو مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم رہے۔ تم پر خدا کی سلامتی اور رحمتیں نازل ہوں۔

(طبقات ابن سعد وغیرہ)

وقت احتضار اور حضرت علی علیہ السلام

حارث ہمدانی نے جو بہت ضعیف ہو چکے تھے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا امیرالمومنینؑ اس میں شک نہیں کہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں مگر دو اوقات سے بہت خوف زدہ ہوں ایک وقت نزع سے اور دوسرے صراط پار کرنے کے وقت سے :

حضرتؑ نے جواب دیا "لا تخف یا حارث فما من احد من اولیائی من اعدائی الا وهو یرانی فی هاتین الحالتین واراه ویعرفنی واعرفه" یعنی اے حارث تو خوف نہ کر میرے دوستوں اور دشمنوں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا کہ ان دو حالتوں میں مجھے نہ دیکھے اور میں اس کو نہ دیکھوں اور وہ مجھکو نہ پہچانے اور میں اسکو نہ پہچانوں۔

اس کے بعد حضرتؑ نے مندرجہ ذیل ابیات ارشاد فرمائے :۔

یا حار همدان من یمت یرنی ⁖ من مومن او منافق قبلا

اے حارث ہمدان جو شخص بھی مرتا ہے وہ مجھے دیکھتا ہے خواہ وہ مومن ہو یا منافق ہو ۔۔۔

یعرفنی طرفه و اعرفه ⁖ بنعته واسمه وما فعلا

وہ ایک چشم زدن میں مجھ کو پہچان لے گا اور میں اس کو اس کے نام افعال اور اوصف کے ساتھ جانتا ہوں۔

وانت عند الصراط معترفی ⁖ فلا تخف عثرة ولا زللا ⁖

اور تو صراط پر مجھ سے ملے گا۔ پس کسی لغزش یا ٹھوکر کا خوف نہ کر۔

اقول للنار حین توقف ⁖ للعرض ذریه لا تقربی الرجلا

جب تو وہاں ٹھہرے گا میں جہنم سے کہونگا کہ اس شخص کو چھوڑ دے اور اس کے قریب نہ جائے

ذریه لا تقربیه ان له حبلا بحبل الوصی متصلا

اس کو چھوڑ دے اور اس کے قریب نہ جائے کیونکہ اس کی رسی وصی کی رسی سے متصل ہے

اسقیك من بارد علی ظماء تخاله فی الحلاوة العسلا

میں پیاس کے وقت تجھے ٹھنڈا پانی پلاؤں گا جو اتنا میٹھا ہوگا کہ تو اس کو شہد خیال کرے گا

هذالنا شیعة و شیعتنا ❖ اعطانی الله فیهما الاملا

قول علی لحارث عجب ❖ کم ثم اعجوبة له جملا

(بحرالمعارف ص۳۴۷) ناسخ التواریخ

کتب اربعہ

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا :۔

" قرأت توراة والانجیل والزبور والفرقان فاخترت من کل کلمة من التوراة من صمت نجی ومن الانجیل من قنع شبع ومن الزبور من ترک الشبهات فقد سلم من الافات ومن القران ومن یتوکل علی الله فیکفیه به "

ترجمہ : میں نے توریت انجیل زبور اور قرآن پڑھی ۔ توریت کے کلمات سے یہ پایا کہ جس نے خاموشی اختیار کی نجات پائی ۔ انجیل سے یہ پسند کیا کہ جس نے قناعت کی سیر ہوا اور زبور سے یہ پسند کیا کہ جس نے شبہات کو دور کیا آفات سے محفوظ رہا اور قرآن سے یہ پسند کیا کہ جس نے خدا پر توکل کیا اس کے لئے کافی ہوگیا ۔

(بحرالمعارف ص۳۸)

مکالمہ با ابلیس لعنہ اللہ

مروی ہے کہ ایک روز امیرالمومنین علیہ السلام نے ابلیس لعنۃ اللہ سے پوچھا کہ :

امیرالمومنینؑ : یا ابا الحارث ماذخرت لیوم معادك ؟

ابلیسؒ : حبك فاذا کان یوم القیمة اخوجت ما اذخوت من اسمائك التی یعجز عن وصفها کل واصف دلك اسم مخفی عن الناس ظاهر عندی قد رمزه الله فی کتابه لا یعرفه الا الله والراسخون فی العلم ۔ فاذا احب الله عبداً کشف الله عن بصیرته وعلمه ایاه فکان ذلك العبد بذلك السر عین الامة

امیرالمومنینؑ : اے ابوحارث قیامت کے روز کیلئے تو نے زاد آخرت کیا جمع کیا ہے ؟

ابلیس : آپ کی محبت جب قیامت کا دن آئے گا آپکے ان ناموں کو جنکا وصف کرنے ہر واصف عاجز و مجبور ہے اور جنہیں میں نے ذخیرہ کیا ہے نکالونگا آپکا وہ نام انسانوں سے مخفی ہے اور مجھ پر ظاہر ہے خدا نے اسکا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے کہ اس کو سوائے خدا کے اور ان کے جو علم میں راسخ ہیں کوئی نہیں جانتا پس خداوند عالم جب کسی بندہ کو پسند فرماتا ہے اس کی بصیرت سے پردوں کو اٹھا دیتا ہے اور اس کو اس علم کی تعلیم دیتا ہے اور وہ بندہ اس راز کے ذریعہ امت

حقیقة وذلك الاسم هو الذی قامت به السموت والارض المتصرف فی الاشیاء کیف یشاء

کی حقیقت اُنکو بن جاتا ہے۔ یہ وہی اسم ہے جس کے ذریعہ زمین وآسمان قایم ہوئے اور یہی اسم جیسا چاہے تصرف کرتا ہے۔

(بحر المعارف ص۳۶۸، مشارق الانوار ص۱۹۱)

فیصلہ در ملاء اعلیٰ

مقداد کندی سے مروی ہیکہ ایک روز امیر المومنین علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے آپکے ہاتھ میں تلوار بھی تھی۔ حضرتؑ دو زانو بیٹھ گئے اور آسمان کی جانب مرتفع ہوگئے میں آپ کی طرف دیکھتا رہا یہاں تک کہ آپ نظر سے غائب ہوگئے پھر قریب وقت ظہر کے واپس آئے۔ میں نے دیکھا کہ آپکی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ میرے آقا آپ کہاں تشریف لے گئے تھے۔ حضرت نے جواب دیا کہ:

امیر المومنینؑ: ان نفوسًا فی الملاء الاعلیٰ اختصمت فطرتها۔

مقداد: یا مولای امر الملاء الاعلیٰ الیك

امیر المومنینؑ: یا ابن الاسود انا حجة الله علی خلقه من سماواته وارضه وما فی السماء ملکا یخطو قدما الا باذنی ولا تقل کیف صعد الی السماء وهو جسم ثقیل۔ (بحر المعارف ص۲۹۳)

امیر المومنینؑ: ملاء اعلیٰ میں بعض نفوس نے فطرت سے متعلق نزاع کی تھی۔

مقداد: مولا۔ آیا ملاء اعلیٰ کے امور آپ سے متعلق ہیں۔

امیر المومنینؑ: اے ابن اسود خدا کی مخلوق جو آسمانوں اور زمین سے متعلق ہے اور جو ملائک آسمانوں میں ہیں میں ان سب پر حجت خدا ہوں۔ آسمانوں میں جتنے ملائک ہیں بغیر میری اجازت کے اپنی جگہ سے ایک قدم بھی نہیں ہٹ سکتے۔ یہ مت پوچھ کہ کہ جسم ثقیل سے آسمان کی طرف کس طرح صعود کیئے

مشاہدہ حق

ابن مسعود نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے حق دکھائیے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ:

"الج المخدع" فلما دخلت رایت علیًا علیه السلام ساجدًا وهو یقول فی سجوده "اللهم انی اسئلك بحق محمدٌ نبیك ان تغفر لعلیٍّ ولیك"

فلما خرجت لاخبر رسول الله رایته ساجدًا وهو یقول فی سجوده "اللهم بحق علیٍّ"

کمرہ میں داخل ہو جا۔ پس جب میں کمرہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ علی علیہ السلام سجدہ میں تھے اور عرض کر رہے تھے کہ خداوندا تیرے نبی محمدؐ کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے ولی علیؑ کی مغفرت فرما۔

جب میں کمرہ سے باہر نکلا کہ رسول اللہ کو خبر کردوں تو دیکھا کہ رسول اللہؐ سجدہ میں تھے اور عرض کر رہے تھے کہ

دليك ان تغفر لمحمدٌ نبيك فعلمت من سوال النبيؐ انه ما وجد افضل من علی عليه السلام حيث سئل الله به مغفرة (بحر المعارف ص۲۶۲)	خداوندا تیرے ولی علیؑ کا واسطہ اپنے نبی محمدؐ کی مغفرت فرما۔ پس میں نے پیغمبر خدا کے سوال سے جان گیا کہ نبی کے نزدیک علی علیہ السلام سے بڑھکر کوئی افضل نہیں ہے اسی لئے نبیؐ نے علیؑ کے واسطہ سے خدا سے مغفرت کی دعا فرمائی۔

خانہ کعبہ کے زیورات

حضرت عمر سے آپ کی خلافت کے زمانہ میں آپ کے مشیروں نے کہا کہ خانہ کعبہ کے تمام زیورات نکالکر فوج کے ساز و سامان میں صرف کریں تو بہت مناسب ہوگا۔ خانہ کعبہ کو زیورات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ حضرت عمر امادہ ہوگئے اور حضرت امیر المومنینؑ سے مشورہ کیا تو حضرتؑ نے جواب دیا کہ:۔

حضرت علیؑ: کتاب خدا میں چار ہی قسم کے اموال کا تذکرہ ہے جن کے متعلق خداوند عالم کے صریحی احکام موجود ہیں۔ ایک اموال مسلمین جنھیں خداوند عالم نے متروکہ (ورثہ) میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ دوسرے مال غنیمت جسے مستحقین میں تقسیم کرنے کا حکم ہے۔ تیسرے مال خمس ہے جسے خداوند تعالٰی نے جن کے لئے قرار دیا ہے سب جانتے ہیں چوتھے صدقات مال وغیرہ ہیں جس کے مستحقین سے بھی کوئی بے خبر نہیں۔ خانہ کعبہ کے زیورات ان چار قسموں میں کسی میں بھی داخل نہیں۔ پیغمبر کے زمانہ میں بھی خانہ کعبہ کے زیورات موجود تھے مگر حضرت نے انہیں چھوا تک نہیں بلکہ انہیں اسی طرح چھوڑ دیا حالانکہ نہ آنحضرتؐ سے یہ زیورات پوشیدہ تھے اور نہ آپ نے انہیں بھول گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ پیغمبرؐ کے زمانہ میں بہ نسبت اس زمانہ کے مسلمان زیادہ محتاج تھے۔ لشکر کے ساز و سامان کیلئے زیادہ پیسوں کی ضرورت تھی۔ باوجود ان اسباب کے رسالت مآبؐ کا ان زیورات سے تعرض نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ اس قسم کے تصرفات کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت عمر: یا علیؑ اگر آپ نہ ہوتے میری بڑی رسوائی ہوتی۔

(ربیع الابرار زمخشری)

تاریخ ہجری کی ابتدا

حضرت عمر کے زمانہ تک مسلمانوں میں کسی سن تاریخ کا تعین نہ تھا اور تمام سرکاری و خانگی مراسلات بغیر تاریخ لکھنے کے ہوتے تھے کسی خاص واقعہ کا ذکر کرنا ہوتا تو لوگ کبھی عام الفیل سے حساب لگاتے جس سال ابرہہ نے خانہ کعبہ پر یلغار کی تھی جو رسالت مآبؐ کی ولادت کا سال بھی تھا۔ کبھی حرب فجار کے سال سے حساب جوڑتے کبھی خانہ کعبہ کی تعمیر کے سال سے حساب لگاتے یا کسی دوسرے اہم واقعہ کے سال سے حساب لگاتے تھے۔ اب یہ احساس پیدا ہوا کہ متفقہ طور پر ایک سن مقرر کرلیا جائے تاکہ مراسلت اور حکومت کے مکاتیب و فرامین میں اسی سن کے حساب سے تاریخ درج کی جائے۔ حضرت عمر نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ ایرانیوں نے جو تاریخ مقرر کر رکھی ہے وہی ہم بھی اختیار کرلیں۔ کسی نے یہودیوں کی تاریخ اختیار کرنے کو کہا کسی نے عیسوی

کے لئے کہا اور کسی نے عام الفیل کے لئے کہا۔
حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جس سال پیغمبر خدا نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اسی سال سے تاریخ کی ابتدا قرار دی جائے کہ مدینہ آنے کے بعد اسلام ایک نئے دور میں داخل ہوا اور مسلمانوں کو ایک نئی زندگی نصیب ہوئی۔
تمام مجمع نے آپ کی رائے کو پسند کیا اور محرم کو پہلا مہینہ اور ذی الحجہ کو آخری مہینہ قرار دیا گیا۔
(مستدرک امام حاکم، تاریخ ابن اثیر وغیرہ)

متفرقات:

(۱) حضرت نے فرمایا کہ جب تم کسی بلا میں گرفتار ہو تو نماز فجر اور مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ ان کلمات کو پڑھو۔
"بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" (کافی)

(۲) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ
واللہ لو علم ابوذر ما فی قلب سلمان لقتلہ" خدا کی قسم اگر ابوذر جان لے کہ سلمان کے قلب کا کیا حال ہے تو وہ اس کو قتل کر دے گا

(۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایمان کے دس مدارج ہیں سلمان دسویں درجہ پر فائز ہے، ابوذر نویں درجہ پر اور مقداد آٹھویں درجہ پر۔ (بحر المعارف ص۲۶)

(۴) "صدیق عدوی داخل فی عداوتی" یعنی ہمارے دشمن کا دوست ہمارے دشمنوں میں داخل ہے (")

(۵) لا تقاتلوا الخوارج من بعدی فلیس من طلب الحق فاخطاہ کمن طلب الباطل فادرکہ"
یعنی میرے بعد خوارج کو قتل نہ کرنا اس لئے کہ جو شخص حق کا طلب گار ہو اور بھٹک جائے اس شخص جیسا نہیں جو باطل کو طلب کرے اور اسے پا بھی لے۔ (الامام علی)

(۶) "الصدق اشرف خلائق الموقن"۔ صداقت واہل یقین کی گرامی ترین صفت ہے۔

(۷) لا تخف الا ذنبک ولا ترج الا ربک۔ اپنے گناہ کے سوائے کسی سے نہ ڈرو اور اپنے رب کے سوا کسی سے امید نہ رکھو۔

(۸) الیقین یثمر الزھد۔ یقین کا ثمر زہد ہے۔

(۹) غایۃ الدین الایمان وغایۃ الایمان الایقان۔ غایت دین ایمان ہے اور نہایت ایمان یقین ہے۔

(۱۰) من احبنا فلیعد للبلاء جلبابا۔ جو ہم سے محبت کرتا ہے اسے چاہیئے کہ تحمل مشکلات کیلئے لباس برداشت پہنے۔

(۱۱) الامامۃ نظام الامۃ۔ امامت نظام امت ہے۔ (غرر الحکم)

(۱۲) انّ ابغض الناس الی اللہ عزوجل من یقتدی بسنۃ امام ولا یقتدی باعمالہ" خداوند عزوجل کے نزدیک مبغوض ترین انسان وہ ہے جو (گفتار میں) امام کی اقتدا کرتا ہے مگر عملاً اقتدا نہیں کرتا۔ (بحار الانوار)

راس الیہود کے سوال کا جواب

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جنگ نہروان سے واپس ہونے کے بعد ایک مرتبہ جب امیر المومنین علیہ السلام مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے رئیس یہود حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں جس کا جواب سوائے نبی یا اس کے وصی کے اور کوئی نہیں جانتا:۔

امیر المومنینؑ: سل عما بدا لك يا اخا اليهود

راس اليهود: انا نجد فى الكتاب ان الله عزوجل اذا بعث نبياً اوحى اليه ان يتخذ من اهل بيته من يقوم بامر امته من بعده وان يعهد اليهم فيه عهداً يحتذى عليه ويعمل به امته من بعده وان الله عزوجل يمتحن الاوصياء فى حيات الانبياء ويمتحنهم بعد وفاتهم۔ فاخبرنى كم يمتحن الله الاوصياء فى حيات الانبياء، وكم يمتحنهم بعد وفاتهم من مرة والى ما يصير آخر امر الاوصياء اذا رضى محنتهم؟

امیر المومنینؑ: والله الذى لا اله غيره الذى فلق البحر لبنى اسرائيل وانزل التوراة والانجيل على موسىٰ وعيسىٰ لئن اخبرتك بحق عما تسأل عنه لتقرن به

راس اليهود: نعم

امیر المومنینؑ: والذى فلق البحر لبنى اسرائيل وانزل التوراة على موسىٰ لئن اجبتك لتسلمن؟

راس اليهود: نعم

امیر المومنینؑ: ان الله عزوجل يمتحن الاوصياء فى حيات الانبياء فى سبع مواطن ليبتلى طاعتهم فاذا رضى طاعتهم ومحنتهم

امیر المومنینؑ: اے بھائی یہود جو چاہتا ہے سوال کرے

راس الیہود: ہم نے اپنی کتاب میں پڑھا ہے کہ جب خداوند عالم کسی پیغمبر کو بھیجتا ہے اس پر وحی نازل کرتا ہے کہ اپنے اہل بیت سے کسی شخص کو منتخب کرلے تاکہ اس کے بعد امت کے کام انجام دے اور ان امور کو پہنچا دے جن پر وہ مامور ہے تاکہ امت اس پر عمل کرے۔ و نیز خداوند عزوجل انبیاءؑ کی زندگی میں اور انکی رحلت کے بعد انکے اوصیاء کا امتحان لیتا ہے۔ پس یہ بتایئے کہ اوصیاء کا امتحان پیغمبروں کی زندگی میں کتنی بار لیا جاتا ہے اور انکی وفات کے بعد کتنی مرتبہ۔ اور جب اوصیاء امتحان میں کامیاب ہو جائیں تو ان کا انجام کیا ہوتا ہے

امیر المومنینؑ: خدائے یگانہ کی قسم جس کے سوائے کوئی معبود نہیں کہ اس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو شگافتہ کیا اور تورات و انجیل موسیٰ اور عیسیٰ پر نازل فرمائی اگر میں حقیقت موضوع سے تجھکو آگاہ کروں جس سے متعلق تونے سوال کیا ہے کیا تو اعتراف کریگا (یعنی میری وصایت کا اقرار کریگا)

راس الیہود: جی ہاں

امیر المومنینؑ: جس نے دریا کو بنی اسرائیل کیلئے شگافتہ کیا اور موسیٰ پر تورات نازل فرمائی اگر میں صحیح جواب دوں تو کیا تو اسلام قبول کریگا

راس الیہود: جی ہاں

امیر المومنینؑ: خداوند عزوجل انبیاء کی زندگی میں اوصیاء کا سات مقامات پر امتحان لیتا ہے تاکہ ان کی طاعت کو آزمائے اور جب ان کی طاعت و آزمایش سے رضامند ہوتا ہے انبیاء کو حکم دیتا

امر الانبیاء ان یتخذوھم اولیاء فی حیاتھم واوصیاء بعد وفاتھم و یصیر واطاعة الاوصیاً فی اعناق الامم ممن یقول بطاعة الانبیاء ثم یمتحن الاوصیاء بعد وفاة الانبیاء فی سبعة مواطن لیبلوا صبرھم فاذا رضی محنتھم ختم لھم بالسعادة لیلحقھم بالانبیاء وقد اکملھم السعادة

ہے کہ انھیں اپنے زمانۂ حیات ہی میں اپنا ولی اور اپنی وفات کے بعد اپنا وصی مقرر کریں اور اپنے وصی کی اطاعت تمام امت پر جو انکی پیروہے لازم قرار دیں پیغمبرؐ کی وفات کے بعد اس کے وصی کا امتحان سات مقامات پر لیا جاتا ہے تاکہ اس کے صبر کی آزمائش ہو جب امتحان رضایت بخش ہو تو اس کے انجام کو سعادت و خوش بختی قرار دیتا ہے تاکہ انبیاء کے ساتھ ملحق ہوں اور سعادت کامل سے ہم آغوش ہوں۔

راس الیھود: صدقت یا امیر المومنین۔ فاخبرنی کم امتحنک اللہ فی حیات محمدؐ من مرة وکم امتحنک بعد وفاتہ من مرة والی ما یصیر اخوامرک

راس الیھود: یا امیر المومنین آپ نے سچ فرمایا۔ اب فرمائیے کہ خدا نے محمدؐ کی زندگی میں آپ کا امتحان کتنی مرتبہ لیا اور ان کی رحلت کے بعد کتنی مرتبہ۔ یہ بھی بتائیے کہ آپ کا سرانجام کیا ہوگا۔

فاخذ علیؑ بیدہ قال: انھض بنا انبئک بذلک یا اخا الیھود۔

امیر المومنینؑ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اٹھو اور میرے ساتھ چل تاکہ میں تجھے اس موضوع سے آگاہ کروں

حضرت علیؑ کے اصحاب نے جو وہاں تھے عرض کیا کہ ہم کو بھی اس کے ساتھ آگاہ فرمائیے

امیر المومنینؑ: انی اخاف ان لا تحملہ قلوبکم۔

امیر المومنینؑ: میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے قلوب کہیں اس کے متحمل نہ ہوں۔

اصحاب: ولم ذلک یا امیر المومنین

اصحاب: یا امیر المومنینؑ ایسا کیوں ہوگا۔

امیر المومنینؑ: لا مور بدت لی من کثیر منکم

امیر المومنینؑ: اس لئے کہ میں نے تمہاری بہت سی ایسی باتیں سُنی ہیں جو قابل اعتراض ہیں۔

مالک اشتر: یا امیر المومنینؑ انبئنا بذلک واللہ انا لنعلم انہ ما علی ظھر الارض وصی نبیؐ سواک وانا لنعلم ان اللہ لا یبعث بعد نبینا نبیاً سواہ طاعتک لفی اعناقنا موصولة بطاعة نبینا محمدؐ

مالک اشتر: یا امیر المومنینؑ اس سے ہم کو بھی آگاہ کیجیے خدا کی قسم ہمارا اعتقاد ہے کہ روئے زمین پر آپ کے سوا کوئی وصی پیغمبر نہیں ہے نیز خداوند تعالیٰ ہمارے پیغمبرؐ کے بعد کوئی اور پیغمبر نہیں بھیجے گا آپ کی طاعت کا طوق ہماری گردن میں ہے اور آپ کی اطاعت ہمیشہ پیغمبر کی اطاعت ہے۔

امیر المومنینؑ نے مالک اشتر کی استدعا کو قبول کر لیا اور یہودی سے فرمایا:

امیر المومنینؑ: یا اخا الیھود ان اللہ عزوجل

امیر المومنینؑ: اے بھائی یہود خدائے عزوجل نے پیغمبرؐ کے

امتحننی فی حیات نبینا محمدؐ فی سبع مواطن فوجدنی فیهن من غیر ترکیة لنفسی بنعمت الله مطیعا

راس الیهود: فیم وفیم یا امیرالمومنینؑ

(۱) امیرالمومنینؑ: اما اولهن فان الله عزوجل اوحی الی نبینا وحمله الرسالة وانا احدث اهلبیتی سنا اخدمه فی بیته واسعی بین یدیه فی امره فدعا صغیر بنی عبدالمطلب وکبیرهم الی شهادة ان لا اله الا الله وانه رسول الله فامتنعوا من ذلک وانکروه علیه وهجروه ونابذوه واعتزلوه واجتنبوه وسائر الناس مقصین له ومخالفین علیه وقد استعظموا ما اوردوه علیهم مما لم تحتمله قلوبهم ولم تدرکه عقولهم فاجبت رسول الله وحدی الی مادعا الیه مسرعا مطیعاً موقناً لم یتخالجنی فی ذلک شک فمکثنا بذلک ثلث حجج وما علی وجه الارض من خلق یصلی و یشهد لرسول الله مما اتاه الله غیری وغیر ابنة خویلد رحمها الله وقد فعل

ثم اقبل الی اصحابه فقال الیس کذلک

قالو: بلی یا امیرالمومنینؑ

(۲) امیرالمومنینؑ: واما الثانیة یا اخا الیهود فان قریشا لم تزل تجیل الاراء و تعمل الحیل فی قتل النبیؐ حتی کان فی آخر ما اجتمعت فی ذلک فی یوم الدار دار الندوة وابلیس الملعون حاضر فی

زمانہ حیات میں سات مقامات پر میرا امتحان لیا تھا جس میں اپنے نفس کو ملوث نہ کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں خدا کی نعمتیں پائیں۔

راس الیہود: یا امیرالمومنینؑ کن کن امور میں امتحان لیا گیا

(۱) امیرالمومنینؑ: جب خداوند تعالیٰ نے پہلی بار ہمارے پیغمبر پر وحی نازل فرمائی اور ان کو جامۂ رسالت پہنایا میں اہلبیتؑ میں سب سے کم عمر تھا اور آنحضرتؐ کی خدمت کرتا اور انکی فرمایشات بجالاتا تھا حضرت نے عبدالمطلب کے خاندان کے خورد و کلاں کو دعوت دی کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آپکو خدا کا رسول مانیں مگر سب نے اس سے انکار کیا اور ان سے قطع تعلق کر لیا، دشمنی شروع کر دی ترک معاشرت کر دی اور اجتناب کرنے لگے دوسروں نے بھی جوان سے دوری اختیار کر لی تھی ان سے مخالفت کرنے لگے اور جو کچھ ان پر وارد ہوا تھا اس سے انکار کرنے لگے اس لئے کہ ان کے قلوب اسکے متحمل نہیں ہوتے تھے اور انکی عقلیں سمجھ نہیں سکتی تھیں۔ میں تنہا تھا جس نے شتابانہ و مطیعانہ عقیدہ کے ساتھ جو کچھ رسول اللہ نے فرمایا تھا قبول کیا اور شک و تردید کو اپنے قلب میں آنے نہ دیا۔ اس عقیدہ کیساتھ تین سال گذر گئے اور روئے زمین پر سوائے میرے، دختر خویلد (یعنی خدیجہؑ) کے کوئی اور نہ تھا جو رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتا یا جو کچھ خدا کیجانب سے وہ لائے تھے اس کی شہادت دیتا۔

حضرت نے پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ ایا ایسا نہ تھا

اصحاب: بیشک یا امیرالمومنینؑ۔

(۲) امیرالمومنینؑ: اے بھائی یہود قریش ہمیشہ پیغمبر کو ہلاک کرنے اور قوت کے استعمال سے انھیں ہم سے چھین لیجانے کی رائے دیتے تھے۔ بالآخر وہ اس امر کے لئے ایک روز اپنے شوریٰ خانہ میں جمع ہوئے (اس مجلس میں ابلیس ملعون بھی ایک کانے آدمی کی شکل میں ثقیف کی جانب سے شریک ہوا تھا) اور سب کی اتفاق رائے

صورة اعورثقيف فلم تنزل تضرب امرها
ظهراً و بطنا حتى اجتمعت اراءاهم على
ان ينتدب من كل فخذ من قريش رجل
فيضربونه جميعهم باسيافهم ضربة رجل
واحد يقتلوه فاذا اقتلوه منعت قريش رجالها
ولم تسلمها فيذهب دمه هدرا فهبط جبرئيل
على النبي فانباه بذلك و اخبره بالليلة
التى يجتمعون فيها والساعة التى
ياتون فراشه فيها وامره بالخروج فى
الوقت الذى خرج فيه الى الغار فاخبرني رسول الله
بالخبر وامرني اضطجع فى مضجعه واقيه
بنفسى فاسرعت الى ذالك مطيعا له مسرورا
لنفسى بان اقتل دونه فمضى لوجهه و
اضطجعت فى مضجعه واقبلت رجالات
قريش موقنة فى انفسها ان يقتل النبى
فلما استوى بى وبهم البيت الذى انا فيه
ناهضتهم بسيفى ودفعتهم عن نفسى بما
قد علم الله والناس ۔

ثم اقبل الى اصحابه فقال اليس كذلك ؟
قالو بلى يا اميرالمومنينؑ

(۳) اميرالمومنينؑ : واما الثالثة يااخااليهود
فان ابنى ربيعة وابن عتبة كانوا فرسان
قريش دعوا الى البراز يوم بدر فلم يبرز
لهم خلق من قريش فانهضنى رسول الله
مع صاحبى ... وقد فعل وانا احدث اصحابى
سنا واقلهم للحرب تجربة فقتل الله عزوجل

ہوئی کہ قریش میں سے خشمناک پہلوانوں کو منتخب کریں اور جب
پیغمبر سو رہے ہوں پوری جماعت بیک وقت ان پر حملہ
کرنے اور ہر شخص اپنی تلوار سے ان پر ضرب لگائے
اس طرح پیغمبرؐ کو ہلاک کردیں اور پیغمبرؐ کے قتل کے بعد قریش
کا ہر قبیلہ اپنے نمائندہ کی حمایت میں ٹہرا رہے اور قتل کی ذمہ داری
کو تسلیم نہ کرے اس طرح ان کے خون کے قصاص کا سوال
ہی ختم ہو جائے گا۔ جبرئیل پیغمبرؐ پر نازل ہوئے اور انھیں اس
پروگرام سے مطلع کردیا و نیز اس رات کی اور اس ساعت
کی بھی اطلاع دی کہ وہ آپکے بستر پر کب آئینگے اور (حکم خدا سنایا کہ) فلاں
وقت وہاں سے نکل کر غار میں پوشیدہ ہوجائیں۔ رسول اللہ نے مجھے
تمام ماجرا سنا کر فرمایا کہ میں ان کے بستر پر سوکر اپنی جان قربان
کروں۔ میں نے فوراً قبول کرلیا اور بہت خوش ہوا کہ رسول خدا
کے عوض مارا جاؤں گا۔ پیغمبرؐ نے غار کا راستہ اختیار کیا اور میں نے
ان کے بستر پر سوگیا۔ قریش کے پہلوان پیغمبر کو قتل کرنے کے ارادہ
سے پہونچے چونکہ مکان میں میں تنہا تھا تلوار لے کر ان سے مقابلہ کرنے
لگا اور ان کو دفع کیا جیسا کہ خدا اور تمام لوگ جانتے ہیں۔

اصحاب کیطرف پلٹ کر حضرتؑ نے پوچھا کہ کیا ایسا نہ ہوا تھا۔
اصحاب : بیشک یا امیرالمومنینؑ ایسا ہی ہوا تھا۔
(۳) امیرالمومنینؑ : اے بھائی یہود ربیعہ کے دو بیٹوں اور
عتبہ کے بیٹے کا قریش کے شہسواروں میں شمار تھا۔ یوم بدر
جب ان لوگوں نے میدان میں آکر مبارز طلبی کی قریش میں سے
کسی نے بھی انہیں جواب دینے نہ نکلا۔ رسول اللہؐ نے
مجھے اور میرے دو رفیقوں (حمزہ و عبیدہ) کو ان کے مقابلہ پر
بھیجا۔ میں اپنے رفقا میں سب سے کم عمر اور میدان جنگ کا

بیدی ولیداً و شیبة سوی من قتلت من
جماجمة قریش فی ذلک الیوم و سوی
من اسرت وکان منی اکثر مما کان من
اصحابی واستشهد ابن عمی فی ذلک الیوم
رحمة الله علیه ۔

ثم التفت الی اصحابه فقال الیس کذلک
قالو: بلیٰ یا امیرالمومنین

(۴) امیرالمومنینؑ: واما الرابعة یا اخا
الیهود فان اهل المکة اقبلوا علینا علیٰ بکرة
ابیهم قد استحاشوا من یلیهم من قبائل
العرب و قریش طالبین بثار مشرکی قریش
فی یوم بدر فهبط جبرئیل علی النبیؐ فانباه
بذلک وذهب النبی وعسکر اصحابه فی
سد احد واقبل المشرکون علینا فحملوا علینا
حملة رجل واحد واستشهد من المسلمین
من استشهد وکان ممن بقی ما کان من
الهزیمة و بقیت مع رسول الله ومضی
المهاجرون والانصار الی منازلهم فی
المدینة کل یقول قتل النبیؐ وقتل اصحابه
ثم ضرب الله عزوجل وجوه المشرکین وقد
جرحت بین یدی رسول الله نیفا وسبعین
جراحة منها هذه ۔ ثم القی علیه السلام
ردائه وامر یده علیٰ جراحاته وکان منی
فی ذلک الیوم ما علی الله عزوجل ثوابه
ان شاء الله ۔ ثم التفت الی اصحابه فقال
الیس کذلک ۔ فقالو بلیٰ یا امیرالمومنینؑ

سب سے کم تجربہ رکھتا تھا۔ خداوند عزوجل نے میرے ہاتھ سے
ولید اور شیبہ کو قتل کرایا ان کے علاوہ میں نے قریش کے بڑے بڑے
جنگجو پہلوانوں کو قتل کیا۔ اس کے علاوہ جتنوں کو میں نے قتل یا اسیر
کیا میرے ہمراہیوں میں سے تھے۔ میرے ابن عم (عبیدبن حرث) اس روز
شہید ہوگئے۔

اسکے بعد اپنے اصحاب کیطرف رخ کرکے فرمایا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا
سب نے کہا کہ بیشک یا امیرالمومنینؑ۔

(۴) امیرالمومنینؑ: اے بھائی یہود چوتھا امر یہ تھا کہ اہل مکہ نے
اپنے بزرگوں کی طاقتور جماعت کے ساتھ ہم پر چڑھائی کردی اور
آزاد کردہ قبائل عرب و قریش سے جوانکے زیر اثر تھے ہنگامہ برپا
کردیا جو جنگ بدر کے مقتول مشرکین کے خون کے طالب تھے پس
جبرئیلؑ نے پیغمبرؐ پر نازل ہوکر اس امر سے آگاہ کیا اور پیغمبرؐ اپنے
اصحاب کے لشکر کے ساتھ درّۂ احد تشریف لے گئے آپ کے وہاں
پہونچتے ہی مشرکین سے سامنا ہوا اور انھوں نے یکبارگی ہم پر
سخت حملہ کیا اور بہت سے مسلمانوں کو شہید کردیا اور بقیہ
شکست کھاکر فرار ہوگئے اور صرف میں رسول اللہ کے ساتھ
باقی رہ گیا۔ فرار شدہ مہاجرین وانصار مدینہ میں اپنے مکانوں
میں پہونچ گئے اور کہنے لگے کہ پیغمبرؐ اور ان کے ساتھی قتل
کردیئے گئے پس خدا نے مشرکین کو گرفت میں لیا اور مجھے رسول
اللہ کے سامنے ستّر سے زائد زخم آئے جن میں سے چند نشان یہ
باقی ہیں۔ پس ردا ہٹاکر زخموں پر ہاتھ پھراتے ہوئے فرمایا کہ میں نے
اس روز وہ کام کیا کہ جس کا ثواب خدا ہی کے پاس ملے گا۔

پھر اصحاب کی طرف ملتفت ہوکر فرمایا کہ کیا ایسا
نہ ہوا تھا۔

اصحاب نے کہا کہ بیشک یا امیرالمومنینؑ

(۵) امیرالمومنینؑ: واما الخامسة يا
اخا اليهود فان قريشا والعرب تجمعت و
عقدت بينهما عقدا وميثاقا لا ترجع من
وجهها حتى تقتل رسول الله وتقتل معه
معاشر بني عبد المطلب. ثم اقبلت بحدها
وحديدها حتى اناخت علينا بالمدينة و
اثقة بانفسها فيما توجهت له. فاهبط
جبرئيل على النبيؐ فانباه بذلك فخندق على
نفسه ومن معه من المهاجرين والانصار
فقدمت قريش فاقامت على الخندق محاصرة
لنا ترى في انفسها القوة وفينا الضعف
ترعد وتبرق ورسول الله يدعوها الى الله
عزوجل ويناشدها بالقرابة والرحم فابى
عليه ولا يزيدها ذلك الا عتوا وفارسها
وفارس العرب يومئذ عمرو بن عبدود
يهدر كالبعير المغتلم يدعو الى البراز و
يرتجز ويخطر برمحه مرة وبسيفه مرة
لا يقدم عليه مقدم ولا يطمع فيه طامع
ولا حمية تهيجه ولا بصيرة تشجعه
فانهضني اليه رسول الله وعممني بيده
واعطاني سيفه هذا (وضرب بيده الى
ذي الفقار) فخرجت اليه ونساء اهل
المدينة بواكي اشفاقا علي من ابن عبدود
فقتله الله عزوجل بيدي والعرب لا يعدلها
فارس غيره وضربني هذه الضربة و
(اومى بيده الى هامته) فهزم الله قريشا

(۵) امیرالمومنینؑ: اے بھائی یہود تمام اہل قریش و عرب نے
جمع ہوکر آپس میں عہد و پیمان کیا کہ رسول اللہ سے پھر جنگ کرینگے
اور جب تک انہیں اور خاندان عبدالمطلب کے تمام مسلمان افراد
کو قتل نہ کردیں گھر واپس نہ ہونگے پس وہ اپنے تمام سامانِ حرب
کے ساتھ آئے تاکہ مدینہ ہی میں ہم پر حملہ کریں اور متوقع تھے کہ
انہیں قطعی کامیابی حاصل ہوگی۔ جبرئیلؑ پیغمبرؐ پر نازل ہوکر اس
امر کی خبر دی اور پیغمبرؐ نے اپنے اور انصار و مہاجرین کے اطراف
خندق کھدوادی۔ قریش آگے بڑھے اور خندق کے اطراف
محاصرہ کرلیا اور اپنے کو قوی اور ہم کو کمزور خیال کرنے لگے اور
غرور و شیخی کرنے لگے اور رسول اللہؐ نے انہیں خدا کے دین کی طرف
دعوت دی اور قرابت داری کے پیش نظر رحم کا وعدہ
کیا مگر۔ پیغمبرؐ کی اس دعوت نے انہیں اور سرکش و جری
بنادیا۔ اس روز عرب و قریش کا مشہور ترین شہسوار عمرو
بن عبدود تھا جو ایک مست اونٹ کی طرح تندی طبع دکھارہا
تھا اور مبارز طلبی کررہا تھا اور رجز پڑھتے ہوئے کبھی
اپنے نیزہ کو حرکت دیتا اور کبھی تلوار کو مگر نہ کسی شخص نے
اس کے مقابلہ پر جانے کی ہمت کی اور نہ خواہش ظاہر کی۔ نہ
کسی کو اس کی حمیت و غیرت نے شجاعت دلائی اور نہ کسی کی
بصیرت نے اس کے وجود کو ظاہر ہونے دیا۔ پس رسول خدا
نے مجھے بلند کیا، اپنے ہاتھ سے مجھے عمامہ باندھا اور یہ تلوار
(ذوالفقار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) عطا فرمائی اور میں اس سے
جنگ کرنے روانہ ہوا۔ مدینہ کی عورتیں میری شفقت میں رونے
لگیں اس لئے کہ عمر بن عبدود کے مقابلہ سے ہراسان تھیں۔
خدائے عزوجل نے اس کو میرے ہاتھ سے قتل کرایا جس کے سوا
کسی اور کو عرب شہسوار نہیں سمجھتے تھے۔ اس نے میرے سر پر ایک
ضرب لگائی۔ خدا نے اسی ضرب سے عرب و قریش کو

والعرب بذلك وبما كان مني فيهم من
الصحابة۔ ثم التفت الى اصحابه فقال
اليس كذلك

قالوا بلى يا امير المومنينؑ

(٦) امیر المومنینؑ : يا اخا اليهود فانا وردنا
مع رسول الله مدينة اصحابك خيبر على
رجال من اليهود وفرسانها من قريش و
غيرها فتلقونا بامثال الجبال من الخيل
والرجال والسلاح وهم في امنع دار و
اكثر عدد وكل ينادي و يدعو ويبادر
الى القتال فلم يبرز اليهم من اصحابي
احد الا قتلوه حتى اذا احمرت الحدق ودعيت
الى النزال واهمت كل امر نفسه فالتفت
بعض اصحابي الى بعض وكل يقول يا ابا الحسنؑ
يا ابا الحسنؑ انهض فانهضني رسول الله
الى دارهم فلم يبرز الي منهم احد الا قتلته
ولم يثبت لي فارس الا طحنته ثم شددت
عليهم شد الليث على فريسته حتى ادخلتهم
جوف مدينتهم مشددا عليهم فاقتلعت
باب حصنهم بيدي حتى دخلت عليهم
(مدينتهم خ ب) وحدي اقتل من يظهر
فيها من رجالها واسبي من اجد من
نسائها حتى افتتحتها وحدي ولم
يكن لي فيها معاون الا الله وحده ـ
ثم التفت الى اصحابه فقال اليس كذلك ؟

قالو : بلى يا امير المومنينؑ

شکست فاش دی اور انہیں میری جانب سے نکبت وخواری ہی حاصل ہوئی ۔ پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا

اصحاب نے عرض کیا کہ بیشک یا امیر المومنینؑ ۔

(٦) امیر المومنینؑ : اے بھائی یہود ہم رکاب رسول خدا میں ایک شہر میں جو خیبر کے نواح میں واقع ہے پہلوانان یہود اور شہسواران قریش وغیرہ پر وارد ہوئے انہوں نے سوار وپیادہ لشکر کے ساتھ جو جنگی اسلحہ سے لیس تھا ایک پہاڑ کی طرح ہم پر حملہ آور ہوئے ۔ ان کے دروازے بہت مضبوط اور ان کی تعداد ہم سے بہت زیادہ تھی ان میں کا ہر شخص مبارز طلبی کر رہا تھا اور جنگ کے لئے ایک دوسرے پر پیش دستی کر رہا تھا۔ ہماری جانب سے کسی صحابی نے بھی ان سے جنگ نہ کی مگر یہ کہ قتل کیا گیا رفتہ رفتہ فریاد جنگ بلند ہوئی اور آنکھیں کاسۂ خون بن گئیں اور ہر شخص کو اپنی فکر دامن گیر ہوئی اور سب کہنے لگے کہ اے ابوالحسن اٹھئے پس رسول خدا نے مجھے بلند کیا اور ان کے قلعہ کی طرف بھیجا۔ ان میں سے جو شخص بھی مقابلہ پر آیا اس کو قتل کیا ۔ جس پہلوان نے بھی مقابلہ پر آیا ہلاک ہوا ۔ ان پر میں نے ایک شیر کی طرح حملہ آور ہوا یہاں تک کہ انھوں نے اپنے دروازے بند کر لئے اور قلعہ بند ہو گئے اور میں نے قلعہ کے دروازہ کو اکھیڑ کر پھینک دیا اور تنہا قلعہ میں داخل ہو گیا۔ مردوں سے جو بھی مقابلہ پر آیا اس کو قتل کر دیا اور جو عورت بھی نظر آئی قید کر لیا یہاں تک کہ قلعہ کو تنہا میں نے فتح کر لیا ۔ سوائے خدائے واحد کے کوئی میرا معاون نہ تھا۔

پھر اصحاب کی طرف ملتفت ہو کر پوچھا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا

اصحاب نے جواب دیا کہ بیشک یا امیر المومنینؑ ۔

(۷) امیر المومنینؑ : یا اخا الیهود فان رسول الله لما توجه الی فتح مکه احب ان یعذر الیهم ویدعوهم الی الله عز وجل اخر کما دعاهم اولا نکتب علیهم کتابا یحذرهم فیه وینذرهم عذاب الله عز وجل ویعدهم الصفح ویمنیهم مغفرة ربهم ونسخ لهم فی آخره سورة براة لیقرأها علیهم ثم عرض علی جمیع الصحابة المضی به فکلهم یری التثاقل فیهم فلما رأی ذلک ندب منهم رجلا فوجه به فاتاه جبرئیل فقال یا محمدؐ انه لا یودی عنک الا انت او رجل منک فانبائی الیهم رسول الله بذلک ووجهنی بکتابه ورسالته الی اهل مکة فاتیت مکة واهلها من عرفتم لیس منهم احد الا ولو قدر ان یضع علی کل جبل منی اربا لفعل ولو ان یبذل فی ذلک نفسه واهله وولده وماله فبلغتهم رسالة النبی وقرأت علیهم کتابه فکلهم یلقانی بالتهدد والوعید ویبدی لی البغضاء ویظهر لی الشحناء من رجالهم ونسائهم فکان منی فی ذلک ما قد رایتم

ثم التفت الی اصحابه فقال الیس کذلک

قالو بلیٰ یا امیر المومنینؑ

امیر المومنینؑ : اخا الیهود هذه المواطن التی امتحننی فیها ربی عز وجل مع نبیه فوجدنی فیها کلها بمنه مطیعا ولیس لاحد فیها مثل الذی لی ولو شئت لوصفت ذلک

(۷) امیر المومنینؑ : اے بھائی یہود جب رسول خدا فتح مکہ کی طرف متوجہ ہوئے چاہا کہ اُن کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے اس لئے انہیں پھر خدا کی طرف دعوت دی جیسا کہ روز اول دعوت دی تھی انہیں ہدایت کی تھی اور عذاب خدا سے ڈرایا تھا چنانچہ انہیں ایک خط لکھا جس میں گذشتہ وعدہ یاد دلایا اور مغفرت خدا کی امید دلائی اور خط کے آخر میں سورہ براۃ لکھ کر بھیجا کہ پڑھکر انہیں سنا دیا جائے پھر تمام اصحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کوئی ایک اس فرمان کو لیجائے مگر سب پیچھے ہٹ گئے۔ پھر حضرت نے ان میں سے ایک صاحب سے یہ خط روانہ کیا۔ اس کے بعد ہی جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمدؐ یہ فرمان آپ کی جانب سے سوائے آپ کے یا آپ میں کے کسی شخص کے اور کوئی نہیں لے جا سکتا۔ پس رسول خدا نے مجھے مطلع کیا اور میں نے اس فرمان کو حاصل کرلیا تاکہ اہل مکہ کے لئے کار رسالت انجام دوں چنانچہ میں مکہ پہونچا۔ تم جانتے ہو کہ اہل مکہ کس قسم کے لوگ ہیں ان میں ایک شخص بھی ایسا نہ تھا کہ جو بشرط امکان میرے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پہاڑوں پر لیجا کر نہ پھینکتا اور اگر حکم رسول میں کوئی تبدیلی ہوتی تو جان و مال اور اولاد کو بھی اس کی تعمیل میں قربان کر دیتا پس میں نے رسالت نبی کا کام انجام دے دیا اور ان کا فرمان پڑھکر سنا دیا۔ سب نے وعدہ کیا اور مجھے جواب دیا اور تمام مرد و زن نے اظہار بغض کیا جو میں جانتا تھا پھر اصحاب کیطرف ملتفت ہو کر پوچھا کہ ایا ایسا نہ ہوا تھا۔

اصحاب نے کہا کہ بیشک یا امیر المومنینؑ۔

امیر المومنینؑ : اے بھائی یہود یہ وہ امور تھے جن میں خدا نے اپنے نبی کے ساتھ میرا امتحان لیا اور ہر امتحان میں مجھے مطیع و منقاد پایا ان میں سے میرے لئے اس کے مثل ایک بھی ایسا نہ تھا کہ اگر میں چاہتا تو وصف کرتا لیکن خدا نے

ولكن الله عزوجل نهى عن التزكية

فقالو ۔ يا اميرالمومنينؑ صدقت والله لقد اعطاك الله عزوجل الفضيلة بالقرابة من نبيا واسعدك بان جعلك اخاه تنزل منه منزلة هارون من موسىٰ وفضلك بالمواقف التى باشرتها والاهوال التى ركبتها وذكورك الذى ذكرت واكثر منه مما لم تذكره ومما ليس لاحد من المسلمين مثله يقول ذلك من شهدك منا مع بنيا ومن شهدك بعده فاخبرنا يا اميرالمومنينؑ ما امتحنك الله عز وجل بعد نبيك فاحتملته وصبرت عليه فلو شئنا ان نصف ذلك لو وصفناه علما منابه وظهورا منا عليه الا انا نحب ان نسمع منك ذلك كما سمعنا منك ما امتحنك الله به فى حياته فاطوته فيه

کہ اگر میں چاہتا تو وصف کرتا لیکن خدا نے اسکی وضاحت سے منع کیا ہے۔

اصحاب : خدا کی قسم یا امیرالمومنینؑ آپ نے سچ فرمایا۔ بیشک خداوند تعالےٰ نے آپ کو ہمارے پیغمبر سے قرابت کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اور آپکو بھائی قرار دیکر نیک بختی عطا کی اور ھارون من موسیٰ کی منزلت عطا فرمائی اور ان بلند مقامات کی فضیلت دی جن پر آپ فائز ہوئے اور ان مصائب سے امتحان لیا جن کو آپنے برداشت کیا اور آپکا وہ ذکر جو آپنے ابھی فرمایا ان میں اکثر ایسی باتیں بھی ہیں جنکا آپنے ذکر نہیں کیا اور ان میں ایسی باتیں بھی ہیں جو مسلمانوں میں سے کسی کو بھی پیش نہیں آئیں یہ باتیں ہر وہ شخص بیان کرسکتا ہے جسنے آپکو ہمارے نبی کے ساتھ دیکھا اور انکے بعد اب بھی آپکو دیکھ رہا ہے۔ یا امیرالمومنینؑ اب سنائیے کہ ہمارے نبی کے بعد اللہ عزوجل نے آپکا کیا امتحان لیا تاکہ میں اسکو بھی برداشت کرلوں اور اس پر صبر کروں پس اگر اس کے نصف کی وصف کرنا چاہوں تو اس کے قایم مقام اور امتاء کے ظہور کو جان لوں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ آپ سے سنوں جیسا کہ آپ سے سنا کہ جو اللہ نے رسول اللہ کی زندگی میں آپکا امتحان لیا تھا اور میں اسکی اطاعت کروں

امتحانات بعد وفات پیغمبرؐ

اميرالمومنينؑ : يا اخا اليهود ان الله عزوجل امتحنى بعد وفات نبيه فى سبع مواطن فوجدنى فيهن من غير تزكية لنفسى بمنه ونعمته صبوراً

(۱) وما اولهن يا اخا اليهود فانه لم يكن لى خاصة دون المسلمين عامة احد آنس به او اعتمد عليه او استقيم اليه او اتقرب به غير رسول الله هو رباني صغيرا و بوانى كبيرا و اكفانى العيلة وجبرنى

امیرالمومنینؑ : اے بھائی یہود اللہ عزوجل نے اپنے نبی کی وفات کے بعد سات مواقع پر میرا امتحان لیا اور اپنے احسان و نعمت سے بغیر تزکیہ نفس کے قطع نظر صبر کرنے والا پایا۔

(۱) اے بھائی یہود مسلمانوں میں سوائے پیغمبرؐ کے کسی سے میں انس نہیں رکھتا تھا اور نہ کسی پر اعتماد کیا اور نہ کسی کی طرف متوجہ ہوا اور سوائے رسول خدا کے نہ کسی سے تقرب حاصل کیا رسول خدا نے بچپن میں میری پرورش کی اور بڑے ہونے پر میرے مقام بازگشت تھے۔ میرے ایسے کفیل تھے کہ مجھے میری

من اليتيم و اغنانى عن الطلب و وقانى
الكسب و عالنى النفس و الولد و الاهل
هذا فى تصاريف امر الدنيا مع ما خصنى
به من الدرجات التى قادتنى الى المعالى
الخطرة عند الله عزوجل فنزل بى من وفاة
رسول الله ما لم اكن اظن ان الجبال لو حملته
عنوة كانت تنهض به فرايت الناس من اهل بيتى
من بين جازع لا يملك جزعه ولا يضبط
نفسه ولا يقوى على حمل فادح ما نزل به قد
اذهب الجزع صبره و اذهل عقله و حال
بينه و بين الفهم و الافهام و القول و الا
ستماع و سائر الناس من غير بنى عبد المطلب
بين معزى يامره بالصبر و بين مساعد
باك لبكائهم جازع لجزعهم و حملت نفسى
على الصبر عند وفاته بلزوم الصمت و الاشتغال
بما امرنى به من تجهيزه و تغسيله و تحنيطه
و تكفينه و الصلاة عليه و وضعه فى حفرته و
جمع كتاب الله و عهده الى خلقه لا يشغلنى فى
ذلك بادر دمعة ولا هائج زفرة ولا لاذع
حرقة ولا جزيل مصيبة حتى اديت فى ذلك
الحق الواجب لله عزوجل و لرسوله علىّ و بلغت
من (منه ج ب) الذى امرنى به و احتملته
صابرا محتسبا
ثم التفت عليه السلام الى اصحابه فقال
اليس كذلك ؟
قالو : بلى يا امير المومنين

یتیمی بھلا دی، طلب روزی میں بے نیاز کر دیا، کسب معاش سے باز رکھا مجھے اور میرے اہل عیال کو بلند مرتبہ کیا امور دنیا میں میری مدد کی اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے ان بلند درجات سے مخصوص کیا جو بارگاہ خداوندی کے قاید ہیں۔ پس مجھ پر ایک عظیم مصیبت وفات رسول اللہ کی نازل ہوئی۔ یہ ایک ایسی مصیبت تھی کہ میں گمان نہیں کرتا کہ پہاڑ بھی برداشت کر سکتے ان پر یہ مصیبت ڈالی جاتی تو وہ اس کو ہٹا نہ سکتے (پاش پاش ہو جاتے) میں نے اپنے اہلبیت کے افراد کو دیکھا کہ بے صبری سے رو رہے تھے جس پر وہ قابو نہ تھے اور ضبط نہیں کر سکتے تھے اور جزع و فزع برداشت کی قوت نہ رکھتے تھے اس جزع نے ان کے صبر کو دور کر دیا تھا اور ان کی عقلوں کو زایل کر دیا تھا اور انکے اجساد اور فہم و افہام اور کہنے و سننے کے درمیان حائل ہو گیا تھا۔ بنی مطلب کے علاوہ سب لوگ صبر کی تلقین کرتے تھے اور کچھ لوگ رونے والوں کے ساتھ رونے میں شریک تھے۔ میں نے اپنے نفس کو انکی وفات پر صبر پر مامور کیا اور اپنے پر لازم کر لیا کہ ان امور میں مشغول ہو جاؤں جن کے متعلق مجھے رسول اللہ نے حکم دیا تھا یعنی غسل و کفن حنوط ان پر نماز پڑھنے اور قبر میں اتارنے اور کتاب خدا کے جمع کرنے اور ان کے عہدہ کی ذمہ داری جو مخلوق کی متعلق ہے ان ذمہ داریوں کے پورا کرنے میں ایک آنسو نے بھی رونے میں مجھے مشغول نہ کیا میں نے ایک آہ سرد بھی نہ کھینچی اور نہ سوزش کے کاٹنے نے مجھے باز رکھا اور نہ کسی اور مصیبت کی زیادتی نے۔ جب تک کہ میں نے اس سلسلہ میں اس حق کو ادا نہ کیا جو مجھ پر اللہ اور رسولؐ کی جانب سے واجب تھا اور جس بات کا رسول اللہ نے حکم دیا تھا پہونچا نہ دیا ان امور کو صبر و محاسبہ کرتے ہوئے برداشت کرتا رہا۔

پھر اصحاب کی طرف ملتفت ہو کر پوچھا کہ آیا ایسا نہ تھا۔

اصحاب : بیشک یا امیر المومنینؑ۔

(٢) امیرالمومنینؑ : یا اخا الیهود فان رسول الله امرنی فی حیاته علی جمیع امته واخذ لی علی جمیع من حضره منهم البیعة والسمع والطاعة لامری وامرهم ان یبلغ الشاهد الغائب ذلك فكنت المؤدی الیهم عن رسول الله امره اذا حضرته والامیر علی من حضرنی منهم اذا فارقته لا یختلج فی نفسی منازعة احد من الخلق لی فی شیٔ من الامر فی حیات النبیؐ ولا بعد وفاته ثم امر رسول الله بتوجه الجیش الذی وجهه مع اسامة بن زید عند الذی احدث الله به من المرض الذی توفاه فیه فلم یدع النبیؐ احد من ابناء العرب ولا من العوس والخزرج وغیرهم من سائر الناس ممن یخاف علی نقضه ومنازعته ولا احداً ممن یرانی بعین البغضاء ممن قد وترته بقتل ابیه وابنه او اخیه او حمیمه الا وجهه فی ذلك الجیش ولا من المهاجرین والانصار والمسلمین وغیرهم من المولفة قلوبهم والمنافقین لتصفو قلوب من یبقی بحضرته ولئلا یقول قائل منهم شیئاً مما اکرهه ولا یدفعنی دافع من الولایة . والقیام بامر رعیته من بعده ثم کان اخر ما تکلم به فی شیٔ من امر امته ان یمضی جیش اسامه ولا یتخلف عنه احد ممن انهض معه وتقدم فی ذلك اشد التقدم واوعز فیه

(٢) امیرالمومنینؑ : اے بھائی یہود رسول اللہؐ نے اپنی زندگی ہی میں مجھے تمام امت کا صاحب امر مقرر کر دیا تھا اور تمام حاضرین سے میری بیعت بھی لی تھی تاکہ میری بات سنیں اور میرے احکام کی متابعت کریں اور انہیں فرمایا تھا کہ غائبین تک اس حکم کو پہونچا دیں ۔ پس حکم رسول کا غائبین کو پہونچانے والا میں تھا جب میں انکے پاس موجود تھا جو لوگ ان میں سے میرے پاس آئے تھے میں نے حکم امارت انہیں بھی سنا دیا تھا ۔ اس امر میں مخلوق میں سے کسی کی مخالفت اور منازعہ کا خوف حیات نبیؐ میں یا آپ کی وفات کے بعد میرے دماغ میں نہیں آیا ۔ پھر رسول اللہ نے اسامہ بن زید کے لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا اور اس مرض میں مبتلا ہوئے جس سے آپکی وفات واقع ہوئی ۔ پھر نبیؐ نے عربوں قبائل عوس و خزرج اور دوسروں میں سے کسی شخص کو نہ چھوڑا جس سے احتمال تھا کہ میری بیعت شکنی یا تنازعہ کرے اور کوئی ایسا شخص نہ تھا جو مجھے بغض کی نظر سے دیکھا ہو ، جن کے باپ بیٹے یا بھائی یا رشتہ دار کو میں نے قتل کیا تھا مگر یہ کہ وہ سب کے سب اس فوج میں شریک کر دیئے گئے جن میں مہاجرین و انصار اور مسلمین اور مولفۃ القلوب کے علاوہ منافقین بھی شامل کئے گئے تاکہ صرف پاک دل لوگ حضرتؐ کے پاس رہیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ اس نے وہ باتیں کیں جن کو آپ مکروہ سمجھتے تھے ۔ اور پیغمبرؐ کے بعد مجھے کوئی خلافت و حکومت سے باز نہ رکھے ۔ اس کے بعد امت کے امر سے متعلق آپنے جو آخری تکلم فرمایا یہ تھا کہ لشکر اسامہ کے ساتھ جائیں اور کوئی اس سے اختلاف نہ کرے جو اس کے ساتھ گیا اور پیش قدمی کی وہ بہت بڑا تقدم ہوگا اور اس کے لئے عزت ہوگی ۔

اس امر میں بہت تاکید فرمائی ۔ پس رحلت نبیؐ

ابلغ الا يحاذوا الكد فيه اكثر التاكيد فلم اشعر بعد ان قبض النبيؐ الا برجال ممن بعث مع اسامة بن زيد واهل عسكره قد تركوا مراكزهم واخلوا مواضعهم وخالفوا امر رسول الله فيما انهضهم له وامرهم به وتقدم اليهم من ملازمة اميرهم والمسير معه تحت لوائه حتى ينفذ للوجه الذى انفذه الله فخلفوا اميرهم مقيماً فى عسكره واقبلوا تبادرون على الخيل وركضا الى حل عقد عقدها الله عز وجل لى ورسوله فى اعناقهم فحلوها وعهد عاهد الله ورسوله فنكثوه وعقدوا لانفسهم عقداً ضجت به اصواتهم واختصت به آرائهم من دون مناظرة لاحد منا بنى عبد المطلب او مشاركتى راى واستقالة لما فى اعناقهم من بيعتى فعلوا ذلك وانا برسول الله مشغول وبتجهيزه عن سائر الاشياء مصدود فانه كان اهمها واحق مابدى به منها فكان هذا يا اخا اليهود اقرح ماورد على قلبى مع الذى انا فيه من عظيم الرزية و فاجع المصيبة وفقد من لا خلف منه الا الله تبارك و تعالى فصبرت عليها اذا اتت بعد اختها على تقاربها وسرعة اتصالها۔

ثم التفت الى اصحابه فقال اليس ذلك ؟

قالوا : بلى يا امير المومنينؑ

کے بعد سوائے چند لوگوں کے میں نے اسامہ ابن زید کے ساتھ کسی کو جاتے ہوئے نہ دیکھا اور اس کے اہل لشکر نے اپنے مراکز چھوڑ دیئے اور اپنے مقامات سے علٰحدہ ہو کر حکم رسولؐ کی مخالفت کی اس امر کے بارے میں کہ جس نے ان لوگوں کو اکسایا جبکہ رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے امیر کے ساتھ اس کے علم کے تحت جائیں یہاں تک کہ وہ امر جاری ہو جائے جیسا کہ خدا چاہتا تھا۔ مگر انہوں نے اپنے امیر کے لشکر میں رہتے ہوئے اس کی مخالفت کی اور اپنی سواریوں پر بڑھے اور ہم اس عقدہ کو حل کرنے مائل ہو گئے جس کو اللہ عز و جل اور اس کے رسولؐ نے میرے لئے ان کی گردنوں میں ڈال دیا تھا لیکن خود انھوں نے اس کو حل کر لیا اور خدا اور رسولؐ سے جو عہد کیا تھا اس کو توڑ دیا اور خود اپنے لئے ایک معاہدہ تیار کر لیا جس کے تحت انکی آوازیں بلند ہونے لگیں اور انکی رائیں بغیر بنی عبدالمطلب میں سے کسی ایک کے لئے بھی بحث کئے بغیر اور میری رائے کو شریک کرنے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کی گردنوں میں جو میری بیعت کا قلادہ تھا نکال دیا یہ اس وقت کیا جب کہ میں رسول اللہ کی تجہیز و تکفین میں مشغول تھا اور تمام کام روک دیئے تھے اس لئے کہ یہ امر سب سے زیادہ اہم تھا اور ان امور پر زیادہ حق رکھتا تھا جو اسوقت ظاہر ہوئیں۔ اے بھائی یہود اس سے جو کچھ میرے قلب پر وارد ہوا اس نے میرے قلب پر ضرب کاری لگا دی جبکہ پہلے ہی سے میں ایک عظیم سوگواری اور پیغمبرؐ کی ناگوار مصیبت میں گرفتار تھا پس انکے بعد سوائے خدا کے کسی پر اعتماد نہ کیا اور اس مصیبت پر جو پہلی کی بہن تھی تیزی سے آئی اور اس سے متصل ہو گئی اور میں نے صبر کیا۔

پھر حضرت نے اپنے اصحاب کیطرف ملتفت ہو کر پوچھا کیا ایسا نہ تھا۔

سب نے کہا کہ ہاں یا امیر المومنینؑ ۔

(٣) امیرالمومنینؑ: یا اخا الیهود فان القائم بعد النبیؐ کان یلقانی معتذراً فی کل ایامه ویلوم غیره ما ارتکبه من اخذ حقی ونقض بیعتی یسالنی تحلیله فکنت اقول تنقضی ایامه ثم یرجع الی حقی الذی جعله الله لی عفواً هیناً من غیر ان احدث فی الاسلام مع حدوثه وقرب عهده بالجاهلیة حدثاً فی طلب حقی بمنازعة لعل فلاناً یقول فیها نعم وفلاناً لا یقول ذلک من القول الی الفعل وجماعة من خواص اصحاب محمدؐ اعرفهم بالنصح لله ولرسوله ولکتابه ولدینه الاسلام یاتونی عوداً وبدأ وعلانیة وسراً فیدعونی الی اخذ حقی ویبذلون انفسهم فی نصرتی لیؤدوا الی بذلک بیعتی فی اعناقهم فاقول رویداً وصبراً قلیلاً لعل الله یاتینی بذلک عفواً بلا منازعة ولا اراقة الدماء فقد ارتاب کثیر من الناس بعد وفات النبیؐ وطمع فی الامر بعده من لیس له باهل فقال کل قوم منا امیر وما طمع القائلون فی ذلک الا لتناول غیری الامر فلما دنت وفاة القائم وانقضت ایامه صیر الامر من بعد لصاحبه فکانت هذه اخت اختها ومحلها منی مثل محلها واخذ منی ما صیر الله وجعله الله لی فاجتمع الی من اصحاب محمدؐ ممن مضی وممن بقی ممن اخره الله من اجتمع فقالوا لی فیها

(٣) امیرالمومنینؑ: اے بھائی یہود جس شخص نے ہمارے نبیؐ کے بعد زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی اپنے تمام ایام حکومت میں تمام اہم امور میں سوائے نکث بیعت اور میرے حق کے تلف کرنے کے مجھ سے عذر خواہی کرتا تھا اور مجھ سے اس کا جواز طلب کرتا تھا اور میں کہہ لیتا تھا کہ اسکے ایام گزرتے جا رہے ہیں کم از کم اسکے بعد چاہئے تھا کہ حق جو خداوند عالم نے میرے لئے قرار دیا تھا میری طرف لوٹا دیا جاتا نہ کہ نئے جامعہ اسلام میں داخل کیا جاتا جس میں ابھی جاہلیت کی بو باقی تھی اور ارتداد کا خطرہ تھا اگر میں اپنا حق حاصل کرنے منازعت کرتا اور وجہ مخالفت تشکیل دیتا اس وقت کوئی تو میرا ساتھ دیتا اور کوئی میرا ساتھ دینے سے انکار کرتا اور معاملہ قول سے فعل تک پہونچ جاتی۔ محمدؐ کے خاص اصحاب سے ایک گروہ تھا جسے میں اچھی طرح جانتا تھا وہ خدا اور رسول کی راہ میں اور قرآن اور انکے دین اسلام میں اخلاص مند اور خیر اندیش تھے جن کی میرے پاس آمد و رفت تھی وہ پوشیدہ اور آشکارہ اپنا حق حاصل کرنے کہا کرتے تھے اور مجھ سے حق بیعت ادا کرنے میں میری مدد کرنے اور اپنی جان تک دینے تیار رہتے مگر میں جواب دیتا تھا کہ چند روز صبر سے کام لیں ممکن ہے خدا با آسانی اور بغیر جھگڑے کے اور بغیر خوں ریزی کے میرا حق مجھے دلا دے ہمارے نبیؐ کی وفات کے بعد اکثر لوگ شک میں پڑ گئے اور ایسے لوگ جو اہل نہ تھے اس امر کی طمع کرنے لگے اور ہر قبیلہ کہنے لگا کہ امیر ہم میں سے ہونا چاہئے۔ سب کا مقصد صرف یہی تھا کہ خلافت میرے سوا کسی اور کے ہاتھ میں جائے پس جب قایم شدہ کا وقت وفات قریب آیا اور انکے ایام منقضی ہو گئے انھوں نے اس امر کو اپنے رفیق کے سپرد کر دیا یہ عمل پہلے عمل کی بہن کی طرح تھا یہ اس کی بہن اور اصل سے قوی تھا۔

خداوند عالم نے جو چیز میرے لئے قرار دی ہے مجھ سے لے لی گئی اس کے بعد اصحاب پیغمبرؐ سے چند لوگ میرے پاس جمع ہوئے جن میں سے چند تو مر گئے اور چند

مثل الذی قالوا فی اختها فلم یعد قولی الثانی قولی الاول صبراً واحتساباً ویقیناً واشفاقاً من ان تفنی عصبة الفهم رسول اللہ باللین مرۃ وبالشدۃ اخری وبالبذل مرۃ وبالسیف اخری حتی لقد کان من تالفه لهما ان کان الناس فی الکر والفرار والشبع والری واللباس والوطاء والدثار ونحن اهلبیت محمد لا سقوف لبیوتنا ولا ابواب ولا ستور الا الجرائد وما اشبهها ولا وطاء لنا ولا دثار علینا ‌ثداول الثواب الواحد اکثرنا ونطوی اللیالی والایام جوعا عامتنا وربما اتانا الشیئ مما افاء اللہ علینا وصیرہ لنا خاصة دون غیرنا ونحن علی ما وصفت من حالنا فیو ثرہ به رسول اللہ ارباب النعم والاموال تالفا منه لهم فکنت احق من لم یفرق هذہ العصبة التی الفها رسول اللہ ولم یحملها علی الخطة التی لا خلاص لها منها دون بلوغها او فناء اجلها لانی لو نصبت نفسی فدعوتهم الی نصرتی کانوا منی وفی امری علی احد منزلتین اما متبع مقاتل او مقتول ان لم یتبع الجمیع واما خاذل یکفر بخذلانه ان قصر فی نصرتی او امسك عن طاعتی وقد علم انه منی بمنزلة هارون من قوم موسیٰ یحل به فی مخالفتی والامساك عن نصرتی ما احل قوم موسیٰ بانفسهم فی مخالفة هارون وترك طاعته ورایت تجرع الغصص ورد انفاس الصعداء

ابھی زندہ ہیں جو کہنے لگے کہ جیسا کہ پہلے موقع پر انہوں نے کہا تھا مگر میں نے اس مرتبہ بھی انہیں پہلے کی طرح صبر و احتساب، یقین و شفقت سے کام لینے کی لینے کی ہدایت کی جو شخص بھی فتنہ پردازی اور عصبیت سے کام لیتا تھا اس کے ساتھ کبھی نرمی اور محبت سے پیش آتے تھے اور کبھی شدت اور بخشش و عطا سے اور کبھی زور شمشیر سے مگر لوگوں کو بحد اپنی طرف مائل کرتے تھے جس کی وجہ بعض لوگ کرار ہوتے اور بعض راہ فرار اختیار کرتے تھے رسول اللہؐ نے انہیں سیر و شاداب کرنے انھیں لباس، بستر و فرش عنایت فرماتے اور ہم اہلبیتؑ محمدؐ ایسے مکانوں میں رہتے تھے جن کے نہ دروازے تھے اور نہ چھتیں تھیں۔ ہمارے مکانوں کی دیواریں کھجور کے درخت اور انکی شاخیں تھیں نہ گھر میں فرش تھا اور نہ چادریں تھیں۔ سب ایک چادر اوڑھ لیتے تھے۔ روز و شب بھوک میں گذارتے تھے۔ خمس جو اللہ نے ہمارے لئے قرار دیا ہے رسول خدا محتاجوں کو تقسیم کر دیتے تھے اور ہم اس حالت میں رہتے تھے جو میں نے بیان کیا و نیز رسول خدا صاحبان مال و نعمت کو اس سے اپنی طرف مائل کرتے تھے میں اس بات میں حق پر ہوں کہ رسول اللہؐ نے جس جامعہ دین کو اس طرح استوار کیا تھا اس میں تفرقہ نہ پیدا کروں اور اسکی نگہداری کروں۔ ایک حقیر چیز کے لئے میں نہیں اکھایا گیا جس کے پورے ہوئے بغیر یا اس کی مدت پوری ہونے تک اس سے چھٹکارہ نہ تھا اگر میں اس بات پر قایم ہو جاتا اور اپنے انصار کو مدد کے لئے بلاتا تو میرے امر کی دو صورتیں ہوتیں یا میری پیروی کرتے اور قتل کرتے یا قتل ہو جاتے اور اگر میری متابعت نہ کی اور کنارہ کشی کرلی تو میری ترک نصرت میں کافر ہو جاتے تقصیر کرنیوالے جانتے کہ انکی نسبت میرے ساتھ ایسی ہی تھی جیسی کہ قوم موسیٰ کی ہارون کے ساتھ تھی وہ یہ جانتے تھے کہ ہارون سے مخالفت کرنے اور ترک طاعت کی وجہ قوم موسیٰ پر کیا افتاد پڑی تھی۔ میں نے دیکھا کہ غصہ کو پی جانے اور آہ سرد کھینچنے سے صبر کرنا بہتر ہے حتیٰ کہ خداوند تعالیٰ کشایش عطا فرمائے اور جو چاہتا ہے حکم دے آدمیوں کی تعداد بڑھا دے اور جس امر کے

ولزوم الصبر حتی یفتح الله بیننا او یقضی بما
احب ان یدلی فی حظی وارفق بالعصابة التی
وصفت امرهم وکان امر الله قدراً مقدورا
ولو لم اتق هذه الحال۔ یا اخا الیهود ثم طلبت
حقی لکنت اولی من طلبه لعلم من مضی من اصحاب
رسول الله ومن بحضرتک منهم بانی کنت اکثر عدداً
واعز عشیرة وامنع رجالا واطوع امراً واوضح
حجة واکثر فی هذه الدین مناقب وآثاراً
لسوابقی وقرابتی ووراثتی فضلا علی استحقاقی
ذلک بالوصیة التی لا یخرج للعباد عنها والبیعة
المتقدمة فی اعناقهم ممن قد تناولها وقد
قبض محمدؐ وان ولایة الامة فی یده وفی
بیته لا فی ید الاولی یتناولونها ولا فی بیوتهم
ولا هلبیة الذین اذهب الله عنهم الرجس وطهرهم
تطهیرا اولی بالامر بعده من غیرهم فی جمیع الخصال
ثم التفت الی اصحابه فقال الیس
بذلک؟

قالوا: بلیٰ یا امیر المومنینؑ
(۴) امیر المومنینؑ: یا اخا الیهود فان
القائم بعد صاحبه کان یشاورنی فی موارد
الامور ومصادرها فیصدرها عن امری
ویناظرنی فی غوامضها فیمضیها عن رایی
ولا اعلم احداً ولا یعلم اصحابی یناظره
فی ذلک غیری ولا یطمع بعده فی الامر سوای
فلما ان اتته منیته علی فجاءة بلا مرض کان

میں نے اوصاف بیان کئے ہیں آسان کردے۔ اے بھائی یہود اگر میں ان ملاحظات کو پیش نظر نہ رکھا ہوتا اور اپنا حق طلب کیا ہوتا تو یہ مناسب بھی ہوتا کیونکہ اصحاب رسول خدا میں سے جو گزر گئے اور جو اس وقت تیرے سامنے موجود ہیں جانتے ہیں کہ میری قوت دوسروں سے زیادہ، میرا قبیلہ سب سے زیادہ قابل عزت، مرد سب سے زیادہ قوی اور فرمان پذیر اور ان کی دلیل روشن تر تھی۔ اس دین میں اکثر مناقب وآثار میرے سابقہ قرابت داروں کے ہیں۔ میں خود دارا سوابق حسنہ وقرابت ووراثت رسول خدا تھا اس کے علاوہ میں رسولؐ کی وصیت کے بموجب جس سے کوئی بندۂ خدا خارج نہیں ہوسکتا اور اس بیعت سے جو انکی گردنوں میں پڑی ہوئی ہے خلافت کا مستحق تھا۔ جب محمدؐ کی روح قبض کی گئی امت کی امامت اُنکے ہاتھوں اور انکے خاندان میں تھی نہ کہ ان ہاتھوں میں جو پہلے پہل حاکم بنے اور ان کے گھروں سے یا ان کے اہلبیت سے خداوند عالم نے رجس کو دور کیا تھا اور نہ پاک کیا تھا۔

پس تمام خصائل میں حضرت اپنے اغیار سے بالاتر تھے اس کے بعد حضرت نے اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ ایسا نہ تھا۔

سب نے کہا کہ ہاں یا امیر المومنینؑ۔

(۴) امیر المومنینؑ: اے بھائی یہود جس شخص نے اپنے ساتھی کے بعد زمام دار ہوا وارد ہونے والے تمام امور میں مجھ سے مشورہ کرتا تھا اور احکام صادر کرتا تھا گویا کہ میرے حکم سے صادر ہوتے تھے مشکل امور میں چاہتا تھا کہ میں نظر ڈالتا رہوں اور میری رائے لیکر عمل کرتا تھا۔ میں اور میرے اصحاب کسی غیر کو اس سے مطلع نہ کرتے تھے اس کے بعد میرے سوائے کسی اور کو اس امر کی خواہش نہ تھی۔ پس جب کسی بیماری کے بغیر یکایک موت آگئی اور صحت

قبله ولا امر كان امضاه فی صحته من بدنه
لما شك انی قد استرجعت حقی فی عافية
بالمنزلة التی كنت اطلبها والعافية التی
كنت التمسها فان الله سياتی بعد ذلك
علی احسن ما رجوت وافضل ما املت
فكان من فعله ان ختم امره بان سمی
قوما انا ستة سادسهم ولم يسونی بواحد
منهم ولا ذكر لی حالا فی وراثة الرسول
ولا قرابة ولا نسب ولا صهر ولا لاحد
منهم سابقة من سوابقی ولا اثر من
آثاری وصيرها شوری بيننا وصير ابنه
فيها حاكما علينا وامره ان يضرب
اعناق النفر الستة الذين صير الامر
فيهم ان لم ينفذوا امره وكفی بالصبر
علی هذا۔

يا اخا اليهود صبرا (فمكث خ.ب) القوم
ايامها كلها كل يجلب (يخطب خ ب) لنفسه
وانا ممسك قد سالونی عن امری فناظر
تهم فی ايامی وايامهم وآثاری وآثارهم
واوضحت لهم مالم يجهلوه من استحقاقی
لها دونهم وذكرتهم عهد رسول الله
وتاكيد ما اكده من البيعة لی فی اعناقهم
دعاهم حب الامارة وبسط الايادی و
الالسن فی الامر والنهی والركون الی
الدنيا والاقتداء۔
بالماضين قبلهم الی تناول مالم يجعل الله

کی امید نہ رہی مجھے یقین تھا کہ میرا حق خوشی و عافیت کے ساتھ
اس منزل پر پہونچ جائے گا جس پر طلب کیا گیا تھا اور یہ
وہ عافیت تھی جس کا میں نے التماس کیا تھا کہ خدا اس کے
بعد میری توقع اور خواہش سے زیادہ بہتر اور افضل میرا حق
دلائیگا مگر اس نے اس امر کو اسطرح ختم کیا کہ قوم سے چند
آدمیوں کو منتخب کیا جن میں کا چھٹا میں تھا اور مجھے انہیں
سے کسی ایک کے مساوی بھی قرار نہ دیا۔ نہ وارث رسول ہونے
کو بیان کیا اور نہ قرابت رسول کو، نہ نسب ہی بیان کیا اور نہ
دامادی کو۔ ان میں سے ایک شخص بھی سابقیت میں مجھ سے
کوئی نسبت نہ رکھتا تھا اور نہ اسلام کی حسن خدمت میں پھر بھی
ہمارے درمیان شوریٰ مقرر کر دیا گیا اور اپنے فرزند کو ہم پر حکم مقرر
کیا اور اس کو حکم دیا کہ اگر یہ چھے آدمی اپنے میں سے کسی ایک کو
خلافت کیلئے منتخب نہ کر سکیں تو ان سب کی گردن مار دے
اس پر بھی میں نے صبر کیا۔

اے بھائی یہود قوم نے ان دنوں خموشی اختیار کی تھی اور
ہر شخص اپنے جلب منفعت میں مشغول تھا اور میں خاموش تھا یہاں تک
کہ میرے امر سے متعلق مجھ سے سوال کیا گیا اور میں نے اپنی اور انکی
کارگذاریوں اور خدمات اسلام سے متعلق بحث کی اور میرے استحقاق
سے ان باتوں کی وضاحت کی اور انکی کم مائیگی سے متعلق جن سے
وہ ناواقف نہ تھے رسول اللہ کا لیا ہوا عہد اور مجھ سے کی ہوئی
بیعت یاد دلائی جو انکی گردنوں میں باقی تھی مگر حکومت کی
محبت اور امر و نواہی میں زبان اور ہاتھوں کا انبساط، دنیا کی
رغبت، اور اس چیز کے حاصل کرنے میں جو خدا نے انکے لئے قرار نہ دیا
تھا ماضین کا اقتدا کیا جب انہیں سے ایک کے ساتھ خلوت ہوئی
خدا کا یوم سزا و جزا یاد دلایا اور جس امر کے لئے
جرائت کی تھی اس کے انجام سے ڈرایا تو مجھ سے

لهم فاذا خلوت بالواحد منهم ذكرته ايام الله وحذرته ما هو قادم عليه وسائر اليه التمس مني شرطا ان اسيرها له بعدي فلما لم يجد واعندي الا المحجة البيضاء والحمل على كتاب الله عز وجل ووصية الرسول واعطاء كل امرئ منهم ما جعله الله له ومنعه ما لم يجعله عز وجل له شيء من القوم متبد ازالها عني الى ابن عفان طمعا في الشحيح معه فيها وان ابن عفان رجل لم يستو به وبواحد ممن حضره حال الا قط فضلا عن دونهم لا ببدر التي هي سنام فضلهم ولا غيرها من المآثر التي اكرم الله بها رسوله ومن اختصه معه من اهل بيته ثم لم اعلم القوم امسوا من يومهم ذلك حتى ظهرت ندامتهم ونكصوا على اعقابهم واحال بعضهم على بعض كل يلوم نفسه ويلوم اصحابه ثم لم تطل الايام بالمستبدين بالامر لابن عفان حتى كفروه وتبراء وامنه ومشى الى اصحابه خاصته وسائر اصحاب رسول الله على هذا يستقيلهم من بيعته ويتوب الى الله من فتنته فكانت هذه - يا اخا اليهود اكبر من اختها وافلع (اقطع خ-ب) واحرى ان لا يصبر عليها فنالني منها الذي لا يبلغ وصفه ولا يحد وقته ولم يكن عندي فيه الا الصبر على ما امضى وابلغ منها ولقد اتاني الباقون من الستة من يومهم كل راجع الى بما كان ركب يسألني خلع ابن عفان والوثوب عليه في اخذ حقي ويعطيني صفقته وبيعته

اس شرط پر التماس کیا کہ میں اپنے بعد وہ اسکے حوالہ کردوں پس جب انہوں نے دیکھا کہ میں احکام خدا اور وصیت رسول کے خلاف کوئی کام نہ کروں گا وہ جان گئے کہ خدا نے ان کے لئے جو قرار دیا ہے میں اسکے علاوہ کچھ اور انہیں نہیں دوں گا اور جو خدا نے ان سے دریغ کیا ہے میں بھی ان سے دریغ کرونگا انہیں سے ایک شخص جسکو تمام اختیارات دئے تھے مجھ سے پلٹ کر ابن عفان سے استفادہ کی طمع میں رجوع ہوا حالانکہ ابن عفان ایک انتیاز پرست آدمی تھے جو اپنے کو تمام حاضرین میں سے کسی ایک کے بھی مساوی نہیں سمجھتے تھے۔ طبقات پائیں بیں اساس فضائل نہ جانتے تھے۔ فضائل معنوی کہ جن سے اللہ نے اپنے رسول کو مکرم کیا اور انکے اہلبیت میں سے جنکو اپنے کو انکے ساتھ مخصوص کرلیا ان کا شمار نہ کیا پھر قوم نہ جان سکی کہ کون منتخب ہوا یہانتک کہ شام ہو گئی اور وہ لوگ ندامت محسوس کرنے لگے اور بعض بعض کی جان کے درپے ہو گئے اور رب اپنے نفوس پر اور اپنے اصحاب پر ملامت کرنے لگے۔ ابن عفان کے امر میں ان کی تائید کرنے والوں کیلئے زمانہ طول نہ کھینچا تھا کہ وہ ان سے انکار کرنے لگے اور انسے کنارہ کشی اختیار کرنے لگے تو وہ اپنے طرفدار اصحاب اور تمام اصحاب رسول کے مابین گئے اور اپنی بیعت سے انحراف سے متعلق گفتگو کی اور جو فتنہ پیدا ہو گیا تھا اللہ سے توبہ کی۔ اے بھائی یہود یہ مصیبت گذشتہ مصائب کی بہ نسبت سخت تر اور بنیان کن تھی جسکو میں گھٹا سکتا تھا اور نہ اسکا وصف کر سکتا تھا نہ اسکی کوئی حد تھی اسطرح جو کچھ گذرا اس پر سوائے صبر کے چارہ نہ تھا اس روز کے چھے آدمیوں میں کے بقیہ لوگ میرے پاس آئے اور جو کچھ ہو چکا تھا اس کے متعلق کہنے لگے کہ ابن عفان خلع کریں اور میں اپنا حق حاصل کر کے انکی جگہ بیٹھوں ان میں سے ہر ایک میری بیعت کیلئے کوشش کرنے جان تک دینے تیار ہو گیا

علی الموت تحت رایتی او یرد اللہ عزوجل
علی حقی من بعد ذلک مرۃ اخری امتحن
القوم فیہا بالوان المحن بحلق الرؤس ومرۃ و
مرۃ بمواعید الخلوات ومرۃ بمواخات الا
ماکن کل ذلک یعنی القوم بموعدہم
فواللہ یا اخا الیہود ما منعنی منہا
الا الذی منعنی من اخیہا قبلہا ورایت
الابقاء علی من بقی من الطائفۃ ابہج
لی وآنس لقلبی من فنائہا و علمت
انی ان حملتہا علی دعوت الموت
رکبتہ واما نفسی فقد علم من حضر
ممن تری ومن غاب من اصحاب محمدؐ
ان الموت عندی بمنزلۃ الشربۃ
البارِدۃ فی الیوم الشدید الحر من
ذی العطش الصدی ولقد کنت عاہدت
اللہ عزوجل ورسولہ انا وعمی حمزۃ
واخی جعفر وابن عمی عبیدۃ علی امر
وفینا بہ اللہ عزوجل ولرسولہ فتقدمنی
اصحابی وتخلفت بعدہم لما اراد اللہ
عزوجل فانزل اللہ نبینا رجال صدقوا
ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضیٰ
نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلاً
فمن قضی نحبہ حمزۃ وجعفر وعبیدۃ
وانا واللہ المنتظر۔
یا اخا الیہود وما بدلت تبدیلا وما اسکتنی
عن ابن عفان وحثنی علی الامساک الا

یہاں تک کہ خدا مجھے میرا حق دلا دے اس کے بعد میں
نے ایک مرتبہ انہیں آزمانے کے لئے کہا کہ اپنے سر
منڈوا کر آئیں ایک مرتبہ کہا کہ ایک جلسہ خلوت
تشکیل دیں ایک مرتبہ کہا کہ فلاں مقام پر اجتماع
کریں اسطرح ان کے اسرار فاش کرتا رہا۔
اے بھائی یہود خدا کی قسم یہ اس سے قبل کے مصائب
تھے جو مجھے اس وقت کسی اقدام سے روکے اور میں
نے بقا و سلامتی اسی میں دیکھا کہ اپنے طرفداروں کا
تحفظ کروں جو میری خوشی اور آرام قلب چاہتے
تھے کہ کوئی اقدام کر کے انہیں فنا کروں اور میں جانتا
تھا کہ اگر انہیں موت کیلئے (جنگ کیلئے) اکساتا تو ان پر حادی
ہو جاتا مگر میں جانتا تھا کہ اصحاب محمدؐ میں سے حاضرین
اور غائبین سب جانتے تھے کہ موت کہ جو میرے لئے
بمنزلہ اس ٹھنڈے شربت کے ہے جو شدید گرما میں سخت
پیاسے کو ملے۔ میں اور میرے چچا حمزہ، بھائی جعفر اور
میرے چچازاد بھائی عبیدہ نے اس امر میں خدا اور اس کے
رسول سے عہد کیا تھا کہ ان سے وفادار رہیں گے۔ پس
میرے اصحاب نے پیش دستی کی اور میں نے جس
طرح خدائے عزوجل چاہتا تھا ان سے تخلف کیا
پس خدا نے ہمارے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔
کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا سے انہوں نے (جاں نثاری
کا عہد) پورا کر دکھایا پس انہیں سے بعض وہ ہیں جو مر گئے
اور بعض حکم خدا کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنی بات ذرا بھی نہ
بدلی (احزاب) جنہوں نے اپنا عہد پورا کر لیا وہ حمزہ، جعفر اور عبیدہ تھے اور
اور میں بخدا منتظر ہوں۔ اے بھائی یہود میں اپنے عہد سے برگشتہ نہیں ہوں
ابن عفان سے متعلق میرا سکوت اور برانگیختہ نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ میں نے اخلاق سے

انی عرفت من اخلاقہ فیما اختبرت
منہ بما لن یدعہ حتی لیتدعی الا باعد الی
قتلہ وخلعہ فضلا عن الاقارب وانا فی
عزلۃ ذصبرت حتی کان ذلک لم انطق
فیہ بحرف من لا ولا نعم ثم اتانی القوم
وانا علم اللہ کارہ لمعرفتی بما یطمعون
(تطاعوا خ ب) بہ من اعتقال ما الاموال
والمرح فی الارض وعلمہم بان تلک
لیست لہم عندی وشدید ولہم عادۃ
مسرعۃ (منتزعۃ ۔خ ب)۔
فلما لم یجدوھا عندی تعللوا الاعالیل
ثم التفت حضرت الی اصحٰبہ فقال
الیس کذلک۔

فقالوا بلیٰ یا امیر المومنین

(۵) واما الخامسۃ یا اخا الیھود فان المتابعین
لی لما یطمعوا فی تلک منی وثبوا بالمرأۃ علی
وانا ولی امرھا والوصی علیھا فحملوھا
علی الجمل وشدوھا علی الرحال واقبلوا
بھا تخبط الفیافی والقفار وتقطع البراری
وفبح علیھا کلاب الحوائب وتظہر
لہم علامات الندم فی کل ساعۃ و
عند کل حال فی عصبۃ قد بایعونی
ثانیۃ بعد بیعتہم الاولی فی حیوٰۃ
النبی حتی اتت علی اہل بلدۃ قصیرۃ
ایدیہم طویلۃ لحاھم قلیلۃ عقولہم
عازبۃ آرائہم وھم جیران بدود

واقف تھا اور انہیں آزمایا تھا کہ وہ اس وقت تک نہیں ہٹیں گے
جبتک ان سے خواہش نہ کیجائے اور قریب و بعید کے لوگ انھیں
قتل کریں یا خلع کروائیں میں نے گوشہ نشینی ہی اختیار کی اور صبر
کرتا رہا اور اس امر میں ایک حرف بھی ہاں یا نہیں کا نہیں کہا
اسکے بعد ملت میرے پاس آئی کہ بیعت خلافت لوں خدا جانتا
ہے کہ لوگ مال جمع کرنے اور خوش گذاری کے عادی ہو
چکے تھے جب وہ جان گئے کہ انکی ایسی خواہشات میرے پاس
پوری نہ ہونگی اور میں انسے سخت گیری کروں گا جبکہ ان کی
عادتیں جلد باز ہو چکی تھیں اور انہوں نے وہ سب کچھ میرے
پاس نہیں پایا جو وہ چاہتے تھے بہانہ سازی اور میری
مخالفت شروع کردی۔

پھر حضرت اپنے اصحاب کی جانب ملتفت ہوئے
اور پوچھا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا۔

سب نے کہا کہ جی ہاں یا امیر المومنین۔

(۵) اور پانچواں اے بھائی یہود وہ لوگ جنہوں نے میرے
ہاتھ پر بیعت کی تھی جب دیکھا کہ ان کے مقاصد مجھ سے پورے
نہ ہوں گے ایک عورت کے ساتھ میرے خلاف اٹھ کھڑے
ہوئے حالانکہ میں اس کا ولی امر اور پیغمبرؐ کا وصی تھا انہوں نے
اونٹ پر کجاوا باندھ کر اس کو سوار کیا اور خوفناک بیابانوں
اور وسیع جنگلوں سے ہوتے ہوئے روانہ ہوئے اور اس پر
حوائب کے کتے بھونکے اور ان سے ہر ساعت اور ہر موقع
پر ندامت کا اظہار ہونے لگا۔ انہوں نے حیات نبی میں پہلی
مرتبہ بیعت کرنے کے بعد دوسری مرتبہ پھر بیعت کی تھی۔
پھر بھی وہ اہل بلدہ کے پاس پہونچے جن کے ہاتھ کوتاہ
ڈاڑھیاں طویل تھیں اور عقلیں کوتاہ اور رائے فاسد تھی
وہ بدوؤں کے ہمسایہ اور طوفان دریا کے میزبان (یعنی کم عقل تھے)

ورادبحر فاخرجتهم يخبطون بسيوفهم من غير علم ويرمون بسهامهم بغير فهم فوقفت من امرهم على اثنتين كلتاهما فى محل المكروه منى ممن ان كففت لم يرجعوا ولم يعقلوا وان اقمت كنت قد صرت الى التى كرهت فقدمت الحجة بالاعذار والاعذار ودعوت المرأة الى الرجوع الى بيتها والقوم الذين حملوها على الوفاء ببيعتهم لى والترك لنقضهم عهد الله عز وجل فى اعناقهم واعطيتهم من نفسى كل الذى قدرت عليه وناظرت بعضهم فرجع وذكرت فذكر ثم اقبلت على الناس بمثل ذلك فلم يزدادوا الا جهلا وتماديا وغيا فلما ابوا الا هى ركبتها منهم فكانت عليهم الدائرة وبهم الهزيمة ولهم الحسرة و فيهم الفناء والقتل حملت نفسى على التى لم اجد منها بدا ولم يسعنى اذا فعلت ذلك واظهرته آخرا مثل الذى وسعنى منه اولا من الاغضاء والامساك ورأيتنى ان امسكت فكنت معينا لهم على بامساكى على ما صاروا اليه وطمعوا فيه من تناول الاطراف وسفك الدماء وقتل الرعية و تحكيم النساء النواقص العقول والحظوظ على كل حال كعادة بنى الاصفر ومن مضى من ملوك سبا والامور الخالية

انہوں نے ایسے بے خرد لوگوں کو فراہم کیا جو نہ تلوار چلانا جانتے تھے اور نہ تیر چلانا سمجھتے تھے میں ان کے امور میں دو مکروہ مشکلوں میں مبتلا ہو گیا اگر میں ان سے ہاتھ اٹھا لیتا تو وہ نہ شورش و فساد سے باز آتے اور نہ عقل و فہم سے کام لیتے اور اگر ان سے مقابلہ کرتا تو خونی جنگ واقع ہوتی جو میں ہرگز نہیں چاہتا تھا پس میں نے عذر و تہدید کے ساتھ ان سے اتمام حجت کیا اور اس عورت کو اپنے منشائے قلب سے آگاہ کیا کہ وہ اپنے مکان کو واپس چلی جائے اور ان لوگوں سے جنہوں نے انہیں لایا تھا کہا کہ مجھ سے جو بیعت کی تھی وفا کریں اور نقض عہد خدا نہ کریں جو انکی گردنوں میں حلقہ زن ہے اور میری اطاعت کریں جس قدر ہو سکا میں نے کوشش کی تو بعض نے (زبیر نے) مجھ سے مناظرہ کیا اور واپس ہو گیا، اسیطرح اور لوگوں سے بھی میں نے گفتگو کی مگر ان کے جہل، سرکشی اور گمراہی میں اضافہ ہو گیا اور انہوں نے ماننے سے انکار کیا اور خواستگار جنگ ہوئے اس لئے مجھے اسی راستہ سے ان پر وارد ہونا پڑا چنانچہ جنگ ہوئی اور انہیں شکست ہوئی اور وہ حسرت لے گئے انہیں سخت ہلاکت اور قتل کا سامنا کرنا پڑا میں انتہائی مجبوری کی صورت میں وارد جنگ ہوا جس سے نہ کوئی نئی چیز ملی اور نہ میں نے کوشش کی تھی اگر اس سے پہلے انہیں مہلت دی جاتی تو وہ ایسے کام کئے ہوتے کہ عفو اور چشم پوشی جو میں نے جنگ کے بعد کی نہ کر سکتا اور جن امور کا انہوں نے ارادہ کیا تھا میں بھی ان کا شریک ہو جاتا وہ چاہتے تھے کہ تمام مملکت میں شورش کریں اور خونریزی اور رعایا کے قتل سے آتش فساد پھیلائیں اور ناقص العقل دہر حالت

ما صبرا لي ما كرهت اولا اخرا وقد اهملت المرأة وجندها يعلمون ما وصفت بين الفريقين من الناس ولم اهجو على الامر الا ما قدمت واخرت وتانيت وراجعت وارسلت وسافرت واعذرت وانذرت واعطيت القوم كل شيء التمسوه بعد ان عرضت عليهم كل شيء لم يلتمسوه فلما ابوا الا تلك اقدمت عليها فبلغ الله بي وبهم ما اراد وكان لي عليهم بما كان مني اليهم شهيدا

ہیں کم حط عورتوں کی حکومت بنی اصفر اور گذشتہ شاہان روم (سبا) اور قدیم امتوں کی طرز حکومت کی پیروی کریں پھر میں جس چیز (جنگ) کو پہلے مکروہ سمجھتا تھا اس پر صبر کیا۔ بالآخر وہ لازمی قرار پائی اگر یہ نہ کرتا تو ایک عورت اور اس کے لشکر کو اور جن امور کے وہ مرتکب ہو رہے تھے غیر محکم چھوڑ دینے کا ننگ اٹھانا پڑتا میں نے اس امر میں عجلت نہیں کی میں نے پہلے اتمام حجت کی جنگ شروع کرنے میں تاخیر کی اور اس کو پیچھے ڈال دیا رسول بھیجے اور مراسلت کی الزام سے بری کرنا چاہا، انہیں ڈرایا اور انہیں ہر وہ چیز دی جس کے لئے انہوں نے التماس کیا تھا اور وہ بھی عطا کیا جو ان کے لئے نفع بخش تھی۔

اور انہوں نے اسکی خواہش کی تھی مگر جب انہوں نے ان سب رعایتوں کے باوجود نہ مانا مجھے جنگ کے لئے اقدام کرنا پڑا چنانچہ خدا نے چاہا کہ میرے اور ان کے کام کو انجام کو پہونچائے جو وہ چاہتے تھے میری حجت ان پر وارد تھی۔ اور میرا حق ان پر یہ ہے کہ میں ان پر گواہ ہوں۔

ثم التفت الى اصحابه فقال اليس كذلك قالوا بلى يا امير المؤمنين ۔

پھر حضرت نے اپنے اصحاب کی طرف ملتفت ہو کر پوچھا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا۔

سب نے کہا کہ ہاں یا امیر المومنین

(٦) واما السادسة يا اخا اليهود فتحكيمهم الحكمين ومحاربة ابن اكلة الاكباد وهو طليق معاند الله عز وجل ولرسوله والمؤمنين منذ بعث الله محمدًا الى ان فتح الله عليه مكة عنوة فاخذت بيعته وبيعة ابيه لي معه في ذلك اليوم في ثلاثة مواطن بعده وابوه بالامس اول من سلم علي بامرة المؤمنين وجعل يحثني على النهوض في اخذ

(٦) اور ششم اے بھائی یہود حکمین کا انتخاب اور ابن جگر خوارہ کے ساتھ جنگ ہے جو طلیق تھا اور جب سے خدا نے محمدؐ کو مبعوث برسالت فرمایا تو مکے کے فتح کرنے تک وہ خدا، رسول اللہ … اور مومنین کا دشمن رہا اس روز اور اس کے بعد تین مرتبہ اس سے اور اس کے باپ سے میری بیعت لی گئی۔ کل پہلا شخص جس نے بہ عنوان امیر المومنین مجھ کو سلام کیا اس کا باپ تھا اور نیز یہ وہ شخص تھا جس نے گذشتہ خلفاء سے مجھے

حقی من الماضین قبلی یجدد لی بیعته کلما اتانی واعجب العجب انه لما رائ ربی تبارک وتعالی قد رد علی حقی واقره فی معدنه وانقطع طمعه فی ان یصیر فی دین الله رابعا وفی امانة حملناها حاکما کر علی العاصی بن العاص فاستماله فمال الیه ثم اقبل به بعد ان اطعمه مصر وحرام علیه ان یاخذ من الفیء دون قسمته درهما وحرام علی الراعی ایصال درهم الیه فوق حقه فاقبل یخبط البلاد بالظلم ویطاها بالغشم (الفتن. خ. ب) فمن بایعه ارضاه ومن خالفه ناواه ثم توجه الی ناکثا علینا مغیراً فی البلاد شرقا وغربا ویمینا وشمالا والانباء تاتینی والاخبار ترد علی بذلک فاتانی اعور ثقیف فاشار علی ان اولیه البلاد التی هو بها لاداریه بالذی اولیه منها وفی الذی اشار به الرای فی امر الدنیا وعدت عند الله عزوجل فی تولیته لی مخرجاً واصبت لنفسی فی ذالک عذرا فاعلمت الرای فی ذلک

وشاهدت من اتقی بنصیحته لله عز وجل ولرسوله ولی وللمومنین رایه فی ابن آکلة الاکباد کرأیی ینهانی عن تولیته ویحذرنی ان ادخل فی الامر المسلمین یده ولم یکن الله لیرانی اتخذ المضلین عضداً فوجهت الیه اخا بجیلة مرة واخا

اپنا حق حاصل کرنے کی ترغیب دیتا تھا اور ہر وقت میرے پاس آکر تجدید بیعت کرتا تھا۔ اور سب سے عجیب تر یہ ہے کہ جب اس نے دیکھا کہ خدا نے میرا حق میری طرف لوٹا دیا، اور اس کو اس کے معدن میں قرار دیدیا اور اسکی طمع کو منقطع کردیا یعنی میں خلیفۂ چہارم بن گیا اور اس کو ہماری امانت میں حکومت کرنا پڑا اس نے عاصی بن عاص کیطرف متوجہ ہوا اور اس کو اپنی طرف مائل کرلیا تاکہ اسکی خواہش کو قبول کرلے پس مصر کو اس کا صرفخاص قرار دینے پر وہ اس کا طرفدار ہوگیا حالانکہ اس کے لئے حرام تھا کہ خراج تقسیم کرنے کے علاوہ ایک درہم بھی اپنے حصہ سے زیادہ مصرف میں لائے راعی کیلئے حرام ہے کہ کسی کو اس کے حق سے زیادہ ایک درہم بھی ارسال کرے پس کشور اسلامی کو با ظلم وطغیان نے گھیر لیا جس کسی نے بھی اسکی بیعت کی اس نے اسکو پسند کیا اور جس نے اسکی مخالفت کی اسکو راندۂ بارگاہ کردیا اسکے بعد یہ ناکثین بیعت کیطرف متوجہ ہوا اور مملکت اسلامیہ میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک لوٹ مار اور غارتگری مچادی مجھے یہ خبریں ملتی تھیں جسکی تفصیل میں دریافت کرتا تھا یہانتک کہ ایک روز یک چشم ثقفی میرے پاس آیا اور سفارش کی اسوقت وہ جس حصۂ ملک کا والی ہے وہ اسکے حوالہ کردوں اور اس سے دنیا سازی کروں اگر میں اسکی تولیت کی کوئی صورت خدا کیجانب سے پاتا اور اسکے لئے کوئی عذر پیش کر سکتا تو اس امر میں خود غور کرتا اور ان ثقہ اشخاص سے جو خدا اور رسول اور میرے اور مومنین کیلئے مورد اعتماد ہیں فرزند جگر خوارہ کے بارے میں رائے لیتا جیسی کہ میری رائے تھی اور خدا مجھے بچائے کہ مسلمانوں کے امر میں اسکو داخل ہونے دیتا اور خدا مجھے نہ دیکھے کہ میں گمراہ کنندوں کو اپنا دست و بازو قرار دوں پس میں نے ایکمرتبہ جریر بجلی کو اور ایکمرتبہ ابو موسیٰ اشعری کو اسکے پاس

الاشعري اخرى كلاهما ركن الى الدنيا و
تابع هواه فيها ارضاه فيما المارة يزداد
فيما انتهك عن محارم الله الا تماديا
شاورت من معي من اصحاب محمد البدريين
والذين ارتضى الله لهم امرهم ورضي
عنهم لعين هديتهم وغيرهم من صلحاء
المسلمين التابعين فكل يوافق رايه
رايي في غزوته ومحاربته ومنعه ما نالت
يده واني نهضت اليه باصحابي انفذ اليه
من كل موضع كتبي واوجه اليه رسلي
ادعوه الى الرجوع عما هو فيه والدخول
فيما فيه الناس معي فكتب يتحكم علي يتمنى
على الاماني ويشترط على شروطا لا يرضاها
الله عز وجل ورسوله ولا المسلمون ويشترط
في بعضها ان ادفع اليه اقواما من اصحاب
محمد ابرارا فيهم عمار بن ياسر واين مثل
عمار والله لقد رايتنا مع النبي ولم يعد منا
خمسة الا كان سادسهم ولا اربعة الا
كان خامسهم اشترط دفعهم ليقتلهم
ويصلبهم وانتحل دم عثمان ولعمر الله
ما الب على عثمان ولا جمع الناس على قتله
الا هو واشباهه من اهل بيته اغصان
الشجرة الملعونة في القرآن فلما لم اجب الى
ما اشترط من ذلك كر منتغلبا مستعليا في
نفسه بطغيانه وبغيه بحمير لا عقول لهم
ولا بصائر فموه لهم امرا فاتبعوه و

بھیجی وہ دونوں دنیا کیطرف مائل ہوگئے اور اسکی خواہش
کے تابع ہوکر اسکو اپنے سے رضامند کرلیا اور مجھ سے خیانت کی
پھر میں نے دیکھا کہ روز بروز منہیات خدا میں اضافہ ہونے لگا
پھر میں نے پیغمبر کے منتخب اصحاب بدر سے جو خدا کے پسندیدہ
تھے اور انکی بیعت کے بعد میں بھی ان سے رضامند تھا اور
دیگر صالح اور تابع مسلمانوں سے مشورہ کیا اور سب نے
متفقہ طور پر میری رائے کی تائید کی کہ اس سے جنگ کرنی
چاہیئے اور مسلمانوں کے امور میں اسکی دست درازیوں کو
روکنا چاہیئے پس میں اپنے اصحاب کے ساتھ اسکی جانب روانہ
ہوا اور ہر منزل سے اسکو خطوط بھیجتا رہا اور اپنے پیغامبر
کو بھیجا کہ وہ اپنی حرکات سے باز آجائے اور میرے اور
مسلمانوں کے ساتھ ہوجائے مگر اس نے جواب میں تحکم آمیز خط
لکھے اور بیجا آرزوں کا اظہار کیا اور ایسی شرائط پیش
کیں کہ جن سے نہ خدا اور رسول ہی رضامند ہوں گے اور نہ
مسلمان۔ اپنے ایک خط میں اس نے یہ شرط پیش کی کہ بعض
بزرگ اصحاب محمدؐ جن میں عمار بھی تھے اس کے حوالہ
کردوں عمار کے مثل کون تھا خدا کی قسم میں نے دیکھا ہے کہ جب
کبھی پیغمبر کے ساتھ ہم پانچ ہوتے تو چھٹا عمار ہوتا اگر ہم چار ہوتے تو
پانچواں عمار ہوتا اسکی شرط یہ تھی کہ میں انھیں اسکے حوالہ کردوں تاکہ وہ
عثمان کے خون کا بدلہ انھیں دار پر چڑھا کر قتل کردے اور خدا کی
قسم کسی نے عثمان کے خلاف فساد برپا کیا اور نہ لوگ انکے قتل کیلئے جمع
ہوئے بلکہ وہ اور انکے خاندان سے ان کے جیسے لوگ جو شجرۂ ملعونہ
کی شاخیں تھے جسکا ذکر قرآن میں ہے اسمیں ملوث تھے پس جب میں
نے مجھ پر عائد کی ہوئی شروط کو قبول نہ کیا مجھ پر ہجوم کیا اور سرکشی سے
انتشار کرنے لگا پھر قبائل حمیر کو جمع کرنے لگا جو نہ صاحب عقل تھے اور نہ
صاحب بصیرت اور انھیں احکام دیئے اور انہوں نے اسکی پیروی کی

اعطاهم من الدنيا ما اذهبه اليه فناجیناهم وحاكمناهم الى الله عزوجل بعد الاعذار والانذار فلما لم يزده ذلك الا تمادیا و بغیا لقیناه بعادة الله التی عودنا من النصر علی اعدائه وعدونا ورایة رسول الله بایدینا لم یزل الله تبارک و تعالی یقتل حزب الشیطان بها حتی نقضی الموت علیه وهو معلم رایات ابیه التی لم ازل اقاتلها مع رسول الله فی کل المواطن فلم یجد من الموت منجی الا الهرب فرکب فرسه وقلب رایته لا یدری کیف یحتال فاستعان برأی ابن العاص فاشار الیه باظهار المصاحف ورفعها علی الاعلام والدعاء الی ما فیها و قال له ان ابن ابی طالب وحزبه اهل بصائر ورحمة وبقیا وقد دعوک الی کتاب الله اولا وهم مجیبوک الیه اخراً فاطاعه فیما اشار به علیه اذ رای انه لا منجی له من القتل والهرب غیره فرفع المصاحف یدعو الی ما فیها بزعمه فمالت الی المصاحف قلوب من بقی من اصحابی بعد فناء خیارهم وجهدهم فی جهاد اعداء الله واعدائهم علی بصائرهم وظنوا ان ابن اکلة الاکباد له الوفاء بما دعا الیه فاصغوا الی دعوته واقبلوا باجمعهم فی اجابته فاعلمتهم ان ذلک منه مکر ومن ابن العاص معه وانهما الی النکث اقرب منهما الی الوفاء فلم یقبلوا قولی و لم

انھیں مال دنیا عطا کر کے اپنا فریفتہ کر لیا پس میں نے انکے لئے خدا کو حکم بنایا اور دفع عذر اور اتمام حجت کے بعد ان سے جنگ کی جو شدید نہ تھی۔ ہدایات، ملاقاتیں اور نامہ وپیام ہوتی رہیں۔ خدا نے ہمیشہ کی طرح اپنے اور ہمارے دشمنوں کے خلاف اپنی نصرت سے احسان کیا۔ پرچم رسول خدا ہمارے ہاتھ میں تھا جس سے خداوند تعالی شیاطین کے گروہ کو قتل کیا کرتا تھا اور وہ اپنے باپ کے پرچم کو علم کئے ہوئے تھا جس کے ساتھ اس نے ہر وقت رسول خدا سے مقابلہ کیا تھا۔ سوائے فرار کے موت سے نجات دلانے والا کوئی نہ ملا۔ پس اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پرچم کو سرنگوں کر لیا اور سمجھ نہ سکا کہ کیا تدبیر کی جائے پس اس نے ابن عاص سے استعانت طلب کی۔ اس نے رائے دی کہ قرآن نیزوں پر بلند کریں اور اسکی حکمیت پر عمل کریں اور کہا کہ ابن ابی طالب اور اسکی فوج اہل بصیرت و رحمت اور (خاندان رسالت کے) باقی ماندہ ہیں وہ ابتدا ہی میں تم کو حکم قرآن پر عمل کرنے کی دعوت دی تھی۔ بالآخر وہ تمہاری اس بات کو قبول کر لیں گے۔ چونکہ سوائے قتل اور راہ فرار اور کوئی صورت نہ تھی مجبوراً اس رائے پر عمل کیا اور قرآن نیزوں پر بلند کئے اور اپنے گمان میں اسکے فیصلہ کی طرف دعوت دی۔ میرے مخلص اور نیک اصحاب کے خدا اور ان کے اعدا سے جہاد میں ختم ہو جانے کے بعد ما بقی اصحاب کے قلوب اسکی طرف مائل ہو گئے اور اس گمان پر کہ فرزند آکلة الاکباد نے جس طرح دعوت دی وفا کرے؟

يطيعوا امري ولم يجيبوا الى اجابته كرهت امورهم
ا وهذا يبعث حتى اخذ بعضهم يقول
لبعض ان لم يفعل فالحقوه بابن عفان
او ادفعوه الى ابن هند برمته فجهدت
علم الله جهدي ولم ادع غاية (علم الله)
في نفسي الا بلغتها في ان يخلوني ورأيي
فلم يفعلوا وراودتهم على الصبر على مقدار
فواق ناقة او ركضة الفرس فلم يجيبوا
ما خلا هذا الشيخ (واومى بيده الى الاشتر)
وعصبة من اهل بيتي فوالله ما منعني
ان امضي على بصيرتي الا مخافة ان يقتل
هذان (واومى بيده الى الحسن والحسين)
فينقطع نسل رسول الله وذريته من امته
ومخافة ان يقتل هذا وهذا (واومى بيده الى
عبد الله بن جعفر ومحمد بن حنفيه) فاني
اعلم لولا مكاني لم يقفا ذلك الموقف فلذلك
صبرت على ما ارادت القوم مع ما سبق فيه
من علم الله عز وجل فلما رفعنا عن القوم سيوفنا
تحكموا في الامور وتخيروا الاحكام والآراء وتركوا
المصاحف وما دعوا اليه من حكم القرآن وما كنت
احكم في دين الله عز وجل احدا اذ كان التحكيم في
ذلك الخطاء الذي لا شك فيه ولا امتراء فلما ابوا
الا ذلك اردت ان احكم رجلا من اهل بيتي او رجلا
ممن ارضى رايه وعقله واثق بنصيحته ومودته
ودينه واقبلت لا اسمي احدا الا امتنع منه ابن هند
ولا ادعوا الى شيء من الحق الا ادبر عنه واقبل ابن هند

اس کو قبول کریگا اور میں نے انہیں متنبہ کیا کہ یہ اس کے اور ابن عاص
کی جانب سے مکر ہے یہ وفائے عہد سے زیادہ عہد شکنی سے قریب پائے
جائیں گے۔ مگر انہوں نے نہ میری بات قبول کی اور نہ میرا حکم مانا اور
اسکی پیشکش قبول کرلی خواہ وہ میری پسندیدہ تھی یا مکروہ
حتی کہ ان میں سے بعض کہنے لگے اگر وہ (علی) اس پیشکش کو قبول
نہ کریں تو انہیں بھی ابن عفان سے ملحق کردو یعنی قتل کردو یا
انہیں فرزند ہند کے حوالہ کردو خدا جانتا ہے کہ میں نے حتی الامکان
کوشش کی اور ان کی غایت کو نہ مانا اور ان سے کہا کہ میری رائے
پر عمل کریں مگر انہوں نے نہ مانا اور ان سے خواہش کی کہ اتنا صبر
کریں کہ جتنی دیر میں ایک اونٹنی کا دودھ دوھیا جاتا ہے یا گھوڑے
کی ایک دوڑ ہوتی ہے تاکہ کام کو تکمیل کو پہنچاؤں مگر انہوں نے
قبول نہ کیا سوائے اس بزرگوار کے (مالک اشتر کی طرف اشارہ کرکے)
اور میرے اہل بیت کے فردوں کے۔ خدا کی قسم میری فکر روشن
کی تعقیب کا مانع سوائے اس خوف کے اور کچھ نہ تھا کہ کہیں
یہ دونوں (حسنین) مارے نہ جائیں جس سے رسول خدا کی نسل
منقطع ہو جاتی اور ان کی ذریت اور امت میں کوئی واسطہ نہ رہتا
دنیز وہ اور وہ (عبداللہ ابن جعفر و محمد بن حنفیہ) قتل ہو جاتے
میں جانتا تھا کہ اگر مجھ پر اعتماد ہوتا تو یہ موقف اختیار نہ کرتے
پس قوم نے جو ارادہ کیا تھا اس پر اور جو علم خدا میں تھا اس پر میں نے
صبر کیا جب تلوار روک لی انہوں نے امور میں تحکیم کی اور قرآن
اور اس کے احکام کو پس پشت ڈال دیا دین خدا میں میں نے
کسی کو حکم ماننا نہیں چاہا کیونکہ دین خدا میں کسی بشر کی تحکیم
خطا سے خالی نہیں ہوتی۔ مگر انہوں نے نہ مانا اس لئے میں نے چاہا
کہ میرے اہل بیت میں سے کسی شخص کو یا میرے تابعین میں سے
کسی سمجھدار اور عقلمند، مورد وثوق اور دیندار آدمی کو اپنی
جانب سے حکم مقرر کروں میں نے جس شخص کا بھی نام لیا ابن ہند

يسومنا عسفا و ماذاك الى باتباع اصحابى له على ذالك فلما ابوا الا غلبتنى على التحكيم تبرات الى الله عز وجل منهم و فوضت ذلك اليهم فقلدوه امرا فخدعه ابن العاص خديعة ظهرت فى شرق الارض و غربها و اظهر المخدوع عليها ندما۔

ثم اقبل عليه السلام الى اصحابه فقال اليس كذلك۔

قالوا بلى يا امير المومنينؑ۔

نے قبول نہ کیا اور ہر حق بات سے جو پیش کی گئی گریز کیا اور میرے ہی اصحاب کی مدد سے مجھ پر جور و ستم چلائی اور جس کو انہوں نے چاہا مجھے قبول حکمین کیلئے مجبور کیا خدا کی قسم میں ان سے بیزار ہو گیا اور اس کام کو ان ہی کے حوالہ کر دیا انہوں نے ایک شخص کا انتخاب کیا جس کو ابن عاص نے فریب دیا ایسا فریب کہ جو مشرق سے مغرب تک ظاہر ہو گیا اور فریب خوردہ نادم ہو گیا

پھر اصحاب سے روبرو ہو کر حضرت نے پوچھا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا۔ سب نے جواب دیا کہ ہاں یا امیر المومنینؑ۔

(۷) امیر المومنینؑ۔ واما السابعة يا اخا اليهود فان رسول الله كان عهد الى ان اقاتل فى اخر الزمان من ايامى قوما من اصحابى يصومون النهار و يقومون الليل و يتلون الكتاب يمرقون بخلافهم على و محاربتى من الدين كما يمرق السهم من الرمية فيهم ذو الثدية يختم لى بقتلهم بالسعادة فلما انصرفت الى موضعى هذا يعنى بعد الحكمين اقبل بعض القوم على بعض باللائمة فيما صار اليه من تحكيم الحكمين فلم يجدوا لانفسهم من ذلك مخرجا الا ان قالوا كان ينبغى لاميرنا ان لا يتابع من اخطا وان يقضى بحقيقة رايه على قتل نفسه او من خالفه منا فقد كفر بمتابعته ايانا وطاعته لنا فى الخطاء و احل لنا بذلك قتله و سفك دمه فتجمعوا على ذلك وخرجوا راكبين و سهم

(۷) امیر المومنینؑ۔ اے بھائی یہود ساتواں یہ تھا کہ رسول خدا نے مجھے وصیت کے دوران فرمایا تھا کہ میں اپنے آخری زمانہ میں اپنے ساتھیوں میں سے بعض لوگوں سے جنگ کروں گا جو دن میں روزہ رکھنے والے اور شب میں عبادت کرنے والے اور قرآن کی تلاوت کرنے والے ہوں گے لیکن مجھ سے مخالفت اور جنگ کرنے میں دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کے درمیان ذوالثدیہ ہو گا ان کو قتل کرنے کی سعادت مجھے ملے گی تحکیم کے بعد جب میں اسی مقام پر آیا تھا ان میں سے بعض لوگ بعض سے بحث کرنے لگے کہ جنگ (صفین) کا سر انجام تحکیم پر کیوں ہوا اور اپنے لئے سوائے تنقید کے کوئی چارہ کار نہ پا سکے اور کہنے لگے کہ امام کو چاہیے تھا کہ ہماری نامناسب رائے کی پیروی نہ کرتے اور جب ہماری خطا مسلم تھی انہیں چاہیے تھا کہ ہر اس خطا کار کو قتل کر دیتے جو ان کے قتل کے در پے تھا یا جو ہم میں سے ان کی مخالفت کر رہا تھا چونکہ انہوں نے ہماری متابعت کی اور غلطی میں ہماری

ينادون باعلا صوتهم لا حكم الا لله ثم تفرقوا فرقة بالنخيلة واخرى بحروراء واخرى راكبة راسها تخبط الارض شرقا حتى عبرت دجلة فلم تمر بمسلم الا امتحنته فمن تابعها استحيته ومن خالفها قتلته وسفكت دمه فخرجت الى الاوليين واحدة بعد اخرى ادعوهم الى طاعة الله عز وجل ومتابعة الحق والرجوع اليه فابيا الا السيف لا ينفعهما غير ذلك فلما اعيت الحيلة فيهما حاكمتهما الى الله عز وجل فقتل الله هذه وهذه وكانوا يا اخا اليهود لولا ما فعلوا لكانوا ركنا قويا وسدا منيعا فابى الله الا ما صاروا اليه ثم كتبت الى الفرقة الثالثة ووجهت رسلي تترى وكانوا من جلة اصحابي واهل التعبد منهم والزهد في الدنيا فابوا الا اتباع اختيها والاحتذاء على مثالهما واسرعت في قتل من خالفها من المسلمين وتتابعت الاخبار بفعلهم فخرجت حتى قطعت اليهم دجلة واوجه السفراء والنصحاء وطلب العتبى بجهدي بهذا مرة وبهذا مرة (واومى بيده الى اشتر احنف بن قيس وسعيد بن قيس الارحبي، واشعث بن قيس الكندي) فلما ابوا الا تلك ركبتها منهم فقتلتهم يا اخا اليهود عن آخرهم وهم اربعة آلاف او يزيدون حتى لم يفلت

پیروی کی وہ کافر ہو گئے ان کا قتل ہمارے لئے ملال ہو گیا وہ لوگ اس بات پر متفق ہو گئے اور نہایت تیزی سے سوار ہو کر میرے لشکر سے جدا ہو گئے اور لا حکم الا اللہ کا نعرہ لگانے لگے اور متفرق ہو کر ایک گروہ حروراء گیا ایک نخیلہ میں ٹھہر گیا اور ایک گروہ مشرق کی طرف روانہ ہو کر دریائے دجلہ عبور کر گیا اور ہر مسلمان کا جو وہاں سے گزرتا تھا انہوں نے امتحان لیا اور جس کو اپنا ہم خیال پایا زندہ چھوڑ دیا اور جس کو اپنا مخالف پایا قتل کر دیا۔

میں پہلے اور دوسرے گروہ کی طرف روانہ ہوا اور انہیں طاعت خدائے عزوجل کی دعوت دی اور حق کی متابعت کی ہدایت کی مگر انہوں نے سوائے شمشیر کے کوئی چیز قبول نہ کی اور کوئی شرط انہیں قانع نہ کر سکی۔ جب کوئی چارہ کار نہ رہا میں نے پہلے دونوں گروہوں کو خدائے عزوجل کی طرف بلایا پس خدا نے اس کو اور اس کو قتل کر دیا۔ اے بھائی یہود اگر یہ تباہی کی راہ نہ اختیار کئے ہوتے اسلام کیلئے رکن قوی اور ایک مضبوط دیوار ثابت ہوتے لیکن انہوں نے جو کچھ کیا خدا اس کو پسند نہ کرتا تھا اس کے بعد میں نے گروہ سوم کو پے در پے خطوط لکھے اور اپنے نمائندے بھیجے جو خدا کے عبادت گزار اور زاہد لوگ تھے۔ مگر انہوں نے انکار کیا اور دوسرے دو گروہوں کی پیروی کی اور مسلمانوں کو جو ان کے خلاف تھے تیزی سے قتل کرنا شروع کیا اور نیکوں کو نابود کرنے لگے پس میں خود نکلا اور دریائے دجلہ کا راستہ ان کے لئے منقطع کر دیا اور پھر ان کے پاس اپنے لائق ناصحین اور نمایندوں کو بھیجا (ہاتھ سے مالک اشتر، احنف ابن قیس، سعید بن قیس اور اشعث ابن قیس کندی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ انہیں بھیجا) اور انہیں رضامند کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے نہ مانا مجبوراً ان سے جنگ کی اور

فلم يخبرنا فخرجت ذا الثدية من قتلاهم بحضرة من ترى له ثدي كثدي المرأة

نہیں قتل کیا۔ اے بھائی یہود وہ تمام لوگ جو چار ہزار سے زیادہ تھے مارے گئے اور انہیں سے ایک آدمی بھی نہ بچا جو جا کر خبر دیتا۔
پھر میں نے اس پستان والے مرد کو (جسکی پیغمبرؐ نے خبر دی تھی) ان لوگوں کے سامنے جنہیں تو دیکھ رہا ہے مقتولوں میں سے نکالا اس کے پستان عورت کے پستان جیسے تھے۔

ثم التفت الى اصحابي فقال اليس بذلك قالوا: بلى يا امير المومنينؑ۔

پھر اپنے اصحاب کی جانب پلٹ کر پوچھا کہ کیا ایسا نہ تھا۔ اصحاب نے کہا کہ بیشک یا امیر المومنینؑ۔

امیر المومنینؑ۔ قد وفيت سبعًا يا اخا اليهود و بقيت اخرى واوشك (بها فكان بكى اصحاب عليؑ وبكى راس الجالوت وقال:)
راس الجالوت۔ يا امير المومنين اخبرنا بالاخرى
امیر المومنینؑ۔ الاخرى ان تخضب هذه (واومى بيده الى المحبينة) من هذه (واومى بيده الى هامته)۔

امیر المومنینؑ۔ اے برادر یہود میں نے امتحان کے سات اور سات مقامات بتا دیئے۔ اب صرف ایک مقام باقی رہ گیا ہے وہ بھی قریب ہے۔
یہ سن کر اصحاب امیر المومنینؑ اور راس الجالوت گریہ کرنے لگے۔
راس الجالوت۔ یا امیر المومنین بیان فرمایئے کہ وہ پیش آمد کیا ہے۔
امیر المومنینؑ۔ وہ آخری پیش آمد یہ ہے کہ (عنقریب اپنی ریش مقدس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے) یہ اس کے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) خون سے خضاب کی جائے گی۔

ایک بار گریہ کی آواز بلند ہوئی اور کوفہ کی فضائے بسیط میں گونجنے لگی۔ کوئی مکان ایسا نہ تھا جو اس ارشاد کو سن کر متاثر نہ ہوا ہو۔
راس الجالوت نے اسی وقت امیر المومنین علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور اسلام قبول کر لیا اور امیر المومنینؑ کی شہادت تک کوفہ ہی میں سکونت پذیر رہا۔

(کتاب الخصال۔ ج ۱۔ از علامہ صدوق)

امیر المومنینؑ اور عمارؓ یاسر

(۱) حضرت علیؑ اور عمار یاسر:

عمار بن یاسر سے مروی ہے کہ ایک روز میں حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت نے دیکھا کہ میرے چہرے سے پریشانی ظاہر ہو رہی تھی۔ حضرت نے پوچھا

امیر المومنین: مابك
امیر المومنین: تجھے کیا ہوگیا ہے۔

عمار: دین طالب به
عمار: میں مقروض ہوں اس کا طالب طلب کر رہا ہے

حضرت نے ایک پتھر کیطرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

امیر المومنینؑ: خذ هذا اقض منه دينك
امیر المومنین: لے اور اس سے اپنا قرضہ ادا کرلے۔

عمار: انه الحجر
عمار: یہ تو پتھر ہے

امیر المومنین: ادع الله بی یحوله لك ذهباً
امیر المومنین: میرے واسطہ سے خدا سے دعا کر کہ یہ تیرے لئے سونا بنادے۔

عمار: فدعوت الله باسمه فصار الحجر ذهبا
عمار نے کہا کہ میں نے ان کے نام کے ساتھ دعا کی اور پورا پتھر سونا بن گیا۔

امیر المومنینؑ: خذ منه حاجتك
امیر المومنین: تیری جتنی حاجت ہے اسمیں سے لے لے۔

عمار: فكيف يلين لي
عمار: میں اس کو کس طرح نرم کروں۔

امیر المومنینؑ: یا ضعیف الیقین ادع الله بی حتی یلین فان باسمی لان الحدید لداؤد
اے ضعیف الیقین والے میرا واسطہ دیکر اللہ کو پکار یہاں تک کہ یہ نرم ہوجائے تحقیق کہ میرے نام سے لوہا نرم ہوگیا تھا

عمار: فدعوت باسمه لان فاخذت منه حاجتی
عمار: میں نے ان کے نام کے ساتھ دعا کی اور اس سے اپنی حاجت کے موافق لے لیا۔

امیر المومنینؑ: ادع الله باسمی حتی یصیر باقیه حجراً کما کان ☆
امیر المومنینؑ: میرے وسیلہ سے اللہ سے دعا کرکہ باقی سونا پتھر ہو جائے جیسا کہ پہلے تھا۔

(بحار المعارف صد ۴۹۵)

الکیمیا

(۱) ایک خطبہ کے دوران ایک شخص نے سوال کیا کہ یا امیر المومنینؑ کیمیا کیا ہے۔ حضرت نے جواب دیا کہ

امیر المومنینؑ: الکیمیا کان وھو کائن وسیکون۔
سائل: من ای شیئ
امیر المومنینؑ: انہ من الزیبق الرجراج والاسرب والزاج والحدید المزعفر وزنجار النحاس الاخضر الحبور الاتوقف علی عابرھن۔
سائل: فھمنا یبلغ الی ذلک
امیر المومنین: اجعلوا البعض ارضا واجعلوا البعض ماء وافعلوا الارض بالماء وقد تم
سائل: زدنا یا امیر المومنینؑ
امیر المومنینؑ: لا زیادۃ علیہ فان الحکماء القدماء مازادوا علیہ کیما یتلاعب بہ الناس
(مناقب شہر اشوب ج ۲ ص ۴۷)

امیر المومنینؑ: کیمیا کا وجود تھا، یہ ایک حقیقت ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔
سائل: یہ کس چیز سے ہے
امیر المومنین: اس کا انحصار پارہ، ہڑتال، سیسہ، پھٹکری، لوہے کا زنگار، تانبے کا زنگار اور زرد رنگ والے تانبے پر ہے آگاہ ہو جاؤ کہ اس پر غور کرنے ثابت قدم رہنا چاہیئے۔
سائل: ہماری سمجھ کی رسائی نہ ہو سکی
امیر المومنینؑ: ان میں سے بعض کو ارض قرار دو اور بعض کو مائع پھر ارض اور مائع کے درمیان تعامل ہونے دو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔
سائل: یا امیر المومنین اور کچھ فرمایئے
امیر المومنین: اس سے زیادہ کچھ نہیں حکمائے قدماء نے بھی اس سے زیادہ نہیں بتایا کہ لوگ اس سے بازی گری کرنے لگیں۔

(۲) معاویہ نے امیر المومنین سے خواہش کی کہ کیمیا کا نسخہ بتائیں۔ حضرت امیر المومنین نے جواباً یہ دو اشعار لکھ بھیجے

خذ الفرار والطلق وشیئ یشبہ البرق
اذا کررت فی سحق ملکت الغرب والشرق

ترجمہ: پارہ اور ابرک لے اور ایک چیز جو برق کے مشابہ ہے۔ اس کے سحق میں تکرار کرتا جا یہاں تک کہ تو مغرب سے مشرق تک کا مالک بن جائے گا۔

(قدیمیا)

صلوات

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا :

(۱) الصلاة على النبي وآله امحق للخطايا من الماء الى النار والسلام على النبي وآله افضل من عتق رقاب وحب رسول الله افضل من مهج الانفس او قال ضرب السيوف في سبيل الله

(۲) كل دعاء محجوب عن السماء حتى يصلي على محمد وآله

(۱) نبی اور انکی آل پر صلوات خطاؤں کو نیست و نابود کر دیتی ہے جیسا کہ پانی آگ کو۔ نبی اور انکی آل کو تسلیم کرنا کسی غلام کو آزاد کرنے سے افضل ہے۔ حب رسول روح کی پاکی سے یا راہ خدا میں تلوار سے زخمی ہونے سے افضل ہے

(۲) تمام دعائیں اس وقت تک زیر آسمان رکی رہتی ہیں جب تک محمد و آل پر صلواۃ نہ بھیجی جائے۔

نوٹ۔ (۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے صباح بن سبا سے فرمایا آگاہ ہو جا کہ میں تجھے ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کہ وجہ خداوند عالم تجھے جہنم کی حرارت سے دور رکھے گا وہ یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد اللھم صل علی محمد و آل محمد ایک سو مرتبہ پڑھا کر۔

(۲) جس نے صلی اللہ علی محمد و اہلبیتہ" کہا اللہ اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شب جمعہ صلوات پڑھنا ۱۰۰۰ نیکیوں کے برابر ہے جس سے ہزار گناہ محو کئے جاتے ہیں اور ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

(۴) و نیز فرمایا کہ پنجشنبہ کو نماز عصر کے بعد سے آخر روز جمعہ تک جس قدر ہو سکے صلوات پڑھیں۔ ملائکہ نوٹ کرکے بیجاتے ہیں۔

(۵) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جمعہ کو ۱۰۰ مرتبہ صلوات پڑھو میرے نزدیک اس سے بڑھکر کوئی عبادت نہیں۔

(۶) روزانہ نماز فجر و ظہر کے بعد ایک سو مرتبہ صلوات اس طرح پڑھنے سے حضرت قائم کو پا لیتا ہے جب تک مرتا نہیں۔ " اللھم صل علی محمد وآل محمد وعجل فرجھم" اس سے خدا اسکی دنیا کی تیس اور آخرت کی تیس حاجات بر لاتا ہے۔

(۷) پنجشنبہ نماز عصر کے بعد سے آخر روز جمعہ تک ۱۰۰ مرتبہ یہ صلوات پڑھیں۔

اللھم صل علی محمد وآل محمد وعجل فرجھم واھلک عدوھم من الجن والانس من الاولین والآخرین۔

(مفاتیح)

(۸) رسول خدا نے فرمایا کہ جس نے ایک نشست میں ایک ہزار مرتبہ صلوات پڑھ لی وہ تا ابد جہنم میں معذب نہ کیا جائیگا سائل نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلوات کس طرح پڑھی جائے فرمایا کہ اس طرح پڑھو :

" اللھم صل علی محمد وآل محمد "

(۹) رسول اللہ نے فرمایا کہ "قیامت کے روز جب اعمال تولے جائیں گے جس کے گناہ اس کے حسنات سے زیادہ ہوں گے اس کے حسنات کے ساتھ صلواتیں شریک کی جائینگی حتیٰ کہ اس کے گناہوں سے اسکی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو جائے۔ (منہاج البراعہ)

(۳) من قال فی دبر صلوٰۃ الصبح والصلوٰۃ المغرب قبل ان یثنی رجلیہ اویکلم احداً انّ اللہ وملائکتہ یصلّون علی النبّی یا ایّھا الذین آمنو صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما اللّٰھم صلّ علیٰ محمدؐ وذریتہ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ سبعون فی الدنیا و ثلثون فی الاخرۃ۔

(منہاج البراعۃ شرح نہج البلاغہ۔ ج ۲۔ از خوئی)

(۳) جو نماز فجر ومغرب کے بعد پہلو بدلنے یا کسی سے بات کرنے سے پہلے " ان اللہ وملائکتہ یصلّون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنو صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما اللّٰھم صل علیٰ محمد وذریتہ" کہیگا خداوند عالم اسکی ایک سو حاجات برلائے گا جن میں سے ستر دنیا کی ہوں گی اور تیس آخرت کی۔

(۳) قال النبی فی الوصیۃ "یا علیؑ من صلّی کلّ یومٍ اوکلّ لیلۃٍ وجبت لہ شفاعتی ولو کان اھل الکبائر" ترجمہ: یا علیؑ جس نے تمام دن یا تمام رات مجھ پر صلواۃ بھیجتا رہا اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی خواہ وہ اہل کبائر سے کیوں نہ ہو۔

(۴) حضرت رسالت مآبؐ نے فرمایا " الصّلواۃ علیّ نورٌ علی الصّراط ومن کان لہ علی الصّراط من النّور لم یکن من اھل النّار"

ترجمہ: مجھ پر صلوات پل صراط پر نور بن جائے گی اور صراط پر جس شخص کے ساتھ یہ نور ہو گا وہ اہل جہنم سے نہ ہو گا۔

(۵) من صلّی علیّ الف مرّۃٍ لم یمت حتی یبشر بالجنۃ "

جو مجھ پر ایک ہزار مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا اس وقت تک نہیں مریگا جب تک کہ اسکو جنت کی خوشخبری نہ مل جائے۔

(۶) جس نے مجھ پر صلوات بھیجی خداوند عالم قیامت کے روز اسکے سرہانے، اس کے دائیں جانب، بائیں جانب، اس کے نیچے ایک ایک نور خلق فرمائے گا اور اس کے ہر عضو میں ایک نور پیدا کرے گا۔

(۷) امام شافعی لکھتے ہیں کہ:

یا اھل بیت رسول اللہ حُبّکم	فرض من اللہ فی القراٰن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم	من لم یصلّ علیکم لا صلواۃ لہ

ترجمہ:۔ اے اہل بیت رسول خدا آپ کی محبت اللہ کی جانب سے قرآن میں فرض کیگئی ہے یہ آپ کی عظیم منزلت کے لئے کافی ہے کہ جو شخص بھی نماز میں آپ پر صلوات نہ بھیجے اس کی نماز نماز ہی نہیں۔

(منہاج البراعہ
از خوئی)

اعتراضاتِ زنادقہ بر قرآن مجید

بعض زنادقہ حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔

یا امیر المومنینؑ، لولا ما فی القرآن من الاختلاف والتناقص الدخلت فی دینکم

امیر المومنینؑ: وما هو؟

قال: قوله تعالیٰ "نسوا الله فنسیهم" (توبہ ۶۷) وقوله "فالیوم ننساهم کما نسوا لقاء یومهم هذا" (الاعراف ۵۱) وقوله "وما کان ربك نسیا" (مریم ۶۴)، وقوله "یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا" (النبأ ۳۸)، وقوله "والله ربنا ما کنا مشرکین" (انعام ۲۳)، وقوله "ثم یوم القیامة یکفر بعضکم ببعض ویلعن بعضکم بعضا" (عنکبوت ۲۵)، وقوله "ان ذالك لحق تخاصم اهل النار" (ص ۶۴)، وقوله تعالیٰ "لا تختصموا لدیّ" (ق ۲۸)، وقوله "الیوم نختم علیٰ افواههم وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم بما کانوا یکسبون" (یٰسین ۶۵) وقوله "وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة" (القیامة ۲۳) وقوله "لا تدرکه الابصار وهو یدرك الابصار" (انعام ۱۰۳)، وقوله "ولقد راه نزلة اخری عند سدرة المنتهیٰ" (النجم ۱۳) وقوله "لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن وقال

یا امیر المومنینؑ: اگر قرآن میں اختلافات وتناقص نہ ہوتے تو ہم آپ کے دین میں داخل ہو جاتے۔

امیر المومنینؑ: وہ کیا ہیں؟

زنادقہ: قول خدا ہے کہ "وہ اللہ کو بھول گئے پس اللہ نے انہیں بھلا دیا" ونیز قول خدا "پس آج کے دن ہم ان کو ایسا ہی بھلا دیں گے جیسا کہ وہ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے" اور قول خدا کہ "تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں" اور قول خدا کہ "جس دن روح اور فرشتے صف بصف کھڑے ہونگے مگر بات نہ کرتے ہونگے سوائے اسکے کہ جس کو خدائے رحمٰن نے اجازت دی ہو اور وہ ٹھیک بات کہیگا" اور قول خدا کہ "اپنے پروردگار اللہ کی قسم ہم مشرک نہ تھے" اور قول خدا کہ "پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کو کافر بتاؤ گے اور تم میں کا ایک دوسرے پر لعنت کرے گا" اور قول خدا کہ "بیشک ان اہل جہنم کا آپس میں لڑنا برحق ہے"۔ ... اور قول خدا کہ "میرے حضور میں جھگڑا نہ کرو" اور قول خدا کہ "آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگا دینگے اور انکے ہاتھ اور پاؤں ہم سے بات کرینگے اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اسکی بابت گواہی دیں گے" اور قول خدا کہ "کچھ چہرے تو اس روز شگفتہ ہونگے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہونگے" اور قول خدا کہ "نظریں اس کو نہیں پاتیں حالانکہ وہ بینائیوں کو محسوس کرتا ہے" اور قول خدا کہ "جو کچھ وہ دیکھتے ہیں انہوں نے اسے ایک مرتبہ اور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا تھا" اور قول خدا کہ "کسی کی شفاعت فائدہ

صوابا الایتبین" (۳۸)، وقوله تعالیٰ" ما کان بشر ان یکلمه الله الا وحیا" (الشوریٰ ۵۱) وقوله" کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون" (المطففین ۱۵)، وقوله" هل ینظرون الا ان تاتیهم الملائکة او یاتی ربك" (انعام ۱۵۸)، وقوله" بل هم بلقاء ربهم کافرون" (سجده ۱۰) وقوله" فاعقبهم نفاقاً فی قلوبهم الی یوم یلقونه" (توبه ۷۷)، وقوله" فمن کان یرجوا لقاء ربه" (کهف ۱۱۰)" وقوله" ورأ المجرمون النار فظنوا انهم مواقعوها" (کهف ۵۳)، وقوله وَ نضع الموازین القسط لیوم القیامة" (انبیا ۴۷) وقوله" فمن ثقلت موازینه فاولئك هم المفلحون ومن خفت موازینه"... الخ (مومنون ۱۰۲، ۱۰۳)

فقال له امیرالمومنین:

فاما قوله تعالیٰ" نسوا الله فنسیهم" انما یعنی نسوا الله فی دار الدنیا لم یعملوا بطاعته، فنسیهم فی الاخرة ای: لم یجعل لهم من ثوابه شیاءً فصاروا منسیین من الخیر، وَکذالك تفسیر قوله عزوجل: " فالیوم ننساهم کما نسوا لقاء یومهم هذا" (اعراف) یعنی بالنسیان انه لم یثیبهم کما یثیب اولیائه والذین کانوا فی دار الدنیا مطیعین ذاکرین حین امنوا به وبرسوله وخافوه بالغیب واما قوله" وماکان ربك نسیاً"

نہیں پہونچا ئیگی مگر اس کی جس کو خدائے رحمٰن نے اجازت دی ہو۔ اور قول خدا کہ " بشر کی یہ منزلت نہیں ہے کہ اللہ اس سے بات کرے سوائے اس کے کہ وحی کا ذریعہ ہو۔ اور قول خدا " اتنا ہی نہیں اس دن وہ اپنے پروردگار کی رحمت سے بھی یقیناً محروم رہیں گے" اور قول خدا" ایا وہ اسکے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار آئے"۔ اور قول خدا" بلکہ وہ اپنے پروردگار کے حضور میں آنے کے ہی منکر ہیں اور قول خدا" پس (خدانے) انکے دلوں میں اس دن تک کے لئے نفاق پیدا کر دیا جس دن کہ وہ خود اس سے ملاقات کرینگے" اور قول خدا" پس جسکو اپنے پروردگار کے حضور جانے کی امید ہو" اور قول خدا" اور گنہگار آتش جہنم کو دیکھینگے اور یہ گمان کریں گے کہ اس میں اب گرے"۔ اور قول خدا" اور ہم قیامت کے دن انصاف کی میزانیں قائم کریں گے" اور قول خدا" پس جن کے پلے بھاری ہوں گے وہ فلاح پانیوالے ہونگے اور جسکے پلے ہلکے رہے وہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے آپکو نقصان پہونچایا اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہوئے امیر المؤمنینؑ: قول خدا" نسوا الله فنسیهم (توبہ ۹۷) سے یہ مقصود ہے کہ وہ دنیا میں اللہ کو بھول گئے ہیں یعنی اسکی اطاعت میں عمل نہیں کرتے۔ پس اللہ نے انکو آخرت میں بھلا دیگا یعنی انکے لئے کوئی ثواب قرار نہ دیگا وہ سب عمل خیر کو بھلا دینے والے ہیں اور اسی طرح قول خدا" آجکے دن ہم بھی انھوں نے بھلا دیا جیسا کہ اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا" کی تفسیر کہ نسیان کی وجہ سے خدا ان کو ثواب نہیں دیگا جیسا کہ اپنے اولیاء کو اور ان لوگوں کو دیتا ہے جو دنیا میں تھے، اللہ کے مطیع تھے، ذکر خدا کرتے تھے۔ اس پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے تھے اور غیب سے خوف کرتے تھے۔

اور قول خدا" وماکان ربك نسیا" (مریم ۶۴)

* [illegible]

فان ربنا تبارك وتعالىٰ علواً كبيراً ليس بالذى ينسى ولا يغفل، بل هو الحفيظ العليم. وقد تقول العرب: نسينا فلان فلا يذكرنا: اى انه لا يامرلهم بخير، ولا يذكرهم به.

حضرت علی علیہ السلام: واما قوله عزوجل "يوم يقوم الروح والملائكة صفا لا يتكلمون الا من اذن له الرحمٰن وقال صوابا" وقوله "والله ربنا ماكنا مشركين" وقوله عزوجل "يوم القيمة يكفر بعضكم ببعض ويلعن بعضكم بعضاً" وقوله عزوجل "ان ذالك لحق تخاصم اهل النار" وقوله "لا تختصموا لدى وقد قدمت اليكم بالوعيد" وقوله اليوم نختم على افواههم وتكلمنا ايديهم وتشهد ارجلهم بما كانوا يكسبون" فان ذالك فى مواطن غير واحد من مواطن ذالك اليوم الذى كان مقداره خمسين الف سنة، المراد: يكفر اهل المعاصى بعضهم ببعض، ويلعن بعضهم بعضاً، والكفر فى هذه الاية: "البراءة" يقول فيبرأ بعضهم من بعض، ونظيرها فى سورة ابراهيم قول الشيطان "انى كفرت بما اشركتمون من قبل" ۲۲ وقول ابراهيم خليل الرحمٰن: "كفرنا بكم" يعنى تبرأنا منكم.

ثم يجتمعون فى مواطن اخر يبكون

اس میں شک نہیں کہ ہمارا پروردگار بہت عالی مرتبت اور کبیر ہے اسکے لئے نہ ہی نسیان ہے اور نہ غفلت بلکہ وہ حفیظ اور علیم ہے انکے لئے عرب کہتے تھے کہ ہم فلاں شخص کو بھول گئے ہیں اس لئے اس کا ذکر نہیں کرتے یعنی وہ ان کو نہ اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور نہ ان کا ذکر کرتا ہے۔

امیرالمومنینؑ: قول خدا "یوم یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمٰن وقال صوابا" (النبا ۳۸) اور قول خدا "والله ربنا ماکنا مشرکین" (انعام ۲۳) اور قول خدا "یوم القیمة یکفر بعضکم ببعض ویلعن بعضکم بعضا" (عنکبوت ۲۵) اور قول خدا "ان ذلك لحق تخاصم اهل النار" (ص ۶۴) اور قول خدا "لا تختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید" (ق ۲۸) اور قول خدا "الیوم نختم علی افواههم وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم بما کانوا یکسبون" (یٰسین ۶۵) یعنی آج ہم انکے منہ پر مہر لگا دیں گے اور انکے ہاتھ بولنے لگیں گے اور جو کچھ وہ دنیا میں کئے ہیں ان کے پیر اسکی گواہی دیں گے"۔ یہ سب باتیں مختلف مقامات سے متعلق ہیں جو ان مقامات سے مختلف ہیں جو اس دن کیلئے مخصوص ہیں جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ بعض گنہگار بعض سے انکار کرینگے اور بعض بعض پر لعنت کرینگے اور اس آیت سے انکار کریں گے یعنی "البرائة" سے بعض بعض سے برأت کرینگے اس کی مثال سورۂ ابراہیم میں ہے شیطان کا قول ہے کہ جس کا تم نے مجھ کو شریک بنایا تھا میں تو اس کا پہلے ہی سے منکر ہو چکا تھا۔ (۲۲) اور قول ابراہیم خلیل کہ "ہم نے تم سے انکار کیا" یعنی تم سے بیزاری اختیار کی تھی۔

پھر وہ دوسرے مقام پر جمع ہونگے جہاں وہ روتے بھی ہونگے

انظر کیف کذبوا علی انفسھم

فیہا، فلو ان تلک الاصوات فیہا بدت لاہل الدنیا لازالت جمیع الخلق عن معایشہم، وانصدعت قلوبہم الا ماشاء اللہ فلایزالون یبکون حتی یستنفدوا الدموع، ویفضوا الی الدماء۔

ثم یجتمعون فی مواطن آخر فیستنطقون فیہ، فیقولون: واللہ ربنا ماکنا مشرکین" وھؤلاء خاصۃ ھم المقربون فی دار الدنیا بالتوحید، فلا ینفعھم ایمانھم باللہ لمخالفتھم رسلہ وشکھم فیما اتوا بہ عن ربھم، ونقضھم عھودھم فی اوصیائھم واستبدالھم الذی ھو ادنی بالذی ھو خیر، فکذبھم اللہ فیما انتحلوہ من الایمان بقولہ " انظر کیف کذبوا علی انفسھم" فیختم اللہ علی افواھھم، ویستنطق الایدی والارجل والجلود، فتشھد بکل معصیۃ کانت منھم، ثم یرفع عن السنتھم الختم فیقولون لجلودھم: لم شھدتم علینا؟ قالوا: انطقنا اللہ الذی انطق کل شیئ۔

ثم یجتمعون فی موطن آخر فیفر بعضھم من بعض لھول مایشاھدونہ من صعوبۃ الامر وعظم البلاء فذلک قولہ عزوجل" یوم یفر المرء من اخیہ ٥ وامہ وابیہ ٥ وصاحبتہ و بنیہ ٥ الایۃ"

ثم یجتمعون فی موطن آخر یستنطق فیہ اولیاء اللہ واصفیاؤہ، فلا یتکلم احد الا من اذن لہ الرحمن وقال صوابا، فیقام الرسل فیسئلون عن تادیۃ الرسالۃ التی حملوھا الی اممھم،

اگر یہ آوازیں اہل دنیا تک پہونچائی جائیں تو تمام مخلوق اپنا آرام چھوڑ دے اور ان کے قلوب پھٹ جائیں مگر جس کو خدا چاہے اور وہ ہمیشہ روتے رہتے یہاں تک کہ ان کے آنسو خشک ہوجاتے اور خون کے آنسو بہنے لگتے۔

پھر وہ ایک دوسرے مقام پر جمع ہونگے اور اسی سے متعلق باتیں کریں گے اور کہیں گے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور ہم مشرک نہیں ہیں۔ خاصکر یہ وہ لوگ ہیں جو دار دنیا میں موحد تھے مگر خدا و رسول کی مخالفت کی وجہ اور اس شک کی وجہ جو انہوں نے اپنے رب کے متعلق کیا تھا اور خدا کے اوصیاء سے نکث عہد کرنے اور ایک اچھی چیز کو ایک ادنی چیز سے بدل دینے کی وجہ ان کا ایمان انھیں کوئی فائدہ نہ پہونچائیگا۔ ان کو جو کچھ ایمان سے دیا گیا تھا انہوں نے اللہ کی تکذیب کی بقول خدا کہ "دیکھو کس طرح انہوں نے اپنے نفوس کو جھٹلا دیا" پس اللہ نے ان کے منہ پر مہر لگا دی اور انکے ہاتھ پاؤں اور جلد کو بولنا سکھا دیا اور وہ ان کے تمام گناہوں کی گواہی دینے لگے پھر خدا نے ان کی زبانوں سے مہر کو اٹھا لیا تو وہ اپنی کھالوں سے کہنے لگے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی۔ وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے ہم میں بات کرنے کی طاقت دیدی جو ہر چیز کو نطق عطا کرتا ہے

پھر وہ ایک دوسرے مقام پر جمع ہوں گے اور حکم کی سختی کی وجہ (یعنی عذاب کی سختی کی وجہ) اور مصیبت کی سختی کو مشاہدہ کر کے پریشان ہوکر ایک دوسرے سے بھاگتے پھریں گے اسی لئے خدا نے فرمایا کہ" اس دن آدمی اپنے بھائی سے اپنے ماں باپ سے اور اپنی بیوی اور بچوں سے بھاگتا پھرے گا" (عبس پ ۳۰)

پھر وہ ایک دوسرے مقام پر جمع ہوں گے جہاں صرف اس کے منتخب بندے اور اولیاء بات کرنے والے ہونگے ان کے سوائے کوئی بات نہیں کرسکے گا مگر وہ جس کو خدا نے اجازت دی ہو اور حق بات کہی ہو تمام رسول کھڑے ہونگے اور اپنی امتوں کو جو پیغام رسالت پہونچانے تھے اس کے

وتسئل الامم فتجحد كما قال الله تعالیٰ
" فلنسئلن الذين أرسل اليهم ولنسئلن
المرسلين" (۶ الاعراف)

فيقولون " ماجاءنا من بشير ولا نذير
فتشهد الرسل رسول الله فيشهد
بصدق الرسل، وتكذيب من جحدها
من الامم، فيقول لكل امة منهم
بلیٰ قد جاءكم بشير و نذير والله
علیٰ كل شيئ قدير" اى: مقتدر علیٰ
شهادة جوارحكم عليكم بتبليغ الرسل اليكم
رسالاتهم، كذلك قال الله لنبيه:
فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد
وجئنا بك علیٰ هؤلاء شهيدا فلا يستطيعون
رد شهادته، خوفا من ان يختم الله علیٰ
افواههم وان تشهد عليهم جوارحهم
بما كانوا يعملون، ويشهد علیٰ منافقي
قومه، وامته، وكفارهم بالحادهم
وعنادهم ونقضهم عهده وتغييرهم
سنته، واعتدائهم علیٰ اهلبيته، و
انقلابهم علیٰ اعقابهم، وارتدادهم
علیٰ ادبارهم، واحتذائهم فی ذلك سنة
من تقدمهم من الامم الظالمة الخائنة
لانبيائها، فيقولون باجمعهم: "ربنا
غلبت علينا شقوتنا وكنا قوما ظالمين"

ثم يجتمعون فی موطن آخر يكون
فيه مقام محمد وهو" المقام المحمود"

متعلق سوال کریں گے اور امتوں سے پوچھا جائیگا کہ سب کچھ
جاننے کے بعد انہوں نے کیا کیا تھا جیسا کہ خدا فرماتا ہے "پس ہم
ان سے ضرور باز پرس کریں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے اور
رسولوں سے بھی ضرور باز پرس کریں گے"۔ اور وہ جواب دیں گے کہ نہ
ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا آیا اور نہ ڈرانے والا۔
پس رسول خدا رسولوں کے سچے ہونے کی گواہی دیں گے اور امتوں
میں عمداً جھوٹ کہنے والوں کی تکذیب کریں گے۔ پس ہر امت
سے کہا جائیگا کہ ضرور تمہاری طرف بشیر و نذیر آئے تھے خدا
ہر شے پر قدرت رکھتا ہے یعنی وہ قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے
اعضاء و جوارح سے گواہی دلوائے کہ اس نے رسولوں کو تمہارے
پاس اس کے احکام کی تبلیغ کیلئے بھیجا تھا یا نہیں چنانچہ خدا فرماتا
ہے اپنے نبی کے لئے — پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے
ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے پس
وہ اس بات کی استطاعت نہ رکھیں گے کہ آپ کی شہادت کو رد
کریں اسلئے کہ ان کو خوف ہوگا کہ کہیں خدا ان کے منہ پر مہر نہ لگا دے
اور ان کے اعضا و جوارح انکی خلاف و نیز ان کے قوم کے منافقین
ان کی امت، کفار کے الحاد، ان کے بغض وعناد، انکی عہد شکنی
ان کے سنت کو تبدیل کرنے، انکے اہل بیت کو دشمن رکھنے، اپنے
پچھلے پیر پلٹ جانے اور ان کے مرتد ہو جانے اور ان کے
اپنے گزرے ہوئے گمراہ پیشواؤں کی پیروی کرنے کے
خلاف جو ظالم امتوں سے تھے اور اپنے پیغمبروں سے خیانت
کرتے تھے۔ گواہی: دینے لگیں۔

پس وہ سب کہنے لگیں گے کہ پروردگار ہم پر ہماری بدبختی
غالب آگئی اور ہم ظالم قوم سے ہوگئے۔

پھر وہ ایک دوسرے مقام پر جمع ہوں گے جو مقام محمدؐ
ہوگا اور یہی مقام محمود کہلاتا ہے۔ اور خدا کی ایسی حمد و ثنا

فيثنى على الله بما لم يثن عليه احد قبله، ثم يثنى على الملائكة كلهم، فلا يبقى ملك الا اثنى عليه محمدؐ، ثم يثنى على الانبياء بما لم يثن عليهم احد قبله، ثم يثنى على كل مومن ومومنة، يبداء بالصديقين والشهداء ثم الصالحين، فيحمده اهل السموات واهل الارضين، فذلك قوله تعالى "عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا (۷۹ بنی اسرائیل) فطوبى لمن كان له فى ذلك المكان حظ ونصيب۔

ثم يجتمعون فى موطن آخر ويزال بعضهم عن بعض، وهذا كله قبل الحساب فاذا اخذ فى الحساب شغل كل انسان بما لديه، نسأل الله بركة ذلك اليوم۔

قال على عليه السلام: واما قوله: "وجوه يومئذ ناضرة ه الى ربها ناظرة" (القيامة ۲۳) ذلك فى موضع ينتهى فيه اولياء الله عزوجل بعد ما يفرغ من الحساب، الى نهر يسمى: "نهر الحيون" فيغتسلون منه، ويشربون من آخر فتبيض وجوههم، فيذهب عنهم كل اذى وقذى ووعث، ثم يومرون بدخول الجنة، فمن هذا المقام ينظرون الى ربهم كيف يثيبهم، ومنه يدخلون الجنة فذلك قول الله عزوجل فى تسليم الملائكة عليهم "سلام عليكم طبتم فادخلوها خالدين" فعند

کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو پھر تمام ملائکہ کی ثنا کرینگے یہاں تک کہ کوئی ملک باقی نہ رہے گا پھر محمدؐ کی ثناء کریں گے پھر تمام انبیاء کی ایسی ثنا کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو اسکے بعد تمام مومنین و مومنات کی ثناء کریں گے۔ پھر صدیقین شہدا اور صالحین کی تعریف شروع کریں گے پھر اہل زمین و آسمان کی حمد کریں گے۔ چنانچہ قول خدا ہے کہ "قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تم کو مقام محمود پر مبعوث کرے (بنی اسرائیل) پس خوشحال اس کا جس کے لئے اس مقام میں حصہ ہو اور وہ صاحب نصیب ہوگا۔

پھر وہ ایک دوسرے مقام پر جمع ہوں گے اور بعض بعض کو اپنے سے دور کرتے ہوں گے۔ یہ سب حساب سے پہلے ہوگا اور جب حساب شروع ہوگا ہر انسان اپنے حساب کے بارے میں مشغول ہو جائے گا۔ ہم اس روز اللہ کی برکت کا سوال کرتے ہوں گے

۱۰ **امیر المومنینؑ**: اس کا ارشاد ہے کہ کچھ چہرے تو اس دن چمکتے ہوں گے اور اپنے پروردگار کی (نعمتوں کی) طرف دیکھتے ہوں گے یہ اس جگہ ہوگا جو اولیائے خدا کا انتہائی مقام ہوگا۔ اس میں سے چند حساب سے فارغ ہونے کے بعد ایک نہر میں غسل کریں گے جس کا نام نہر حیات ہے۔ اس کے بعد ایک دوسری نہر سے پئیں گے جس سے ان کے چہرے سفید نورانی ہو جائیں گے۔ پس ان سے ہر قسم کی اذیت، خلش اور مصیبت دور ہو جائے گی۔ پھر انھیں جنت میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ پس کون ہے جو اس مقام پر ہو اور اپنے رب کی طرف نہ دیکھے کہ وہ کس طرح وہاں پہونچے۔ اسی مقام سے وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پس ان پہ ملائکہ کے سلام کرنے سے متعلق خدا کا ارشاد ہے کہ "سلام ہو تم پر کہ اب تم پاکیزہ ہو

ذٰلك قوله تعالیٰ" أُثيبوا بدخول الجنة وانظروا الی ما وعدهم الله عزوجل، فلذلك قوله تعالیٰ "الیٰ ربها ناظرة" والناظرة فی بعض اللغة "هی": المنتظرة المرتسمع الی قوله تعالیٰ" فناظرة بم يرجع المرسلون" ای: منتظرة بم يرجع المرسلون؟ واما قوله" ولقد رآه نزلةً أُخریٰ عند سدرة المنتهیٰ" يعنی: محمداً كان عند سدرة المنتهیٰ حيث لايجاوزها خلق من خلق الله عزوجل، وقوله ـ فی اٰخر الاٰية ـ "مازاغ البصر وما طغیٰ لقد رأی من آيات ربه الكبریٰ" رأی جبرئيل فی صورته مرتين: هٰذه مرة ومرة اخریٰ، وذلك ان خلق جبرئيل خلق عظيم، فهو من الروحانيين الذين لا يدرك خلقهم، ولا صفتهم الا الله رب العالمين۔

قال علی عليه السّلام واما قوله: "ماكان لبشر ان يكلمه الله الا وحياً أو من وراء حجاب او يرسل رسولا فيوحی باذنه ما يشاء" كذلك قال الله تعالیٰ قد كان الرسول يوحی اليه رسل من السماء فتبلغ رسل السماء الی الارض وقد كان الكلام بين رسل اهل الارض و بينه من غير ان يرسل بالكلام مع رسل اهل السماء

اور ہمیشہ جنت میں رہو" اسی مقام کے لئے قول خدا ہے کہ "جنت میں داخل ہوکر ثواب حاصل کرو۔ دیکھو کہ خدائے عزوجل نے ان سے کیا وعدہ کیا تھا۔ اسی لئے قول خدا ہے کہ" اپنے رب کی طرف دیکھنے والی ہیں" بعض لغت میں ناظرة کی معنی "ھی" ہے (یعنی انکھ) وہ منتظر ہوگی کیا تونے قول خدا نہیں سنا کہ دیکھنے والی ہوگی اس مقام کو کہ جہاں سے رسول وٹہ ہونگے" یعنی وہ منتظر ہوگی۔ رسول کہاں سے لوٹے۔ قول خداوندی ہے کہ "ایک مرتبہ اس کو سدرة المنتہیٰ کے پاس نازل ہوتے ہوئے دیکھا تھا (النجم پ۲۷) یعنی محمدؐ سدرة المنتہیٰ کے پاس تھے جس کے آگے خدا کی مخلوق میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا تھا۔ اور اس کا قول آخر آیت میں ہے کہ" نہ تو اُس (رسول) کی نظر نے کجی کی اور نہ اُچٹ گئی بیشک انہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں میں سے بڑی نشانیاں دیکھیں (النجم) جبرئیل کو انکی اصلی صورت میں دو مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ تو یہیں پر اور دوسری دفعہ اس کے بعد اور یہ کہ جبرئیل کا پیدا کیا جانا ایک خلقتِ عظیم ہے اور وہ روحانیین سے ہے جس کا مخلوق ادراک نہیں کرسکتی اور ان کی صفت کو سمجھ نہیں سکتی سوائے خداوند رب العالمین کے۔

امیرالمومنین: قول خدا" کسی بشر کا یہ منزلت نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر بذریعہ وحی یا پس پردے یا کسی رسول کو بھیجدے پھر جو چاہے اپنے حکم سے وحی پہونچا (شوریٰ ۵۱) اسی طرح خداوند تعالیٰ نے فرمایا" یہ رسول ہی تھا کہ جس کے پاس آسمانی پیامبر (فرشتے) وحی لاتے تھے اور آسمانی پیامبر زمین پر تبلیغ کرتے تھے اور ارضی پیامبرو اور ان کے درمیان مکالمہ ہوتا تھا جو اس پیام کے علاوہ ہوتا تھا جو آسمانی پیامبر (فرشتے) کے ساتھ بھیجا جاتا تھا۔

وقد قال رسول الله : " یا جبرئیل هل رأیت ربک " ؟ فقال جبرئیل " ان ربی لا یریٰ "

فقال رسول الله " من این تاخذ الوحی ؟ "
قال " اخذه من اسرافیل " قال " ومن این یاخذه اسرافیل ؟ "
قال " یاخذه من ملک فوقه من الروحانیین "
قال " ومن این یاخذه ذلک الملک " ؟ قال " یقذف فی قلبه قذفاً "

فهذا وحی ، وهو کلام الله عزوجل ، وکلام الله لیس بنحو واحد ، منه : ما کلم الله به الرسل ، ومنه ما قذف فی قلوبهم ، ومنه رؤیا یراها الرسل ، ومنه وحی وتنزیل یتلی ویقرأ فهو کلام الله عزوجل .

قال علی علیه السلام : واما قوله " کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون " فانما یعنی به یوم القیامة عن ثواب ربهم لمحجوبون : وقوله تعالیٰ " هل ینظرون الا ان تاتیهم الملائکة او یاتی ربک او یاتی بعض ایات ربک " (انعام ۱۵۸) یخبر محمداً عن المشرکین والمنافقین الذین لم یستجیبوا لله و لرسوله ، فقال " هل ینظرون الا ان تاتیهم الملائکة وحیث لم یستجیبوا لله ولرسوله اویاتی ربک اویاتی بعض ایات ربک یعنی بذلک : العذاب ، یاتیهم فی دار الدنیا کما عذب القرون الاولیٰ ، فهذا خبر یخبر به النبی عنهم

اور رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل کیا تم نے کبھی اپنے پروردگار کو دیکھا ہے ۔ جبرئیل نے جواب دیا کہ میرا رب نظر نہیں آتا ۔ رسول اللہ نے پوچھا کہ تم وحی کہاں سے حاصل کرتے ہو جواب دیا کہ میں اسرافیل سے حاصل کرتا ہوں حضرت نے پوچھا کہ اسرافیل کہاں سے حاصل کرتے ہیں جواب دیا کہ وہ ایک فرشتے سے حاصل کرتے ہیں جو روحانیین سے بھی بلند درجہ کا ہے ۔ دریافت فرمایا کہ وہ فرشتہ کہاں سے حاصل کرتا ہے ۔ عرض کیا کہ یہ اس کے قلب پر وارد ہوتا ہے ۔ پس یہ وحی ہے اور کلام خدائے عزوجل ہے خدا کا کلام ایک ہی طرح پر نہیں ہوتا اس میں سے کچھ تو اللہ کا کلام رسولوں کے ساتھ ہے کچھ وہ ہے جو ان کے قلوب پر وارد ہوتا ہے ۔ کچھ خواب ہیں جو رسول دیکھتے ہیں اور کچھ وحی ہے جو نازل ہوتی ہے اور تلاوت کی جاتی ہے اور پڑھی جاتی ہے ۔ وہ خدائے عزوجل کا کلام ہے ۔

امیرالمومنین : مگر ارشاد خداوندی ہے کہ وہ اس روز اپنے پروردگار سے محجوب رہیں گے " یعنی یہ قیامت کے روز ضرور اپنے رب کے ثواب سے محروم رہیں گے ۔ اور قول خدا " کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے یا تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آئیں ۔ (انعام ۱۵۸) ۔

محمدؐ نے مشرکین اور منافقین کے ان افراد کو خبر دی تھی جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کو قبول نہ کیا تھا کہ " کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں اور جب انہوں نے نہ ہی اللہ کو مانا ہے اور نہ اس کے رسول کو یا ان کا رب یا اس کی بعض نشانیاں ان کے پاس آئی ہیں ۔ اس دار دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوگا جیسا کہ قرون اولیٰ پر نازل ہوا تھا ۔ یہ وہ خبر ہے جو نبی نے انھیں پہونچائی تھی ۔ پھر

ثم قال "یوم یاتی بعض آیات ربك لا ینفع نفساً ایمانها لم تکن آمنت من قبل الآیة" یعنی لم تکن آمنت من قبل ان تاتی هذه الآیة، وهذه الآیة هی: طلوع الشمس من مغربها، وقال فی آیة اخری "فاتاهم الله من حیث لم یحتسبوا" یعنی: ارسل علیهم عذاباً وکذلك اتیانه بنیانهم حیث قال: "فاتی بنیانهم من القواعد" یعنی: ارسل علیهم العذاب

قال علی علیه السلام: واما قوله عزوجل "بل هم بلقاء ربهم کافرون" وقوله "الذین یظنون انهم ملاقوا ربهم" وقوله "الی یوم یلقونه" وقوله "فمن کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل عملاً صالحاً" یعنی البعث، فسماه الله لقاء، کذلك قوله "من کان یرجوا لقاء الله فان اجل الله لآت" یعنی من کان یومن انه مبعوث فان وعد الله لآت: من الثواب، والعقاب فاللقاء ها هنا لیس بالرویة، واللقاء هو البعث، وکذلك: "تحیتهم یوم یلقونه سلام" یعنی: انه لا یزول الایمان عن قلوبهم یوم یبعثون.

قال علی علیه السلام: واما قوله عزوجل "ورا المجرمون النار فظنوا انهم مواقعوها" (۵۳ کهف) یعنی تیقنوا انهم یدخلونها

فرمایا "اُس روز جب کہ تمہارے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہونگی کسی کو اس کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ پہونچائیگا اگر ان نشانیوں سے پہلے وہ ایمان نہ لایا ہو یعنی ان نشانیوں کے ظاہر ہونے سے قبل اگر ایمان نہ قبول کیا ہو۔ ایک نشانی یہ ہوگی کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا" اور دوسری نشانی سے متعلق فرمایا کہ ایسا عذاب آئے گا جو وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا" یعنی ان پر عذاب نازل کیا جائیگا اور اسی طرح ان کی بنیادوں میں داخل ہوجائے گا۔
اور فرمایا "ان کے قواعد سے ان کی بنیاد تک پہونچ جائیگا" یعنی ان پر عذاب نازل کیا جائے گا۔

امیر المومنینؑ:

حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "بلکہ وہ اپنے پروردگار کے حضور میں آنے ہی کے منکر ہیں" (۲۱ السجدہ پ۲۱) وہ نیز قول خدا کہ "وہ لوگ جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے پروردگار کے سامنے پلٹ کر جانا ہے (۴۶ البقرہ)۔ اور قول خدا "پس جس کو اپنے رب کے سامنے جانے کی امید ہو اسے چاہیئے کہ نیک عمل بجالائے (کہف ۱۱۰) مرنے کے بعد اٹھنے کو خدا نے لقاء کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اسی طرح اس کا قول ہے کہ "جو اللہ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو ضرور اسکا وقت آجائیگا" یعنی جو اس بات پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اٹھایا جائیگا تو اللہ کا وعدہ ضرور ثواب و عقاب سے پورا ہوگا۔ یہاں لقاء سے مراد دیکھنا نہیں ہے بلکہ لقاء سے مراد مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا ہے۔ اور اسی طرح "جس دن یہ لوگ خدا سے ملیں گے سلام اُن کا اعلیٰ مدارات ہوگا" (الاحزاب پ۲۲) یعنی جس روز وہ اٹھائے جائینگے انکا ایمان ان کے قلوب سے زائل نہ ہوگا۔

امیر المومنینؑ: قول خدا "مجرمین آتش جہنم کو دیکھینگے اور گمان کریں گے کہ ہم اب گرے" (۵۳ الکہف)
یعنی یقین رکھو کہ وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے اور

وكذلك قوله "انى ظننت انى ملاق حسابيه" واما قوله عزوجل للمنافقين "ويظنون بالله الظنونا" فهو ظن شك وليس ظن يقين، والظن ظنان: ظن شك و ظن يقين فما كان من امر المعاد من الظن فهو ظن يقين، وما كان من امر الدنيا فهو ظن شك.

قال علي عليه السلام: واما قوله عزوجل "ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئاً" فهو: ميزان العدل يوخذ به الخلايق يوم القيامة، بدين الله تبارك وتعالى، الخلايق بعضهم من بعض، ويجزيهم باعمالهم، ويقتص للمظلوم من الظالم، ومعنى قوله: "فمن ثقلت موازينه"، "ومن خفت موازينه" فهو: قلة الحساب وكثرته، والناس يومئذ على طبقات ومنازل، فمنهم من يحاسب حساباً يسيراً وينقلب الى اهله مسروراً، ومنهم الذين يدخلون الجنة بغير حساب، لانهم لم يتلبسوا من امر الدنيا، وانما الحساب هنالك على من تلبس بها هاهنا، ومنهم من يحاسب على النقير[1] والقطمير[2] ويصير الى عذاب السعير، ومنهم ائمة الكفر وقادة الضلالة، فاولئك لا يقيم لهم يوم القيامة وزناً، ولا يعبؤ بهم بامره ونهيه يوم القيامة وهم في جهنم خالدون،

اسی طرح قول خدا کہ "میں تو یقین رکھتا تھا کہ مجھے حساب دینا پڑے گا" (الحاقہ ۲۹) مگر قول خدا منافقین کیلئے ہے کہ "وہ اللہ سے متعلق مختلف گمان کرتے ہیں" وہ شک کا گمان ہے یقین کا گمان نہیں۔ گمان دو قسم کا ہوتا ہے شک کا گمان اور یقین کا گمان۔ جو گمان قیامت کے امر سے متعلق ہو وہ یقین کا ظن ہے اور جو گمان دنیا کے امور سے متعلق ہو وہ شک کا گمان ہے۔

امیر المومنین: قول خدا ہے کہ "ہم قیامت کے روز انصاف کی میزانیں قائم کریں گے پس کسی نفس پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کیا جائیگا" (انبیاء ۴۷) یہ وہ عدل کی ترازو ہوگی جس سے قیامت کے روز اللہ کے دین سے متعلق لوگوں سے مواخذہ کیا جائے گا۔ و نیز مخلوق میں سے بعض بعض سے مواخذہ کریں گے اور انکو انکے اعمال کی جزا دی جائے گی اور ظالم سے مظلوم کا قصاص لیا جائے گا۔ اس قول خدا کی معنی یہ ہے کہ "جس کے پلّے بھاری ہو گئے" "اور جسکے پلّے ہلکے رہے" وہ حساب کی قلت اور کثرت کی وجہ ہے۔ لوگ اس روز مختلف طبقات اور درجات میں ہوں گے ان میں سے چند وہ ہوں گے جن کا حساب آسان اور مختصر ہوگا اور وہ اپنے اہل و عیال کے پاس خوش خوش جائیں گے اور ان میں سے بعض لوگ بغیر حساب کے جنّت میں داخل ہوں گے کیونکہ وہ امر دنیا میں آلودہ نہ ہوئے تھے۔ بتحقیق کے جو شخص اس دنیا میں جتنا زیادہ آلودہ ہوگا اتنا اس سے زیادہ حساب لیا جائے گا۔ اور ان میں سے بعض کا حساب چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی ہوگا اور وہ جلانیوالے عذاب کی طرف بھیج دیئے جائیں گے۔ ان میں سے بعض ائمہ کفر اور گمراہی کے قائد ہوں گے جن کا قیامت کے روز کوئی وقار نہ ہوگا اور اسکے کسی امر و نہی کا خیال نہ کیا جائیگا اور وہ ہمیشہ جہنم میں

[1] وہ گڑھا جو کھجور کی گٹھلی کی پشت پر ہوتا ہے [2] کھجور کی گٹھلی پر کا باریک پوست ...... یعنی حقیر، نقیر و قطمیر سے مراد کم و بیش ★

وتلفح وجوههم النار، وهم فيها كالحون۔

ومن سوال هذا الزنديق ان قال اجد الله يقول " قل يتوفيكم ملك الموت الذي وكل بكم (السجده ۱۱) ومن موضع آخر يقول " الله يتوفى الانفس حين موتها " (زمر ۴۲) " الذين تتوفاهم الملائكة طيبين " (نحل ۳۲) وما اشبه ذلك فمرة يجعل الفعل لنفسه ومرة لملك الموت، ومرة للملائكة:

واجده يقول " فمن يعمل من الصالحات وهو مومن فلا كفران لسعيه " (انبیاء ۹۴)۔

ويقول " واني لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحًا ثم اهتدى " (طه ۸۲)۔ اعلم في الآية الاولى: ان الاعمال الصالحة لا تكفر، واعلم في الثانية: ان الايمان والاعمال الصالحات لا تنفع الا بعد الاهتداء۔

واجده يقول: " وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا " (زخرف ۴۵)

فكيف يسأل الحي من الاموات قبل البعث والنشور۔

واجده يقول: " انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوما جهولا " (احزاب ۷۲) فما هذه الامانة ومن هذا الانسان؟ وليس من صفته العزيز العليم التلبيس على عباده۔

رہیں گے۔ ان کے چہروں کو آگ جلا دیگی اور اس میں معذب رہیں گے۔ زندیق کے اس سوال سے کہ میں نے دیکھا ہیکہ خدا فرماتا ہے کہ " یہ کہہ دو کہ ملک الموت جو تم پر معین کیا گیا ہے وہ تمہارا خاتمہ کریگا " اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہیکہ " اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت لے لیتا ہے " " وہ لوگ جنکا خاتمہ فرشتوں نے ایسی حالت میں کیا ہوگا کہ وہ پاک وصاف ہوں گے " ان میں کونسی بات صحیح ہے کہ اس فعل کو اپنے سے منسوب کرتا ہے۔ اور ایک مرتبہ ملک الموت سے اور ایک مرتبہ ملائکہ سے۔

اور میں اس کو یہ کہتے ہوئے پاتا ہوں کہ جو شخص مومن ہونے کی حالت میں نیکیاں کریگا اس کی کوشش کی ناقدری نہ کیجائیگی " ونیز فرمایا ہے کہ " میں اسکو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور ہدایت یافتہ بھی ہو ضرور بخشنے والا ہوں "۔ میں پہلی آیت میں دیکھتا ہوں کہ اعمال صالحہ کے ساتھ کوئی کفر اختیار نہ کریگا اور دوسری آیت میں ہے کہ ایمان اور نیک اعمال بغیر ہدایت پانے کے کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔

ونیز خدا کو یہ کہتے ہوئے پاتا ہوں کہ " اپنے رسول جو ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان سے پوچھ لو " (زخرف)

زندہ لوگ مُردوں سے ان کے اٹھائے جانے اور (قیامت کے روز) زندہ کئے جانے سے پہلے کس طرح سوال کریں گے ونیز میں اسکو یہ کہتے ہوئے پاتا ہوں کہ " بیشک ہم نے اس امانت کو آسمانوں کے زمین کے اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو ان سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھالیا یقیناً وہ اپنے حق میں بڑا ظالم اور نادان تھا " یہ امانت کیا چیز ہے اور یہ انسان کون ہے۔ جو عزیز وعلیم کی صفت سے نہیں ہے۔ وہ بندوں سے مکروفریب کرتا ہے۔

واجده قد شهر هفوات انبيائه:
بقوله: "وعصى آدم ربه فغوى" (طه ١٢١) وبتكذيبه نوحاً لما قال "ان ابني
من اهلي" (هود ٤٥)
بقوله: "انه ليس من اهلك" (هود ٤٦)
وبوصفه ابراهيم بانه: عبد كوكباً مرة، ومرة قمراً، ومرة شمساً، وبقوله في يوسف: "ولقد همت به وهم بها لولا ان رأى برهان ربه" (يوسف ٢٤) وبتهجينه موسى حيث قال: "رب ارني انظر اليك قال لن تراني .... (اعراف ١٤٣) وبعثه على داود جبرئيل وميكائيل حيث تسوروا المحراب، وبحبسه يونس في بطن الحوت حيث ذهب مغضباً واظهر خطأ الانبياء وزللهم، واری اسم من اغتر وفتن خلقه وضل واضل، وكنى عن اسمائهم في قوله "ويوم يعض الظالم على يديه يقول يا ليتني اتخذت مع الرسول سبيلا يا ويلتي ليتني لم اتخذ فلاناً خليلا لقد اضلني عن الذكر بعد اذ جائني" (فرقان ٢٧)
فمن هذا الظالم الذی لم یذکر من اسمه ماذکر من اسماء الانبیاء؟
واجده يقول: "وجاء ربك والملك صفاً صفاً" (فجر ٢٢) "وهل ينظرون الا ان ياتي ربك او ياتي بعض آيات ربك (انعام ١٥٨)

اور میں جانتا ہوں کہ اُس کے انبیا سے متعلق بیہودہ باتیں مشہور کردی گئی ہیں. چنانچہ قول خدا کہ "آدم نے اپنے رب کے حکم کے خلاف کیا لہذا ناکام رہے" اور نوحؑ کو جھٹلایا جب کہ انھوں نے کہا تھا کہ "میرا بیٹا تو یقیناً "میرے اہل سے ہے" اور قول خدا ہے کہ "بتحقیق کہ وہ تمہارے اہل سے نہیں ہے" اور ابراہیم کا وصف کیا کہ انھوں نے ایک مرتبہ ایک ستارہ کی عبادت کی ایک مرتبہ چاند کی اور ایک مرتبہ آفتاب کی اور یوسفؑ سے متعلق قول خدا ہے کہ "ضرور (زلیخا) نے بدی کا قصد کیا تھا اور (یوسفؑ) بھی زلیخا سے ایسا قصد کرتے اگر اپنے رب کی دلیل دیکھتے ہوئے نہ ہوتے" اور موسیٰ کی تذلیل میں کہتے ہیں جبکہ انھوں نے کہا تھا کہ "اے میرے رب تو مجھے نظر آجا کہ میں تجھے دیکھ لوں خدا نے فرمایا کہ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا" اور اس نے جبرئیل اور میکائیل کو داؤدؑ کے پاس بھیجا تھا جب کہ انھوں نے محراب میں علامتیں بنائی تھیں۔ اور اس نے یونس کو مچھلی کے پیٹ میں حبس کر دیا تھا جبکہ وہ غصہ سے چلے گئے تھے اور ... امتوں نے انبیاء کی لغزشوں اور خطا کو ظاہر کیا اور میں ان کے نام دیکھتا ہوں جنھوں نے مخلوق میں فتنہ وفساد پیدا کیا خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو گمراہ کیا۔ خدا نے کنایتہً فرمایا ہے کہ "اس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہیگا کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے خرابی میری کاش میں فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا یقیناً اس نے مجھکو ذکر سے بھٹکا دیا بعد اس کے کہ میرے پاس آچکا تھا" پس وہ ظالم کون ہے جسکے نام کا خدا نے ذکر نہیں کیا اور جو کچھ ذکر کیا وہ سب انبیاؑ کے نام ہیں
اور میں اسکو کہتے ہوئے پاتا ہوں کہ "تمہارا پروردگار اور فرشتے صف بصف آموجود ہوں گے" "اور کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار آئے

" ولقد جئتموها فرادى" (ع ٩٤ انعام)
فمرة يجيئهم، ومرة يجيئونه

واجده: يخبر انه يتلو نبيه شاهد منه، وكان الذى تلاه عبد الاصنام برهة من دهره۔

واجده يقول: ثم لتسئلن يومئذٍ عن النعيم (تكاثر ع ٨) فما هذا النعيم الذى يسئل العباد عنه؟

واجده يقول " بقية الله خير لكم (هود ع ٨٦) ما هذه البقية؟

واجده يقول " يا حسرتى على ما فرطت فى جنب الله (زمر ع ٥٦) " وا اينما تولوا فثم وجه الله (بقره ع ١١٥) " وكل شئ هالك الا وجهه (قصص ع ٢٨) " واصحاب اليمين ما اصحاب اليمين" (واقعه ع ٢٧) واصحاب الشمال ما اصحاب الشمال (واقعه ع ٤١)
ما معنى: الجنب، والوجه واليمين والشمال فان الامر فى ذالك ملتبس جدا؟

واجده يقول: " الرحمٰن على العرش استوى" (طه ع ٥) ويقول: ءَامنتم من فى السماءِ (ملك ع ١٦) "وهو الذى فى السماء اله و فى الارض اله (زخرف ع ٨٤)
"وهو معكم اينما كنتم" (الحديد ع ٤)
"ونحن اقرب اليه من حبل الوريد" (ق ع ١٦) ما يكون من نجوى ثلاثة الا هو رابعهم.... (مجادله ع ٧)

یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں" (ع ١٥٨ انعام)
و نیز قول خدا کہ " تم ہمارے پاس ایک ایک کرکے آئے" بعض وقت تو (رحمت خدا ہی) انکے پاس آتی ہے اور بعض وقت وہ لوگ اسکے پاس آتے ہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ خبر دیتا ہے کہ " اسکے نبی کے پیچھے ہی پیچھے اس کا ایک گواہ ہے

و نیز وہ فرماتا ہے کہ " اس روز نعمتوں کی بابت ضرور باز پرس کی جائے گی (تکاثر ع ٨) پس یہ کیا نعمتیں ہیں جن کے متعلق بندوں سے سوال کیا جائے گا۔

وہ فرماتا ہے کہ " خدا نے تمہارے لئے جو کچھ باقی رکھا وہی تمہارے لئے بہتر ہے یہ باقی رہنے والی کیا چیز ہے؟

وہ نیز وہ فرماتا ہے کہ " ہائے افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں یہ کیسی کمی کی" اور قولہ " پھر تم جس طرف منہ کروگے خدا کا چہرہ ادہر ہی ہوگا" اور قولہ " ہر شئے ہلاک ہونیوالی ہے سوائے اس کے چہرہ کے" اور قول خدا " اور داہنے ہاتھ والے لوگ ہیں' داہنے ہاتھ والے لوگ کون ہیں" اور بائیں ہاتھ والے ہیں۔ بائیں ہاتھ والے کون ہیں۔ بازو۔ چہرہ، دائیں ہاتھ والے اور بائیں والے کے کیا معنی ہیں۔ یہاں پر یہ بات بالکل پوشیدہ ہے

وہ نیز فرماتا ہے کہ " وہ رحمن عرش (یعنی تمام عالموں پر) حاوی ہے" اور یہ قول کہ " کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے۔ اس سے جو آسمان میں ہے" اور وہ وہی ہے جو آسمانوں میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے"۔
"اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو"۔
" اور فرماتا ہے کہ " ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں"
" کسی راز میں تین ایسے (شریک) نہیں ہوتے کہ وہ خود انکا چوتھا نہ بن جاتا ہو اور نہ پانچ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ان کا

واجده يقول: " وان خفتم الا تقسطوا فى اليتامى نكاح النساء"، ولا كل النساء ايتام. فما معنى ذلك؟

واجده يقول: قل انما اعظكم بواحدة " (سبا ٤٦)
فما هذه الواحدة ؟

واجده يقول: " وما ارسلناك الا رحمة للعالمين " (انبياء ١٠٧) وقد ارى مخالفي الاسلام معتكفين على باطلهم، غير مقلعين عنه، وارى غيرهم من اهل الفساد مختلفين فى مذاهبهم، يلعن بعضهم بعضا، فاى موضع للرحمة العامة لهم المشتملة عليهم ؟

واجده قد بين فضل نبيه على سائر الانبياء، ثم خاطبه فى اضعاف ما اثنى عليه فى الكتاب من الازراء عليه، وانتقاص محله، وغير ذلك من تهجينه وتانيبه، مالم يخاطب احدا من الانبياء مثل قوله: " ولو شاء الله لجمعهم على الهدى فلا تكونن من الجاهلين" (انعام ٣٥) وقوله ولولا ان ثبتناك لقد كدت تركن اليهم شيئاً قليلا " (اسراء ٧٤) " اذاً لاذقناك ضعف الحياة وضعف الممات ثم لا تجد لك علينا نصيراً " (اسراء ٧٥) وقوله "وتخفى فى نفسك ما الله مبديه وتخشى الناس والله احق ان تخشاه" (احزاب ٣٧) وقوله "وما ادرى

چھٹا نہ ہو اور نہ اُس سے کم ہوتے ہیں اور نہ اس سے زیادہ مگر یہ کہ جہاں کہیں بھی وہ ہوں وہ خود انکے پاس ہوتا ہے" و نیز وہ فرماتا ہے کہ" اگر تم کو خوف ہے کہ تم یتیموں اور عورتوں سے نکاح کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے" تمام عورتیں تو یتیم نہیں پھر اسکے کیا معنی ؟ و نیز میں اس کے قول کو دیکھتا ہوں کہ" کہہ دو کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں تو ایک ہی بات کی تم کو نصیحت کرتا ہوں"
پس یہ واحد کیا ہے ؟

اور اس کا قول ہے کہ" تمھیں نہیں بھیجا مگر بنا کر رحمت تمام عالمین کے لئے" میں اسلام کے مخالفین کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے باطل پہ جمے ہوئے ہیں اور اس سے ہٹتے نہیں اور میں دوسروں کو دیکھتا ہوں جو اہل فساد سے ہیں اور مختلف مذاہب کے ہیں کہ بعض بعض پہ لعنت کرتے ہیں، پس رحمتِ عامہ کا کونسا مقام ہے جو ان لوگوں پر مشتمل ہے۔

اور میں دیکھتا ہوں کہ تمام انبیاء پر نبیؐ کی فضیلت کا ذکر ہے پھر وہ مخاطب ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کی اس نے کتاب میں تعریف کی ہے اور جو ان لوگوں نے اس پہ عیب لگایا اور اس کے علاوہ ان باتوں کی طرف جو ان کو ذلیل اور حقیر کرتی ہیں۔ کسی اور نبیؐ سے خدا اس طرح مخاطب نہیں ہوا اس کے قول کی مثال ہے کہ" اگر خدا چاہتا تو ان کو ہدایت پر جبراً آمادہ کرتا پس تم جاہلوں میں سے ہرگز نہ ہونا" اور قول خدا کہ" اگر ہم نے تم کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ تم بھی تھوڑا بہت ان کی طرف مائل ہو جاتے۔ اس صورت میں ہم تم کو دنیا کی زندگانی کا بھی دوہرا عذاب چکھاتے اور موت کے بعد کا بھی دوہرا۔ پھر تم ہمارے خلاف کسی کو اپنا مددگار نہ پاتے" اور قول خدا کہ" تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنیوالا تھا اور

"ما يفعل بي ولا بكم" (احقاف ۹)
وقال "ما فرطنا في الكتاب من شيئ" (انعام ۳۸)
"وكل شيئ احصيناه في امام مبين (يس ۱۲)
فاذا كانت الاشياء تحصى في الامام وهو وصي النبي فالنبي اولى ان يكون بعيداً من الصفة التي قال فيها: وما ادري ما يفعل بي ولا بكم،
وهذه كلها صفات مختلفة، واحوال متناقضة وامور مشكلة، فان يكن الرسول والكتاب حقاً فقد هلكت شكي في ذلك وان كانا باطلين فما علي من باس.
فقال امير المومنين: سبوح قدوس رب الملائكة والروح، تبارك وتعالى، هو الحي الدائم، القائم على كل نفس بما كسبت، هات ايضاً ما شككت فيه.
قال: حسبي ما ذكرت يا امير المومنين
قال: سانبئك بتاويل ما سئلت، وما توفيقي الا بالله، عليه توكلت واليه انيب، وعليه فليتوكل المتوكلون.
فاما قوله: "الله يتوفى الانفس حين موتها"، وقوله "يتوفيكم ملك الموت" "وتوفته رسلنا والذين تتوفيهم الملائكة طيبين، والذين تتوفيهم الملائكة ظالمي انفسهم،

تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرا کرو" اور قول خدا کہ "میں یہ بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا" اور قول خدا کہ "ہم نے کتاب میں کسی طرح کی کمی نہیں کی ہے"۔
"اور ہم نے تمام چیزوں کا امام مبین میں احصا کر دیا ہے"۔ (یسٓ ۱۲) پس جب تمام اشیاء کا امام میں احصا کر دیا اور وہ نبیؐ کا وصی ہے۔ نبیؐ کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے اس صفت کے بارے میں کہ خدا نے فرمایا ہے کہ نبی میں ان چیزوں کا ہونا بعید ہے کہ "میں نہیں جانتا کہ وہ (خدا میرے ساتھ) کیا کریگا اور تمہارے ساتھ کیا کرے گا یہ تمام مختلف صفات اور متضاد احوال اور مشکل امور ہیں۔ پس اگر رسول اور کتاب سچے ہیں تو اس بارے میں میں اپنے شک کی وجہ ہلاک ہوگیا اور اگر یہ دونوں باطل پر ہیں تو مجھ پر کوئی ہرج نہیں۔
امیر المومنینؑ: نے فرمایا کہ ملائکہ اور روح کا پروردگار بہت پاک اور صاحب قدس ہے۔ وہ بے انتہا بزرگ اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے وہ ہر نفس کو جانتا ہے کہ اس نے کیا حاصل کیا اور اسی طرح میرے متعلق بھی جانتا ہے کہ میں نے اس میں کبھی کوئی شک نہیں کیا۔ عرض کیا کہ یا امیر المومنینؑ آپ نے جو فرمایا آیا یہ میرے لئے کافی ہے۔
امیر المومنینؑ: تو نے جو سوالات کئے ہیں انکی تاویل سے میں تجھے آگاہ کرونگا کوئی توفیق نہیں مگر اللہ کیساتھ میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور اسکی طرف رجوع کرتا ہوں اور توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔
ارشاد خداوندی ہے کہ "اللہ جانوں کو انکی موت کیوقت لے لیتا ہے (۴۲ الزمر ۲۴) اور قول خدا کہ "ملک الموت تمہارا خاتمہ کرتا ہے (السجدہ) اور ہمارے رسول اسکو مارتے ہیں" وہ لوگ پاک ہیں جن کو فرشتے مارتے ہیں و نیز وہ لوگ جنھیں فرشتے مارتے

فهو تبارك وتعالى اجل واعظم من ان يتولى ذالك بنفسه، وفعل رسله و ملئكته فعله، لانهم بامره يعملون، فاصطفى جل ذكره من الملائكة رسلا وسفرة بينه وبين خلقه، وهم الذين قال الله فيهم "الله يصطفي من الملائكة رسلاً ومن الناس" فمن كان من اهل الطاعة تولت قبض روحه ملائكة الرحمة ومن كان من اهل المعصية تولت قبض روحه ملائكة النقمة، ولملك الموت اعوان من ملائكة الرحمة والنقمة يصدرون عن امره، وفعلهم فعله، وكل ما ياتون منسوب اليه، واذا كان فعلهم فعل ملك الموت، وفعل ملك الموت فعل الله، لانه يتوفى الانفس على يد من يشاء، ويعطي ويمنع، و يثيب ويعاقب على يد من يشاء، وان فعل امنائه فعله، كما قال: وماتشاؤن الا ان يشاء الله (المرسلت - پ۲۹)

وانما قوله: "ومن يعمل من الصالحات وهو مومن" فلا كفران لسعيه، وقوله واني لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا.

ثم اهتدى، فان ذالك كله لا يغني الا مع الاهتداء، وليس كل من وقع عليه اسم الايمان كان حقيقاً

ہیں انھوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے۔ پس خدائے تبارک و تعالیٰ بہت بزرگ اور بڑا صاحب عظمت ہے کہ وہ بنفس نفیس خود ایسا کرے پس اس کے رسولوں اور ملائکہ کا فعل خود اسکا فعل ہے کیونکہ وہ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں پس خداوند جلیل نے وصف کیا ہے کہ اس کے اور مخلوق کے درمیان ملائکہ میں سے بعض رسول اور پیامبر ہیں اور وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ "اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے رسولوں کو چھانٹ لیتا ہے" (الحج ۱۵) پس جو اطاعت گذاروں سے ہوگا اس کی روح رحمت کے فرشتے قبض کرتے ہیں اور جو اہل معصیت ہوگا اس کی روح عذاب کے فرشتے قبض کرتے ہیں۔

یہ رحمت اور عذاب کے فرشتے ملک الموت کے مددگار ہیں۔ یہ اس کے حکم کو جاری کرتے ہیں لہٰذا ان کا فعل اس کا (خدا کا) فعل ہے۔ وہ جو کچھ (حکم) لاتے ہیں سب اسی کی طرف منسوب ہے جو ان کا فعل ہے ملک الموت کا فعل ہے اور ملک الموت کا فعل اللہ کا فعل ہے کیونکہ وہ (جس کے ذریعہ چاہتا ہے) کسی پر موت کو وارد کرتا ہے، عطا فرماتا ہے، روک لیتا ہے اور ثواب وعتاب نازل کرتا ہے۔ تحقیق کہ اس کے امینوں کا فعل اس کا فعل ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے کہ "جب تک خدا کی مرضی نہ ہو تم ایسا چاہ ہی نہیں سکتے" (المرسلت۔ پ۲۹) اور خدا کا قول کہ "جس نے عمل نیک کیا وہ مومن ہے" پس اس کوشش میں نافرمانی نہ کرو۔

اور اس کا قول کہ "جس نے توبہ کی ایمان لایا اور نیک عمل بجالایا اور ہدایت پائی اس کی مغفرت کروں گا"۔

یہ سب کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے مگر ہدایت کے ساتھ ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جس پر اسم ایمان عاید ہوسکتا ہو ضرور نجات پائے جب کہ وہ لغزشوں کی وجہ ہلاک ہوا ہو۔ اگر

بالنجاة مما هلك به الغواة، ولو كان ذلك كذلك لنجت اليهود مع اعترافها بالتوحيد، واقرارها بالله ونجى سائر المقربو بالوحدانية، من ابليس فمن دونه في الكفر، وقد بين الله ذالك بقوله: "الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم اولئك لهم الامن وهم مهتدون" وبقوله: الذين قالوا آمنا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم، وللايمان حالات ومنازل يطول شرحها، ومن ذلك: ان الايمان قد يكون على وجهين: ايمان بالقلب وايمان باللسان، كما كان ايمان المنافقين على عهد رسول الله لما قهرهم باسيف وشملهم الخوف فانهم امنوا بالسنتهم، ولم تؤمن قلوبهم فالايمان بالقلب، هو التسليم للرب ومن سلم الامور لمالكها لم يستكبر عن امره، كما استكبر ابليس عن السجود لآدم، واستكبر اكثر الامم عن طاعة انبيائهم، فلم ينفعهم التوحيد كما لم ينفع ابليس ذلك السجود الطويل، فانه سجد سجدة واحدة اربعة الاف عام، ولم يرد بها غير زخرف الدنيا والتمكين من النظرة، فذلك لا تنفع

ایسا ہوتا تو یہودی توحید کے اعتراف اور خدا کو ماننے کی وجہ نجات پا جاتے اور تمام وحدانیت کا اقرار کرنے والے بھی ابلیس اور ا... کے علاوہ دوسرے کفر کرنے والے بھی نجات پا جاتے۔ خدا نے اس کو بیان کیا ہے کہ " جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم میں آلودہ نہ کیا ان کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں" اور بقولہ " جو لوگ صرف اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے وہ درحقیقت قلب سے ایمان نہیں لائے۔ ایمان کے حالات اور منازل ہیں جس کی شرح بہت طویل ہے۔

ایمان کے دو رخ ہیں۔ ایمان بالقلب اور ایمان باللسان جیسا کہ رسول اللہ کے زمانے میں منافقین کا ایمان تھا کہ وہ تلوار کے قہر اور خوف و پریشانی کی وجہ صرف زبان سے ایمان قبول کرتے تھے اور دل سے ایمان نہیں لاتے تھے۔

پس ایمان قلبی ہی رب کے پاس قابل تسلیم ہے۔ جس نے اپنے امور اپنے مالک کے سپرد کر دئے وہ اس کے حکم سے کبھی نافرمانی نہ کرے گا جیسا کہ ابلیس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا اور اکثر امتوں نے اپنے پیغمبروں کی طاعت سے انکار کیا تھا۔

پس ان کو توحید سے کوئی فائدہ نہ پہونچا جیسا کہ ابلیس کے طویل سجدہ نے اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچایا۔

تحقیق کہ اس نے ایک چار ہزار سال کا طویل سجدہ کیا تھا۔ اس سجدہ میں اس نے دنیا کی ظاہری زینت و عزت کی طرف کبھی نظر نہ کی تھی۔

پس اسی لئے نماز اور صدق حق اور راہ نجات کی طرف بغیر ہدایت کے کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ خدا نے بندوں کے عذر کو اپنی نشانیوں کو ظاہر کرنے کے بعد اور

الصلوة والصدقة الا مع الاهتداء الی سبیل النجاة، وطرق الحق، وقد قطع الله عذر عباده بتبیین آیاته، و ارسال رسله، لئلا یکون للناس علی الله حجة بعد الرسل، ولم یخل ارضه من عالم بما یحتاج الیه الخلیقة، ومتعلم علی سبیل النجاة، اولئك هم الاقلون عدداً وقد بین الله ذلك فی امم الانبیاء وجعلهم مثلا لمن تاخر مثل قوله فی قوم نوح ــ وما آمن معه الا قلیل، وقوله فمن آمن من امة موسیٰ"ــ: ومن قوم موسیٰ امةٌ یهدون بالحق وبه یعدلون (۱۵۹ الاعراف) وقوله ــ فی حواری عیسی حیث قال لسائر بنی اسرائیل ــ: من انصاری الی الله قال الحواریون نحن انصار الله آمنا بالله واشهد بانا مسلمون یعنی بانهم مسلمون لاهل الفضل فضلهم ولا یستکبرون عن امر ربهم فما اجابه منهم الا الحواریون، وقد جعل الله للعلم اهلا، وفرض علی العباد طاعتهم بقوله: اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم، وبقوله: ولو ردوه الی الله والی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم، وبقوله: اتقوا الله وکونوا مع الصادقین، وبقوله: "وما یعلم تاویله

رسولوں کو بھیجنے کے بعد منقطع کر دیا تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لئے اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اس کی زمین کبھی راہ نجات کے متعلم سے اور ایسے عالم سے خالی نہیں رہتی جس کی مخلوق کو ضرورت ہو۔ ایسے لوگ تعداد میں بہت کم ہوتے ہیں۔

خدا نے اس بات کا گذشتہ انبیاء کی امتوں میں ذکر کیا ہے اور بعد میں آنے والوں کے لئے انکو مثال قرار دیا ہے۔ اس کے قول کی ایک مثال قوم نوح میں ہے کہ سوائے چند کے ان پر کسی نے ایمان نہ لایا۔

اور اس کا قول ان کے بارے میں بھی ہے جو امت موسیٰ سے ایمان لائے" اور قوم موسیٰ میں ایک گروہ ان کا بھی تھا جو راہ حق بتلاتے تھے۔ اور حق کے موافق فیصلے کرتے تھے"

اور قول خدا کہ عیسیٰ کے حواریوں میں سے جب ایک نے تمام بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا کا انصاری کون ہے تو حواریوں نے کہا کہ ہم خدا کے انصار ہیں۔ ہم نے خدا پر ایمان لایا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ یعنی ہم اہل فضل کے لئے اس کے فضل کو ماننے والے ہیں۔ اور رب سے استکبار نہیں کرتے مگر سوائے حواریوں کے کسی نے اس کو قبول نہ کیا۔

خداوند تعالیٰ نے کچھ اہل علم بنائے ہیں اور بندوں پر ان کی اطاعت کو فرض گردانا، چنانچہ فرماتا ہے کہ" اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور تم میں سے اولی الامر کی" اور بقول خدا" اگر وہ خدا، رسول اور اولی الامر کی طرف جو ان میں سے تھا رجوع ہو جاتے تو لوگ اس کو جان لیتے اور اس سے علم حاصل کرتے۔ اور بقول خدا" خدا سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ" اور بقول خدا" اس کی تاویل سوائے

الا الله والراسخون فی العلم" (پ۳)
واتوا البیوت من ابوابها، والبیوت هی
بیوت العلم الذی استودعته الانبیاء، و
ابوابها اوصیائهم، فکل من عمل من
اعمال الخیر فجری علی غیر ایدی اهل
الاصطفاء، وعهودهم، وشرائعهم، و
سننهم، ومعالم دینهم، مردود وغیر
مقبول، واهله بمحل کفر، وان شملتهم
صفة الایمان، الم تسمع الی قوله تعالی:
"وما منعهم ان تقبل منهم نفقاتهم الا
انهم کفروا بالله وبرسوله ولا یاتون الصلوٰة
الا وهم کسالی ولا ینفقون الا وهم کارهون"
(توبه)، فمن لم یهتد من اهل الایمان الی
سبیل النجاة لم یغن عنه ایمانه بالله مع
دفع حق اولیائه، وحبط عمله، وهو
فی الاخرة من الخاسرین، وکذلک
قال الله سبحانه: "فلم یك ینفعهم ایمانهم
لما رأوا باسنا"، وهذا کثیر فی کتاب الله
عزوجل، والهدایة هی، الولایة
کما قال الله عزوجل: "ومن یتول
الله ورسوله والذین آمنوا فان
حزب الله هم الغالبون"، والذین
امنوا فی هذا الموضع هم: المؤتمنون
علی الخلایق من الحجج، والاوصیاء
فی عصر بعد عصر، ولیس کل من اقر ایضاً
من اهل القبلة بالشهادتین کان مومناً

خدا اور ان کے جو راسخون فی العلم ہیں کوئی بھی نہیں جانتا۔
"اور مکانوں میں دروازوں سے داخل ہو" ان مکانوں
سے مراد اس علم کے مکان ہیں جس کے نگہبان انبیاء کو قرار دیا
گیا ہے اور ان کے اوصیاء اس کے دروازے ہیں۔ پس اعمال
خیر سے ہر عمل دوسروں کے ہاتھوں پر جاری ہوگیا جو برگزیدہ
لوگوں کے علاوہ تھے۔ ان کے عہد، ان کی شریعتیں، ان کی سنتیں
اور ان کے دین کے نشانات ناقابل قبول اور قابل رد ہیں
اور اس کے اہل محل کفر پر ہیں۔ اس پر بھی صفت ایمان سے متصف
کئے گئے ہیں۔ کیا تو نے قول خدا نہ سنا کہ "کوئی امر مانع نہیں
کہ ان کی خیرات قبول کی جائے مگر یہ کہ انھوں نے خدا اور
رسول کی نافرمانی کی اور نماز کو نہیں آتے مگر کاہلی کے ساتھ اور
خدا کی راہ میں خرچ کرتے بھی ہیں تو کراہت کے ساتھ" پس
اہل ایمان سے جس نے راہ نجات کی طرف ہدایت نہیں پائی
اس کا خدا پر ایمان لانا اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچائے گا جبکہ
وہ اس کے اولیاء کے حقوق کو دفع کرتا ہو پس اس کے اعمال
حبط کر لئے گئے اور وہ آخرت میں گھاٹا اٹھانے والوں سے
ہو جائے گا۔ اسی طرح خدا نے فرمایا کہ" ان کا ایمان انہیں
کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا جنھوں نے غلط باتیں ہم سے منسوب
کرکے روایت کی" ایسی باتیں کتاب خدا میں کئی مقامات
پر مذکور ہیں اور یہاں ہدایت سے مراد ولایت ہے جیسا کہ
خدا نے فرمایا کہ "جس نے اللہ اور اس کے رسول کو دوست
رکھا اور جنہوں نے ایمان لایا وہ خدا کا گروہ ہے اور وہ
غالب ہیں۔ حجج اور اوصیاء میں سے جن لوگوں نے اس طرح
ایمان لایا وہ مخلوق پر ایک کے بعد دیگرے ایک زمانہ سے
دوسرے زمانہ تک صاحب امانت رہے۔ ایسا نہیں بلکہ
اہل قبلہ میں سے جو شخص بھی دونوں شہادتوں کے ساتھ

ان المنافقين كانوا يشهدون: ان
لا اله الا الله وان محمد رسول الله
ويدفعون عهد رسول الله بما عهد به
من دين الله وعزائمه وبراهين نبوته،
الى وصيه ويضمرون من الكراهة لذلك
والنقض لما ابرمه عند امكان الامر لهم
فيما قد بينه الله لنبيه بقوله "فلا وربك
لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم
ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما
قضيت و يسلموا تسليما" (۶۵ النسا)
وما محمد الا رسول قد خلت من قبله
الرسل افائن مات او قتل انقلبتم على
اعقابكم" ومثل قوله: "لتركبن طبقا
عن طبق" (الانشقاق ۱۹) ای: لتسلكن
سبيل من كان قبلكم من الامم:
في الغدر بالاوصياء بعد الانبياء، وهذا
كثير في كتاب الله عزوجل، وقد شق
على النبي ما يؤول اليه عاقبة امرهم،
و اطلاع الله اياه على بوارهم، فاوحى
الله عزوجل اليه: "فلا تذهب نفسك
عليهم حسرات" (فاطر ۸) "ولا تاس
على القوم الكافرين"
واما قوله: "واسئل من ارسلنا
من قبلك من رسلنا" فهذا من براهين
نبينا التي آتاه الله اياها، واوجب به
الحجة على سائر خلقه، لانه لما ختم

اسی طرح اقرار کرے وہ مومن ہو چنانچہ منافقین بھی
کلمات شہادتین یعنی لا اله الا الله و محمد رسول الله ادا کرتے
ہیں مگر رسول اللہ سے دین خدا، اس کے عزائم اور وصی رسول
سے براہین نبوت کے متعلق رسول اللہ سے جو عہد کیا تھا
اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اس امر کو دل سے مکروہ
سمجھتے اور چھپاتے ہیں، جس امر کے حتی الامکان مضبوط کرنے
کا حکم دیا گیا تھا اس عہد کو توڑتے ہیں اس کے متعلق خدا نے
اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ" ایسا نہیں ہے تمہارے رب کی قسم
یہ لوگ کبھی ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ان جھگڑوں میں جو ان کے
مابین ہیں تمکو حکم نہ بنالیں پھر جو کچھ فیصلہ تم کرو اس سے اپنے دلوں
میں تنگی نہ پائیں اور اسکو اسطرح تسلیم کرلیں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے"
اور اسکے حسب ارشاد" محمدؐ نہیں ہیں مگر ایک رسول جن سے پہلے بہت
سے رسول گذر چکے اگر وہ مرجائیں یا قتل کر دئے جائیں تو کیا تم
اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے" (۱۴۴ آل عمران) اور اس کا ارشاد
"تم ضرور منزل بمنزل (پہلوں کے راستہ پر) چلو گے یعنی تم ضرور اسی
راستہ پر چلو گے جس پر تم سے پہلے کی امتیں اپنے انبیاء کے بعد ان کے
اوصیاء کیساتھ بیوفائی کی تھی کتاب خدا میں اکثر مقامات پر اس کا ذکر
ہے۔ نبی کیلئے یہ بہت تکلیف دہ تھا کہ ان کے امر کا انجام پلٹ
جائے جس کے متعلق خدا نے ان کو خاص طور پر ان کی ہلاکت کی
اطلاع دی تھی اور وحی نازل فرمائی تھی کہ کہیں ان کے بارے میں افسوس
کرتے کرتے کہیں تمہاری جان نہ نکل جائے"، "تم کفار پر افسوس
نہ کرو"

اور قول خدا کہ" ہمارے رسول جو ہم نے تم سے پہلے بھیجے
تھے ان سے پوچھ لو" (۴۵ الزخرف) پس یہ ان دلیلوں میں سے
ہے جو خدا نے خاصکر ہمارے نبیؐ کو عطا کیا اور اس حجت کو
تمام مخلوق پر واجب کیا اس لئے کہ جب خدا نے انبیا کے آنے کو

به الانبياء وجعله الله رسولاً الى جميع الامم، وسائر الملل، خصه الله بالارتقاء الى السماء عند المعراج وجمع له يومئذ الانبياءُ فعلم منهم ما ارسلوا به وحملوا من عزائم الله وآياته وبراهينه، واقروا اجمعون بفضله وفضل الاوصياء والحجج فى الارض من بعده وفضل شيعة وصيه من المومنين والمومنات الذى سلموا لاهل الفضل فضلهم ولم يستكبروا عن امرهم، وعرف من اطاعهم وعصاهمُ من اممهم، وسائر من مضى ومن غبر او تقدم او تاخر

واما هفوت الانبياء وما بينه الله فى كتابه، ووقوع الكناية من اسماء من اجترم اعظم مما اجترمته الانبياء، ممن شهد الكتاب بظلمهم فان ذلك من اول الدلائل على حكمة الله عزوجل الباهرة، وقدرته القاهرة، وعزته الظاهرة لانه علم: ان براهين الانبياء تكبر فى صدور اممهم، وان منهم من يتخذ بعضهم آلها كالذى كان من النصارى فى ابن مريم فاذكرها دلالة على تخلفهم عن الكمال الذى تفرد به عزوجل، الم تسمع الى قوله فى صفة عيسىٰ حيث قال فيه وفى اُمّه: "كانا ياكلان الطعام" يعنى ان من اكل الطعام كان له ثقل

ختم کردیا ان کو (آنحضرتؐ کو) تمام اُمتوں اور دینوں پر رسولؐ قرار دیا اور معراج میں آسمان کی طرف بلند کرنے سے مخصوص کیا اس روز ان کے لئے تمام انبیاء کو جمع کیا تھا اور انھیں آگاہ کردیا تھا کہ وہ کیوں بھیجے گئے تھے اور ان پر عزائم خدا اسکی نشانیاں اور اس کے براھین کا بار ڈال دیا تھا اور ان سب نے اُن کی (انحضرتؐ کی) فضیلت ان کے اوصیاء کی اور اس کے حجتوں کی فضیلت جو اُن کے بعد زمین پر قرار پائے اور مومنین و مومنات کی فضیلت کا جو اُن کے وصی کے شیعوں سے ہیں اقرار کیا تھا۔ اس نے اہلِ فضیلت کو ان کی فضیلت عطا فرمائی اور انھوں نے ان کے حکم سے کبھی نافرمانی نہ کی اور امتوں میں سے ان کو پہچان لیا جنھوں نے ان کی اطاعت کی اور جنھوں نے انکی نافرمانی کی تھی اور ان سب کو جو گذر گئے اور جو بعد میں آئے یا جو مقدم یا موخر تھے۔

اور تو نے انبیاء کی لغزشوں کا جو ذکر کیا اللہ نے اپنی کتاب میں بیان نہیں فرمایا اور خاطیوں کے ناموں کا کنایۃً ذکر بھی اس سے زیادہ ہے جس نے انبیاء پر جُرم کا الزام لگایا ان لوگوں کے اس ظُلم کی کتاب خدا شہادت دیتی ہے۔ پس یہ اللہ عزوجل کی حکمتِ ظاہرہ، قدرت قاہرہ اور عزت ظاہرہ پر سب سے بڑی دلیل ہے کیونکہ وہ ایسا علم ہے کہ انبیاءؑ کی دلیلیں اُن کی اُمتوں کے قلوب پر عظیم سمجھی گئیں۔ ان میں سے بعض وہ لوگ تھے کہ بعض کو خدا قرار دیتے تھے جیسا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کے بارے میں کہا تھا۔ پس خدائے عزوجل کے کمال تفرد کے متعلق انکے تخلف کی دلیل کو یاد کرو۔ کیا تو نے عیسیٰؑ کی صفت کے بارے میں قول خدا نہیں سُنا جیسا کہ اُن کے اور ان کی ماں کے بارے میں کہا ہے کہ "وہ دونوں کھانا کھاتے تھے"۔ یعنی اگر کوئی کھانا کھائیگا تو وہ اس کے لئے ثقل ہوگا۔ اور جس کو ثقل ہو وہ اس بات سے دور ہوگا جس کا

ومن كان له ثقل فهو بعيد مما ادعته النصارى لابن مريم، ولم يكن عن اسماء الانبياء تجبراً وتعززاً بل تعريفاً لاهل الاستبصار. ان الكناية عن اسماء اصحاب الجرائر العظيمة من المنافقين في القرآن ليست من فعله تعالى، وانما من فعل المغيرين والمبدلين، الذين جعلوا القرآن عضين واعتاضوا الدنيا من الدين وقد بين الله تعالى قصص المغيرين بقوله "الذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا به ثمناً قليلاً" وبقوله "وان منهم لفريقاً يلوون السنتهم بالكتاب (۷۸ آل عمران) وبقوله: "اذ يبيتون ما لا يرضى من القول" بعد فقد الرسول مما يقيمون به اود باطلهم حسب ما فعلته اليهود والنصارى بعد فقد موسى وعيسى من تغيير التوراة والانجيل وتحريف الكلم عن مواضعه وبقوله "يريدون ليطفؤا نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره ولو كره المشركون" يعني انهم اثبتوا في الكتاب ما لم يقله الله ليلبسوا على الخليقة فاعمى الله قلوبهم حتى تركوا فيه ما دل على ما احدثوه فيه، وبين عن افكهم وتلبيسهم وكتمان ما عملوه منه ولذلك قال لهم: "لم تلبسون الحق بالباطل" وضرب مثلهم بقوله "فاما الزبد

نصاریٰ ابن مریم کیلئے دعویٰ کرتے ہیں۔ اسمائے انبیاء میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس میں کوئی عیب ہو اور اس کی تادیب کی گئی ہو بلکہ اہل بصیرت کیلئے انھیں سراہا گیا ہے۔ قرآن میں منافقین میں سے بعض کے ناموں سے کنایہ کرنا جو عظیم گناہوں کے مرتکب ہوئے تھے فعل خداوند تعالیٰ نہیں ہے بلکہ یہ تغیر کرنے والوں اور بدل دینے والوں کا فعل ہے جنھوں نے قرآن کو پارہ پارہ کر دیا اور دنیا کو دین کے عوض لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان تغیر کرنے والوں کے قصے بیان کئے ہیں۔ بقولہ" جو لوگ اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے تاکہ لوگ اس کو چند پیسوں میں خرید لیں اور بقول خدا" ان میں سے ایک گروہ یقیناً ایسا ہے کہ وہ (تلاوت) کتاب میں اپنی زبان کو اس طرح مروڑتا ہے کہ تم اس کو کتاب کا ایک جز خیال کر لو" اور بقول خدا" وہ ایسے قول کو قرار دیتے ہیں جس سے خدا راضی نہیں ہے" رسولؐ کے انتقال کے بعد جو ان کی جگہ قائم ہوئے انھوں نے باطل کو درست رکھا جیسا کہ موسیٰ اور عیسیٰ کے بعد یہود و نصاریٰ نے توراۃ و انجیل میں تغیر کرنے اور کلمات کو ان کی جگہ سے ہٹانے میں کیا تھا۔
وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں" (الصف پ۲۸) اور اگر مشرکین برا بھی مانیں تو خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنے نور کو پورا نہ کرے یعنی وہ کتاب خدا سے وہ بات ثابت کریں جو خدا نے نہیں کہی ہے جس کی وجہ مخلوق میں تفرقہ پیدا ہو۔ پس خدا نے ان کے قلوب کو اندھا کر دیا یہاں تک کہ انھوں نے اس چیز کو ترک کر دیا جو انھوں نے ایجاد کی تھی، اپنے جھوٹ اور مکر و فریب اور اپنے جس عمل کو چھپائے رکھا تھا ظاہر کر دیا اسی لئے خدا نے فرمایا ہے کہ" حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ" حسب قول خدا ان کی مثال ایسی ہے" کہ

فيذهب جُفآءً واَمّا ما ينفع الناس فيمكث في الارض" (١٣: ١٧) فالزبد هذا الموضع كلام الملحدين الذين اثبتوه في القرآن، فهو يضمحل ويبطل ويتلاشى عند التحصيل، والذي يَنْفَعُ الناس منه: فالتنزيل الحقيقي الذي لا ياتيه الباطل من بين يديه، ولا من خلفه، والقلوب تقبله، والارض في هذا الموضع فهي محل العلم وقراره.

وليس يسوغ مع عموم التقية التصريح باسماء المبدلين، ولا الزيادة في اياته على ما اثبتوه من تلقائهم في الكتاب لما في ذلك من تقوية حجج اهل التعطيل والكفر، والملل المنحرفة عن قبلتنا، وابطال هذا العلم الظاهر الذي قد استكان له الموافق والمخالف بوقوع الاصطلاح على الايتمار لهم، والرضا بهم، ولان اهل الباطل في القديم والحديث اكثر عددا من اهل الحق، فلان الصبر على ولاة الامر مفروض لقول الله عز وجل لنبيه "فاصبر كما صبر اولوا العزم من الرسل" وايجابه مثل ذلك على اوليائه واهل طاعته، بقوله " لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة" فحسبك من الجواب عن هذا الموضع ما سمعت، فان شريعة التقية تحظر التصريح باكثر منه. واما قوله: وجاء ربك والملك صفاً صفاً، وقوله: " ولقد جئتمونا فرادى"

جھاگ تو سوکھ کر جاتا رہتا ہے اور وہ جو لوگوں کو فائدہ پہونچاتا ہے زمین میں رہجاتا ہے" اس مقام پر زبد سے مراد ان ملحدین کا کلام ہے جس کو وہ قرآن میں قرار دینا چاہتے تھے پس وہ مضمحل اور باطل ہوجاتا اور تحصیل کے دوران نیست و نابود ہوجاتا ہے۔ وہ چیز جس سے لوگوں کو نفع پہونچتا ہے وہ تنزیل حقیقی ہے جس کو باطل کسی صورت مٹا نہیں سکتا۔ اور قلوب اس کو قبول نہیں کر سکتے اور اس جگہ زمین سے مراد محل علم اور اس کا قرار ہے۔

تقیہ کے عام ہونے کے باوجود یہ مناسب نہیں ہیکہ مبدلین کے ناموں کی تصریح کی جائے یا جن باتوں کو اپنے دل سے انھوں نے کتاب میں ثابت کیا ہے اس کی تردید میں آیات میں اضافہ کیا جائے اس لئے کہ اس سے کفار اور اہل تعطیل کی حجتوں کو اور ان کو جو ہمارے قبلہ سے منحرف ہیں تقویت پہونچتی ہے اور اس علم ظاہر کے ابطال سے موافقین و مخالفین دونوں عاجز ہیں کہ اس مصالحت کرلیں کہ انہیں اطمینان حاصل ہو اور رضامند رہیں اس لئے کہ اہل باطل خواہ قدیم ہوں یا جدید گنتی کے لحاظ سے اہل حق سے زیادہ ہیں کیونکہ ولی امر پر بقول اللہ عزوجل صبر واجب کیا گیا ہے جیسا کہ اپنے نبی کے لئے اس نے فرمایا ہے کہ" صبر کرو جیسا کہ رسولوں میں سے اولوالعزم نے صبر کیا تھا" اسی طرح خدا نے اپنے اولیاء اور اہل طاعت کیلئے مقرر کیا ہے۔ بقولہ "تمہارے لئے رسول کے قدم بہ قدم چلنے میں یقیناً نیکی ہے" اکثر یہ ہوتا ہے کہ تقیہ کی صراحت کی زد شریعت پر پڑجاتی ہے پس اس وقت تو نے جو جواب سُنا تیرے لئے کافی ہے۔

لیکن خدا کا قول کہ" تمہارا رب اور فرشتے صف در صف آئے اور قول کہ" تم ہمارے پاس ایک ایک کرکے آئے"

(۹۴ انعام)

وقوله: "هل ينظرون الا ان تاتيهم الملائكة او ياتي ربك او ياتي بعض ايات ربك (انعام ۱۵۸) فذالك كله حق، وليست جيئته جل ذكره كجيئة خلقه، فانه رب كل شئ. ومن كتاب الله عزوجل يكون تاويله على غير تنزيله، ولا يشبه تاويله بكلام البشر، ولا فعل البشر، وسانبئك بمثال لذلك تكتفي به انشاءالله تعالى وهو حكاية الله عزوجل عن ابراهيم حيث قال "اني ذاهب الى ربي" فذهابه الى ربه توجه اليه في عبادته واجتهاده، الا ترى ان تاويله غير تنزيله وقال: "وانزل لكم من الانعام ثمانية ازواج" وقال: "وانزلنا الحديد فيه باس شديد" فانزاله ذلك خلقه اياه.

وكذلك قوله: "ان كان للرحمن ولد فانا اول العابدين" (۸۱ زخرف): اي الجاحدين والتاويل في هذا القول باطنه مضاد الظاهره.

ومعنى قوله "فهل ينظرون الا ان تاتيهم الملائكة او ياتي ربك او ياتي بعض ايات ربك" فانما خاطب نبينا محمداً هل ينتظر المنافقون والمشركون الا ان تاتيهم الملائكة فيعاينونهم "او ياتي ربك او ياتي بعض ايات ربك" يعني بذالك: امر ربك والآيات هي: العذاب في دار الدنيا

اور اس کا قول کہ "کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے یا تمھارا پروردگار آئے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آئیں (انعام ۱۵۸) یہ سب سچ ہے مگر ایسا نہیں ہوتا کہ خدائے جلیل مخلوق کی طرح آتا ہو۔ بتحقیق کہ وہ سب کا پروردگار ہے

کتاب خدا سے لوگ اس کی تنزیل کے خلاف تاویل لیتے ہیں۔ اُس کے کلام کی تاویل انسانی کلام کے مشابہ نہیں ہوتی اور اس کا .... فعل بشر سے مشابہ نہیں ہوتا۔ میں تجھ کو اس کی ایک مثال سے خبر دوں گا جو اس بابت تیرے لئے کافی ہوگی یہ ابراہیم سے متعلق خدا نے فرمایا ہے جبکہ ابراہیم نے کہا تھا کہ میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں۔ پس ان کا اپنے رب کی طرف جانا اُن کی عبادت اور ان کا اجتہاد ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اس کی تاویل اس کی تنزیل کے خلاف ہے۔ اور فرمایا کہ "چوپایوں میں سے تم پر آٹھ جوڑوں کو نازل کیا" اور فرمایا کہ "ہم نے لوہے کو نازل کیا جس میں بہت سختی ہے" خدا نے یہ اپنی مخلوق کے لئے نازل فرمایا۔

اور اسی طرح قول خدا کہ "کہدو کہ رحمٰن کا اگر کوئی بیٹا ہو سکتا تو سب سے پہلا عبادت کرنے والا میں ہوتا" یعنی اس قول کی تاویل سے انکار کرنے والے کو جاننا چاہئے کہ اس کا باطن اس کے ظاہر کے خلاف ہے۔

اور ارشاد خداوندی "کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے یا تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آئیں" کی معنی میں ہمارے نبیؐ نے فرمایا کہ آیا منافقین و مشرکین منتظر ہیں کہ ملائکہ ان کے پاس آئیں تاکہ وہ انھیں دیکھیں۔ یا تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آئیں" یعنی اس سے ان کی یہ مراد ہے کہ حکم خدا یا اس کی نشانیاں آجائیں۔

كما عذب الامم السالفة، والقرون الخالية وقال: " اولم يروا انا نأتى الارض ننقصها من اطرافها" يعنى بذلك ما يهلك من القرون فسماه اتيانا وقال: قاتلهم الله انى يوفكون اى لعنهم الله انى يوفكون، فسمى اللعنة قتالا، وكذلك قال "قتل الانسان ما اكفره" اى " لعن الانسان" وقال: "فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى" (ك انفال) فسمى فعل النبى فعلا له والا ترى تاويله على غير تنزيله ومثل قوله: بل هم بلقاء ربهم كافرون (سجده) فسمى البعث، لقاء، وكذلك قوله: " الذين يظنون انهم ملاقوا ربهم" اى: يوقنون انهم مبعوثون ومثله قوله: " الا يظن اولئك انهم مبعوثون ليوم عظيم"

اى: ليس يوقنون انهم مبعوثون، واللقاء عند المومن: البعث وعند الكافر: المعاينة والنظر۔

وقد يكون بعض ظن الكافر يقيناً، و ذلك قوله " ورای المجرمون النار فظنوا انهم واقعوها"، واما قوله فى المنافقين: " ويظنون بالله الظنونا" فليس بذلك بيقين ولكنه شك، فاللفظ واحد فى الظاهر ومخالف فى الباطن، وكذلك قوله: " الرحمن على العرش استوى" يعنى استوى تدبيره وعلا امره،

دار دنیا کا عذاب ایسا ہی ہوگا جیسا کہ گذشتہ امتوں پر آیا تھا اور گذشتہ قرون میں نازل ہوا تھا۔ اور فرمایا "کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس حالت میں لے آتے ہیں کہ اسکے جوانب کو کم کر دیتے ہیں یعنی قرن ہا قرن میں خدا جو ہلاک کر دیتا ہے اسکا نام آتیان رکھا ہے اور فرمایا کہ " اللہ ان کو قتل کرے کہ وہ بھاگے جا رہے ہیں" یعنی اللہ ان پر لعنت کرے کہ وہ چلے جا رہے ہیں پس لعنت کا نام خدا نے قتال رکھا اور اسیطرح فرمایا کہ اللہ قتل کرے انسان کو کہ کتنا ناشکر گزار ہے" یعنی انسان پر لعنت لگگئی ہے اور فرمایا کہ " پس تم نے انکو قتل نہیں کیا تھا بلکہ اللہ نے انکو قتل کیا تھا اور جس وقت تم نے انکی طرف مٹی پھینکی تھی تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی" پس نبی کے فعل کو اپنا فعل قرار دیا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کی تاویل اسکی تنزیل کے خلاف ہے ونیز اسکا قول کہ " بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات سے انکار کرتے ہیں" یعنی بعث کی معنی لقاء رکھا ہے۔ اور اسی طرح اسکا قول " جو لوگ اس گمان میں ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرینگے" یعنی وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ مبعوث ہونگے (یوم قیامت اُٹھائے جائینگے) اور اسکا قول کہ " وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ یوم عظیم مبعوث ہونگے" یعنی وہ یقین نہیں رکھتے کہ وہ مبعوث ہونگے اور لقاء مومن کیلئے ہے اور بعث دیکھنا اور نظر کرنا کافر کے لئے ہے۔ اور کبھی یہ ہوتا ہیکہ بعض کفار کا گمان یقین کی حد تک پہونچ جاتا ہے اور اس کا قول ہے کہ " مجرمین (دوسرے مجرمونکو) جہنم میں دیکھینگے اور گمان کریں گے کہ وہ جہنم میں پڑے ہوئے ہیں" یعنی وہ یقین کریں گے کہ وہ پڑے ہوئے ہیں۔ اور منافقین کے بارے میں اس کا قول ہیکہ " وہ اللہ سے متعلق بہت سے گمان کرتے ہیں" یہ یقین نہیں ہے بلکہ ان کا شک ہے۔ پس یہ ایک لفظ ہے جو ظاہر میں ایک ہے مگر باطن میں اس کے خلاف ہے۔ اسی طرح خدا کا قول کہ " وہ رحمٰن ہے جو عرش پر حاوی ہے" (سورۂ طٰہٰ) یعنی اسکی تدبیر

وقوله: "وهو الذى فى السماء اله وفى الارض اله" (۸۴ زخرف پ۲۵) "هو معكم اينما كنتم" وقوله "ما يكون من نجوى ثلاثة الا هو رابعهم" فانما اراد بذلك استيلاء امنائه بالقدرة التى ركبها فيهم على جميع خلقه، وان فعله فعلهم

فافهم عنى ما اقول لك فانى انما ازيدك فى الشرح لا ثلج فى صدرك

وصدر من لعله بعد اليوم يشك فى مثل ما شككت فيه، فلا يجد مجيبا عما يسأل عنه، لعموم الطغيان، والافتتان و اضطرار اهل العلم بتاويل الكتاب، الى الاكتتام والاحتجاب، خيفة اهل الظلم والبغى ـ اما انه سيأتى على الناس زمان يكون الحق فيه مستوراً، والباطل ظاهراً، مشهوراً وذلك اذا كان اولى الناس به اعدائهم له واقترب الوعد الحق وعظم الالحاد وظهر الفساد هنالك ابتلى المومنون وزلزلوا زلزالا شديداً، ونحلهم الكفار اسماء الاشرار فيكون جهد المومن ان يحفظ مهجته من اقرب الناس اليه ثم يتيح الله الفرج لاوليائه، ويظهر صاحب الامر على اعدائه

واما قوله: "ويتلوه شاهد منه (هود ۱۷) فذلك حجة الله اقامها على خلقه، وعرفهم انه لا يستحق مجلس النبى الا من يقوم

غالب ہے اور اس کا حکم حاوی ہے اور قول خدا کہ "وہی ہے جو آسمانوں میں بھی خدا ہے اور زمین پر بھی خدا ہے" ونیز قول خدا کہ "وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو ( ) ونیز اس کا قول کہ "کسی راز میں تین ایسے شریک نہیں ہوتے کہ وہ خود ان کا چوتھا نہ ہو" (مجادلہ پ۲۸) یقیناً خدا نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے امناء کو اس قدرت کے ساتھ غلبہ دے جس سے وہ تمسک رہے ہیں اور یہ کہ اُس کا فعل انکا فعل ہے

پس تو اس بات کو سمجھ جو میں تجھ سے کہہ رہا ہوں اسمیں شک نہیں کہ میں نے تیرے لئے تشریح میں زیادتی کی مگر یہ تیرے سینہ میں نہیں سمائے گا (یعنی تو برداشت نہیں کریگا)

اور کوئی سینہ ایسا نہ ہوگا جو آج کے بعد اسی طرح شک کرے جیسا کہ تو نے اس بارے میں شک کیا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا ملے گا جس سے سرکشی اور فتنہ کے عام ہونے اور اہل علم کے تاویل کتاب سے مضطر و پریشان رہنے اور انکے اہل ظلم و بغاوت سے ڈر کر پوشیدہ اور مخفی رکھنے سے متعلق سوال کر سکے۔

لیکن لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ جس میں حق پوشیدہ اور باطل ظاہر اور مشہور ہوگا۔ یہ اس وقت ہوگا جب کہ اعدائے خدا حاکم بن جائیں گے، حق کا وعدہ قریب ہو جائیگا۔ کفر و الحاد بڑھ جائیں گے اور فساد ظاہر ہوگا اس وقت مومنین مصائب میں مبتلا ہوں گے اور ان پر شدید مصیبت نازل ہوگی۔ ان کا مذہب کفار کا اور ان کے نام اشرار کے ہوں گے۔ پس مومن کی کوشش ہوگی کہ اپنی جان کی ان لوگوں سے حفاظت کرے جو اس سے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ پھر خدا اپنے اولیاء کیلئے فرج کا انتظام کردیگا اور اپنے دشمنوں پر صاحب الامر کو ظاہر کردے گا۔

اور اسکا ارشاد کہ "اس کے پیچھے ہی پیچھے اس پر کا ایک گواہ آیا ہو" (ھود ۱۷) یہ حجت خدا ہے جو مخلوق پر قائم کیا گیا ہے اور لوگوں نے اس کو پہچان لیا کہ نبیؐ کا قائم مقام ہونے کا

مقامه، ولا يتلوه الا من يكون فی الطهارة مثله، لئلا يتسع لمن ماسه حس الكفر فی وقت من الاوقات انتحال الاستحقاق بمقام رسول الله، وليضيق العذر على من يعينه على اثمه وظلمه، اذ كان الله قد خطر على من ماسه الكفر تقلد، ما فوضه الى انبيائه واوليائه بقوله لابراهيم: "لا ينال عهدی الظالمين" ای: المشركين، لانه سمی الظلم شركا بقوله. "ان الشرك لظلم عظيم" فلما علم ابراهيمؑ ان عهد الله تبارك وتعالى اسمه بالامامة لا ينال عبدة الاصنام، قال "فاجنبنی وبنی" "ان نعبد الاصنام"، واعلم ان من آثر المنافقين على الصادقين والكفار على الابرار، فقد افترى اثما عظيما، اذا كان قد بين فی كتابه الفرق بين المحق والمبطل والطاهر والنجس والمومن والكافر، وانه لا يتلوا النبی عند فقده الا من حل محله صدقا وعدلا وطهارة وفضلا ــ واما الامانة التی ذكرتها فهی: الامانة التی تجب ولا تجوز ان تكون الا فی الانبياء واوصيائهم لان الله تبارك وتعالى ائتمنهم على خلقه وجعلهم حججا فی ارضه والسامری ومن اجمع واعانه من الكفار على عبادة العجل عند غيبة موسىؑ ما تم انتحال محل موسىؑ من الطعام والاحتمال لتلك الامانة التی لا ينبغی الا لطاهر من الرجس، فاحتمل وزرها ووزر

مستحق کوئی نہیں ہو سکتا مگر وہ جو اس کے مقام پر قایم کیا جائے ونیز اس کے پیچھے کوئی چل نہیں سکتا مگر وہ جو طہارت میں اس کے مثل ہو اور نبیؐ کی جگہ پر استحقاق کے منتقل ہونے کیلئے وہ کسی وقت بھی اس کے ساتھ جو کفر میں ملوث ہو چکا ہو متمسک نہ رہا ہو تاکہ اس پر کوئی عذر باقی نہ رہے کہ کسی گناہ وظلم میں اس کی اعانت کی گئی ہو اس لئے کہ خدا نے اس کو خطرہ میں رکھا ہے جو کفر سے مس ہوا ہو اور انبیاء اور اولیاء کے حوالے کیا ہے اور ابراہیم کے لئے جو ارشاد ہوا کہ یہ عہدہ ظالمین کو نہیں ملے گا (پ۱ ع۱۲۴) یعنی مشرکین کو کیونکہ اس نے شرک کو ظلم کا نام دیا ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ "تحقیق کہ شرک ایک ظلم عظیم ہے" پس ابراہیم نے جانا کہ خداوند تعالیٰ کا عہد جس کا نام امامت ہے بت پرستوں کو نہیں مل سکتا عرض کیا کہ مجھ کو اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچا۔

جان لو کہ منافقین کا صادقین کے خلاف اور کفار کا ابرار کے خلاف عمل افترا اور گناہ عظیم ہے اس لئے کہ خدا نے اپنی کتاب میں حق پرست وباطل پرست کے درمیان، طاہر ونجس اور مومن وکافر کے درمیان فرق قرار دیا ہے۔ ونیز اس لئے کہ نبی کا جانشین ان کی وفات کے بعد نہیں ہو سکتا مگر وہ جو صاحب صدق وعدل وطہارت وفضیلت ہو۔

وہ امانت جس کا خدا نے ذکر کیا ہے وہ یہی ہے۔ وہ امانت سوائے انبیاء اور ان کے اوصیاء کے اور کسی کے لئے جائز وواجب نہیں۔ کیونکہ خدائے تبارک وتعالیٰ نے اُن کو اپنی مخلوق پر امین بنایا اور اپنی زمین پر اپنی حجت قرار دی ہے۔ سامری اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ جمع ہوئے تھے اور کفار میں سے وہ لوگ جنہوں نے موسیٰؑ کی غیبت کے دوران گوسالہ کی عبادت کے لئے اس کی اعانت کرتے رہے جب تک کہ موسیٰؑ کا مکان کھانے سے عام نہ ہو گیا ونیز اس امانت کے برداشت کا کوئی سزاوار نہیں ہے سوائے اس کے جو نجاست سے پاک ہو۔ پس اس نے اس بار کو برداشت کیا اور ظالمین میں سے وہ لوگ

من سلك سبيله من الظالمين واعوانهم والذى قال النبى ومن استن سنة حق كان له اجرها واجر من عمل بها الى يوم القيامة ولهذا القول من النبى شاهد من كتاب الله وهو قول الله عز وجل فى قصة قابيل قاتل اخيه "من اجل ذلك كتبنا على بنى اسرائيل انه من قتل نفسا بغير نفس او فساد فى الارض فكانما قتل الناس جميعا (۳۲ المائده) ومن احياها فكانما احيى الناس جميعا" (مائده) والاحياء فى هذا الموضع تاويل فى الباطن ليس كظاهره، وهو من هداها، لان الهداية هى: حياة الابد، ومن سماه الله حيا لم يمت ابداً، انما ينقله من دار محنة الى دار راحة ومحنة۔

واما ما كان من الخطاب بالانفراد مرة، وبالجمع مرة من صفة البارى جل ذكره، فان الله تبارك وتعالى اسمه على ما وصف به نفسه بالانفراد والوحدانية هو النور الازلى القديم الذى ليس كمثله شئ، لا يتغير ويحكم ما يشاء ويختار۔ ولا معقب لحكمه ولا راد لقضائه، ولا ما خلق زاد فى ملكه وعزه ولا نقص منه ما لم يخلقه وانما اراد بالخلق اظهار قدرته، وابداء سلطانه، وتبيين براهين حكمته ....

.... فخلق ما شاء كما شاء واجرى فعل بعض الاشياء على ايدى من اصطفى من امنائه وكان فعلهم فعله و

اس سے مدد نار جو اس راستہ پر چلے اور اس بار کو اٹھایا ان کے لئے ارشاد نبیؐ ہے کہ جس نے سنت حق کو اختیار کیا اس کا اجر اور وہ جس نے اس پر عمل کیا اس کا اجر قیامت تک رہیگا۔ نبیؐ کے اس ارشاد کی کتاب خدا گواہ ہے چنانچہ قابیل کے قصہ میں جو اپنے بھائی کا قاتل تھا ارشاد خداوندی ہے کہ "اسی سبب سے تو ہم نے بنی اسرائیل پر قصاص واجب کر دیا تھا کہ جو شخص کسی کو قتل کر ڈالے جو نہ کسی کے قصاص میں ہو اور نہ زمین پر فساد پھیلانے کی سزا میں تو گویا اس نے سب کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک آدمی کو جلایا اس نے سب آدمیوں کو زندہ کیا" اس مقام پر احیاء سے مراد ظاہر کی طرح نہیں بلکہ تاویل باطن ہے وہ اس کی ہدایت سے مراد ہے کیونکہ یہاں ہدایت سے مراد حیات ابدی ہے پس جس کو خدا نے حیات کا نام دیا ہے اُسے ابد تک موت نہیں اس کو دنیائے محنت سے عالم راحت و محنت کی طرف منتقل کرتے ہیں۔

کبھی کسی فرد واحد سے اور کبھی جمیع افراد سے خطاب کرنا باری تعالیٰ کی صفت سے ہے۔ پس خدائے تبارک و تعالیٰ نے انفرادیت اور وحدانیت کی بنا پر اپنے نفس کا وصف بیان فرماتا ہے کہ وہ ایسا نور ازلی اور قدیم ہے کہ جس کا کوئی مثل نہیں اس میں تغیر نہیں ہوتا اور وہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اس کے حکم کے بعد نہ کوئی اور دوسرا حکم دے سکتا ہے اور نہ اس کے حکم کو کوئی رد کر سکتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ جو کچھ اس نے خلق کیا ہے اس کے ملک اور اس کی عزت میں اضافہ کرے اور جس کو ابھی خلق نہیں کیا ہے وہ اس میں کمی کر سکے اس نے اپنی مخلوق کے پیدا کرنے میں اپنی قدرت کا اظہار کیا ہے اور اپنی سلطنت و اختیار کا تابع بنایا ہے اور اپنی حکمت کی دلیلوں کو ظاہر کیا ہے ..

پس وہ جو چاہتا تھا اور جیسا چاہتا تھا پیدا کیا اور بعض اشیاء کے فعل کو اپنے امینوں میں سے چند کے ہاتھوں پر جاری کیا جن کو اس نے برگزیدہ کیا تھا اور ان کے فعل کو اپنا فعل اور ان کے

امرهم امره، كما قال" ومن يطع الرسول فقد اطاع الله" وجعل السماء والارض وعاء لمن يشاء من خلقه ليميز الخبيث من الطيب مع سابق علمه بالفريقين من اهلها، و ليجعل ذلك مثالا لاوليائه وامنائه، وعرف الخليقة فضل منزلة اوليائه، وفرض عليهم من طاعتهم مثل الذى فرضه منه لنفسه و الزمهم الحجة بان خاطبهم خطابا يدل على انفراده وتوحده وبان له اولياء تجرى افعالهم واحكامهم مجرى فعله فهم: العباد المكرمون لا يسبقونه بالقول وهم بامره يعملون" "هو الذى ايدهم بروح منه وعرف الخلق اقتدارهم على علم الغيب بقوله" عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احداً الا من ارتضى من رسول" وهم: النعيم الذى يسئل العباد عنه، لان الله تبارك وتعالى انعم بهم على من اتبعهم من اوليائهم۔

سائل: من هولاء الحجج؟

اميرالمومنينؑ: هم رسول الله ومن حل محله من اصفياء الله الذين قرنهم الله بنفسه ورسوله، وفرض على العباد من طاعتهم مثل الذى فرض عليهم منها لنفسه، وهم ولاة الامر الذين قال الله فيهم: "اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" وقال فيهم" ولو ردوه الى الرسول

امر کو اپنا امر قرار دیا جیسا کہ فرمایا ہے "جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی" فریقین سے متعلق اپنے سابق علم سے آسمان اور زمین میں مخلوق میں سے جس کو چاہا اس کے لئے ایک ظرف قرار دیا تاکہ پاک اور خبیث میں تمیز ہو سکے۔

ونیز اس کو اپنے اولیاء و امناء کے لئے ایک مثال قرار دیا اور اپنے اولیاء کی فضیلت اور منزلت کو مخلوق سے پہچنوایا اور ان کی طاعت کو مخلوق پر اسی طرح فرض گردانا جس طرح اپنی اطاعت کو فرض کیا اور اس طرح ان پر اپنی حجت کو لازم کیا اور ان سے اس طرح خطاب کیا جو اس کی انفرادیت اور وحدانیت پر دلالت کرے اسی طرح اسکے اولیاء اسکے لئے اپنے احکام و افعال جاری کرتے ہیں جو اس کے فعل کو اجرا کرتے ہیں۔ وہ مکرم بندے ہیں جو قول میں اس پر سبقت نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ اس نے اپنی روح کے ذریعہ ان کی مدد کی اور مخلوق کو علم غیب کی بنا پر انکا اقتدار پہچنوایا۔ جب ارشاد باری کہ "وہ عالم غیب ہے جو اپنے علم غیب سے کسی کو واقف نہیں کراتا مگر رسولوں میں سے جن کو وہ چاہتا ہے" اور وہ لوگ وہ نعمت ہیں جن کے متعلق بندوں سے سوال کیا جائے گا کیونکہ خدائے تبارک و تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اپنے اُن اولیاء پر نعمت نازل کی جنھوں نے ان کی پیروی کی۔

سائل: اس کی حجتیں کون ہیں؟

امیرالمومنینؑ: وہ رسول اللہ ہیں اور برگزیدہ بندوں میں سے وہ لوگ جو ان کی جگہ پر بیٹھیں کہ جن کو خدا نے اپنے نفس اور اپنے رسولؐ سے قریب کیا اور ان کی اطاعت کو بندوں پر اسی طرح فرض گردانا جس طرح اپنی اطاعت کو ان پر فرض کیا۔ یہ لوگ وہ ولی امر ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ "اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور تم میں سے اولی الامر کی" ونیز انکے متعلق فرمایا کہ "اگر وہ لوگ رسول اور ان میں سے جو اولی الامر ہیں

والی اولی الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم"

سائل: ماذاك الامر؟

اميرالمومنينؑ: الذی به تنزل الملائكة فی الليلة التی يفرق فيها كل امر حكيم، من خلق ورزق واجل وعمل، وعمر وحياة وموت، وعلم غيب السموات والارض، والمعجزات التی لا تنبغی الا لله واصفيائه والسفرة بينه وبين خلقه، وهم وجه الله الذی قال: "فاينما تولوا فثم وجه الله" هم بقية الله يعنی المهدی يأتی عند انقضاء هذه النظرة، فيملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلماً وجوراً، ومن آياته الغيبة والاكتتام، عند عموم الطغيان، وحلول الانتقام، ولو كان هذا الامر الذی عرفتك بانه للنبی دون غيره، لكان الخطاب يدل علی فعل ماض، غير دائم ولا مستقبل ولقال: "نزلت الملائكة" "وفرق كل امر حكيم" ولم يقل: تنزل الملائكة" "ويفرق كل امر حكيم" وقد زاد جل ذكره فی التبيان واثبات الحجة بقوله "فی اصفيائه واوليائه": ان تقول نفس يا حسرتی علی ما فرطت فی جنب الله" تعريفاً للخليقة قربهم، الا تری انك

ان کی طرف رجوع ہوتے تو اُن کے استنباط کو لوگ جان لیتے۔

سائل: وہ امر کیا ہے؟

امیرالمومنین: وہ امر وہ ہستی ہے جس کے پاس اُس شب ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور خلق کیلئے رزق، موت، عمل، عمر موت وحیات آسمانوں اور زمین سے متعلق علمِ غیب اور ایسے معجزات ہوتے ہیں جو سوائے خدا اور اس کے برگزیدہ بندوں کے کسی کے لئے سزاوار نہیں۔ اور اس کی مخلوق کے درمیان اس صاحب حکمت کے تمام اوامر کی تقسیم کرتے ہیں وہ خدا کے اور مخلوق کے درمیان ایلچی ہوتے ہیں۔ وہ وجہ خدا ہیں جیسا کہ ارشاد ہوا کہ "پس جس طرف تم رُخ کرو گے اللہ کا چہرہ اسی طرف ہوگا (۱۱۵ البقرہ) وہ بقیۃ اللہ ہیں یعنی مہدیؑ ہیں جو انقضائے انتظار پر آئیں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینگے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اور ظلم و زیادتی عام رہیگی اور انتقام ضروری ہو جائیگا ان کی نشانیوں میں غیبت اور پوشیدہ رہنا بھی ہے اگر تو اس امر کی معرفت حاصل کر لیا ہوتا یہ سوائے نبیؐ کے توسط کے اور کسی ذریعہ سے نہ ہوتا اگر یہ خطاب فعل ماضی پر دلالت کرتا تو یہ نہ دائمی ہوتا اور نہ مستقبل کیلئے اور ارشاد ہوتا کہ "ملائکہ نازل ہوئے اور اس صاحب حکمت کے اوامر کی تقسیم کی اور نہ فرمایا ہوتا کہ ملائکہ نازل ہوتے ہیں" اور "اس صاحب حکمت کے تمام اوامر تقسیم کرتے ہیں اور خدائے جل ذکرہٗ نے اثباتِ حجت میں اور وضاحت کے ساتھ اس کے خالص برگزیدہ بندوں اور اولیاء کی معرفت اور مخلوق سے ان کے تقرب کیلئے فرمایا کہ "کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کی بابت کی (زمر ۵۶) کیا تو نہیں سمجھتا کہ جب تو کسی شخص کی قربت کی توصیف کسی دوسرے

تقول: "غلان الی جنب فلان" اذا اردت ان تصف قربه منه۔

وانّما جعل الله تبارک وتعالی فی کتابه هذه الرموز التی لا یعلمها غیره وغیر انبیائه وحججه فی ارضه، لعلمه بما یحدثه فی کتابه المبدلون، من: اسقاط الاسماء حججه منه وتلبیسهم ذلک علی الامة لیعینوهم علی باطلهم، فاثبت به الرموز، واعمی قلوبهم وابصارهم، لما علیهم فی ترکها وترک غیرها، من الخطاب الدال علی ما احدثوه فیه، وجعل اهل الکتاب المقیمین به والعالمین بظاهره وباطنه من شجرة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها، ای: یظهر مثل هذا العلم لمحتملیه فی الوقت بعد الوقت، وجعل اعدائها اهل الشجرة الملعونة الذین حاولوا اطفاء نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره، ولو علم المنافقون لعنهم الله ما علیهم من ترک هذه الآیات التی بیّنت لک تاویلها، لاسقطوها مع ما اسقطوا منه ولکن الله تبارک اسمه ماضٍ حکمه بایجاب الحجه علی خلقه، کما قال الله تعالی "فلله الحجة البالغة"، غشی ابصارهم، وجعل علی قلوبهم اکنة

کے ساتھ کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پہلو میں ہے۔

یہ تحقیق کہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے ان رموز کو اپنی کتاب میں قرار دیا ہے جن کو سوائے اس کے، اس کے انبیا کے اور حجتوں کے جو زمین پر ہیں کوئی نہیں جانتا کتاب خدا سے اس کی حجتوں کے ناموں کو ساقط کرنے کی بابت تبدیلی کرنے والوں نے جو کچھ تبدیلی کی اور ان کے باطل کی اعانت کے لئے امّت کے ساتھ جو مکر و فریب کیا وہ سب اس کے علم میں تھا۔ خدا نے ان رموز کو ثابت کر دیا اور ان کے قلوب اور آنکھوں کو اندھا کر دیا کیونکہ وہ ان (اسماء) کے ترک کرنے اور ایسے کلام کے ترک کرنے کے ذمہ دار ہیں جو ان کے احداث کی دلیل ہے اور جو لوگ قرآن کے اصلی احکام پر قایم ہیں اور اس کے ظاہر و باطن کے عالم ہیں انھیں اہل کتاب قرار دیا۔ یہ لوگ اس شجرہ نبوت سے تعلق رکھتے ہیں جس کی جڑ ثابت اور اس کی شاخ آسمان پر ہے اور جس کے پھل حکم خدا سے ہمیشہ کھائے جاتے رہیں گے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ اس علم کا مثل ان لوگوں کیلئے ظاہر ہو جو ہمیشہ شک کرتے ہوں اور اپنے دشمنوں کو جو اپنے منہ سے نور خدا کے بجھانے کے درپے ہو گئے تھے اہل شجرۂ ملعونہ قرار دیا پس خدا اسکے سوا کچھ مانتا ہی نہیں کہ اپنے نور کو کامل کر کے رہے۔ اگر منافقین جانتے کہ خدا نے ان ایات کے ترک کرنے کی وجہ جن کی تاویل ظاہر ہے ان پر لعنت کی ہے تو ان آیات کو ساقط نہ کرتے جو انھوں نے ساقط کر دیا تھا۔ لیکن خدا نے اپنی مخلوق کیلئے حکم جاری فرمایا کہ اس کی حجت کو قبول کرلیں جیسا کہ فرماتا ہے "سب سے بڑھی ہوئی حجت خدا کی ہے" (۱۴۹/ انعام) اس بات پر ٹال کرنے سے انکی آنکھیں اندھی کر دی گئیں اور ان کے قلوب پر پردے ڈالدیئے گئے اسی لئے انہوں نے قرآن کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور مشتبہ چیزوں کو ابطال

عن تأمل ذلك، فتركوه بحاله، وحجبوا عن تأكيد الملتبس بابطاله فالسعداء ينبهون عليه، والاشقياء يعمون عنه ومن لم يجعل الله له نوراً فماله من نور.

ثم ان الله جل ذكره لسعة رحمته ورافته بخلقه، وعلمه بما يحدثه المبدلون من تغيير كتابه، قسم كلامه ثلاثة اقسام، فجعل قسماً منه: يعرفه العالم والجاهل وقسماً: لا يعرفه الا من صفى ذهنه، ولطف حسه وصح تمييزه ممن شرح الله صدره للاسلام، وقسماً: لا يعرفه الا الله وامناؤه والراسخون في العلم، وانما فعل الله ذلك لئلا يدعى اهل الباطل من المستولين على ميراث رسول الله من علم الكتاب مالم يجعل الله لهم، وليقودهم الاضطرار الى

الايتمار لمن ولاه امرهم فاستكبروا عن طاعته، تعززاً وافتراء على الله عزوجل، واغتراراً بكثرة من ظاهرهم وعاضدهم وعاند الله عزوجل ورسوله

فاما ما علمه الجاهل والعالم من فضل رسول الله في كتاب الله فهو قول الله عز وجل "من يطع الرسول

کی تاکید کیساتھ پوشیدہ کردیا نیک لوگ اس بات سے منع کرتے تھے اور اشقیاء قصداً ہی کئے جلتے تھے خدا جس کو نور (ہدایت) عطا نہیں کرتا اسکو نور حاصل ہی نہیں ہوتا ——————

پس خدائے جلیل نے اپنی رحمت کی وسعت کے سبب مخلوق سے محبت کے پیش نظر اور اس بات کے علم سے کہ اسکی کتاب میں تبدیلی کرنے والے جو کچھ تغیر کریں گے اپنے کلام کو تین قسم میں تقسیم کردیا جس میں سے ایک یہ ہے کہ جس کو عالم و جاہل سب سمجھتے ہیں۔ دوسری قسم یہ ہے کہ جس کو کوئی نہیں سمجھ سکتا سوائے اُس کے جس کا ذہن صاف ہو جس لطیف ہو۔ تمیز صحیح ہو اور جس کے سینہ کو خدا اسلام کے لئے کھول دیا ہو۔ تیسری قسم یہ ہے کہ جس کو سوائے خدا، اس کے امناء اور راسخون فی العلم[1] کے کوئی بھی نہیں جانتا۔ خدا نے یہ اس لئے کیا کہ میراث رسول پر غالب آنے والوں میں سے اہل باطل کہیں علم کتاب کا دعویٰ نہ کر بیٹھیں جو خدا نے ان کے لئے قرار نہیں دیا ہے اور تاکہ ان کا اضطرار اس کی جانب سے بڑھ جائے کہ کون انکا ولی امر ہو۔ ...... انہوں نے خدا سے سرکشی کی اور اس پر بہتان باندھ کر اس کی اطاعت سے روگردانی کی اور اپنی ظاہری کثرت سے دھوکا کھاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی .... معاونت سے خدائے عز و جل اور اس کے رسول سے عداوت کی۔

پس رسولؐ کی فضیلت سے متعلق جو کتاب خدا میں مرقوم ہے اور جس کو جاہل و عالم سب جانتے ہیں وہی قول خدا بھی ہے کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی ہے اور قول خدا کہ "بیشک اللہ

---

[1] راسخون فی العلم کے معنی ہیں کہ علم میں ایسے کامل جس میں ولادت سے وفات تک کمی و بیشی نہ ہو یہ صرف صاحبان علم وہی چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں۔

فقد اطاع الله" وقوله

وقوله" ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما" ولهذه الاية ظاهر و باطن فالظاهر قوله "صلوا عليه" والباطن قوله" وسلموا تسليما" اى سلموا لمن وصاه فاستخلفه، و فضله عليكم وما عهد به اليه تسليما، وهذا مما اخبرتك : انه لا يعلم تاويله الا من لطف حسه وصفى ذهنه، وصح تمييزه، وكذلك قوله "سلام على ال يس" لان الله سمى به النبيؐ حيث قال "يس، والقرآن الحكيم ۞ انك لمن المرسلين" لعلمه بانهم سيسقطون قول الله : "سلام على آل محمدؐ" كما اسقطوا غيره وما زال رسول الله يتالفهم ويقربهم ويجلسهم عن يمينه وشماله حتى اذن الله عز وجل في ابعادهم بقوله "واهجرهم هجرا جميلا" (مزمل) ويقوله "فمال الذين كفروا قبلك مهطعين" ۞ (المعارج) عن اليمين وعن الشمال عزين ۞ ايطمع كل امرء منهم ان يدخل جنة نعيم ۞ كلا ، انا خلقناهم مما يعلمون" وكذلك قول الله عز وجل "يوم ندعو كل اناس بامامهم" ولم

اور اس کے ملائکہ صلوات بھیجتے ہیں نبی پر اے لوگو جنھوں نے ایمان لایا اس پر صلوات بھیجو اور ایسا تسلیم کرو جو تسلیم کرنے کا حق ہے اس آیت کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی پس اس کے قول کا ظاہر "صلو علیہ" ہے اور باطن قول "سلموا تسلیما" ہے یعنی تسلیم کریں اس کو جسے اس نے اپنا خلیفہ بنانے کی وصیت کی اور اس کو تم پر فضیلت دی اور جو کچھ اس سے عہد کیا تھا اس کو تسلیم کرلو۔ یہ وہ چیز ہے جس کی میں نے تم کو خبر دی بہ تحقیق کہ اس کی تاویل کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے جس کا حس لطیف ہو، ذہن صاف ہو اور تمیز صحیح ہو۔

اور اسی طرح اس کا قول "آل یسین پر سلام ہو" بھی ہے۔ کیونکہ اللہ نے نبی کا یہی نام رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "یس۔ پر از حکمت قرآن کی قسم۔ بیشک تم رسولوں میں سے ہو" یہ اس کے علم میں تھا کہ وہ خدا کے اس قول "سلام علی آل محمدؐ" کو ساقط کریں گے جیسا کہ اس کے علاوہ اور بھی اقوال کو ساقط کیا۔ رسول اللہؐ نے اپنی آل کو کبھی جدا نہ کیا بلکہ ان کی دلجوئی کرتے رہے اور ان کو اپنے قریب کرتے رہے و نیز انکو اپنے دائیں اور بائیں بٹھاتے تھے یہاں تک کہ خدا نے حکم دیا کہ اپنے دشمنوں کو دور رکھیں اور اس کا قول کہ ان کو خوبی کیساتھ چھوڑ بیٹھو (مزمل) و نیز "پس ان کافروں کو کیا ہوگیا ہے کہ انکی ٹولیاں تمہاری طرف داہنے اور بائیں سے دوڑی چلی آرہی ہیں کیا ان میں سے ہر شخص اسی کا متمنی ہے کہ وہ جنت نعیم میں داخل ہوگا ہرگز نہیں، وہ جانتے ہیں کہ ہم نے ان کو کس چیز سے پیدا کیا ہے (المعارج) اور اسی طرح قول خدا ہے کہ "اس روز ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے" یہ نہیں

يسم باسمائهم واسماء آبائهم وامهاتهم.

واما قوله: "كل شيئ هالك الا وجهه" فانما انزلت كل شيئ هالك الا دينه، لانه من المحال ان يهلك منه كل شي ويبقى الوجه هو اجل و اكرم و اعظم من ذلك، انما يهلك من ليس منه الا ترى انه قال: "كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام" ففصل بين خلقه ووجهه

واما ظهورك على تناكر قوله "وان خفتم الا تقسطوا فى اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء (۳ النساء) وليس يشبه القسط فى اليتامى نكاح النساء ولا كل النساء ايتام، فهو مما قدمت ذكره من اسقاط المنافقين من القرآن وبين القول فى اليتامى وبين نكاح النساء من الخطاب والقصص اكثر من ثلث القرآن هذا وما اشبه مما ظهرت حوادث المنافقين فيه لاهل النظر والتامل ووجد المعطلون واهل الملل المخالفة للاسلام مساغًا الى القدح فى القرآن، ولو شرحت لك كلما اسقط وحرف وبدل مما يجرى هذا المجرى لطال، وظهر ما تحظر التقية اظهاره من مناقب الاولياء ومثالب الاعداء.

فرمایا کہ کسی کو اس کے نام اور اس کے ماں باپ کے ناموں کے ساتھ بلائیں گے۔

مگر قول خدا کہ "ہر شئے ہلاک ہونیوالی ہے سوائے اس کے چہرے کے" پس سوائے اس کے دین کے ہر چیز فانی پیدا کی گئی ہے کیونکہ یہ محال ہے کہ ہر چیز ہلاک کردی جائے اور اس کا چہرہ باقی رہے۔ وہ اس بات سے بیحد جلیل و کریم اور اعظم ہے کہ (اسکو چہرہ ہو) بتحقیق کہ جو کچھ اس سے نہ ہو ہلاک ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ اور دیکھو کہ خدا نے فرمایا ہے کہ "ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہ جائیگا جو کہ صاحب جلال واکرام ہے"۔ پس اس نے اپنی مخلوق اور اپنے چہرہ میں فصل قرار دیا ہے۔

تم اپنے وجود کے سبب سے ناواقف ہو" اور اگر تمکو اس بات کا خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے تو عورتوں میں سے جو تمکو پسند ہو اس سے نکاح کرلو"۔ یتیموں کے بارے میں انصاف عورتوں سے نکاح کرنے کے مشابہ نہیں ہے و نیز تمام عورتیں یتیم بھی نہیں ہیں پس قرآن سے منافقین کے نام نکالدیئے جانے سے متعلق جو اوپر مذکور ہوا اور یتیموں اور عورتوں کے نکاح سے متعلق جو ذکر کیا گیا اور ایسے خطابات اور قصص جو قرآن سے نکالدیئے گئے ایک ثلث قرآن سے زائد تھے۔ یہ اور اس سے مشابہ بہت سی باتیں جو اہل نظر و تامل کے لئے قابل غور ہیں منافقین نے احداث کیا اگر معطلین اور مخالفین اسلام کی قرآن کو ناقابل اعتماد بنانے اور اس کا مضحکہ اڑانے کی کوششوں کی تشریح کروں کہ قرآن سے کیا کیا ساقط کیا گیا اور کیا کیا تحریف و تبدیل کی گئی اور اس میں کیا تھا اور اب کیا باقی ہے تو بہت طول ہو جائیگا اولیاً کے مناقب اور اعدا کے عیوب کے اظہار سے تقیہ کرنے کے خطرات ظاہر ہیں۔

واما قوله: " وماظلمنٰهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون (۱۱۸ النحل) فهو تبارك اسمه اجل واعظم من ان يظلم، ولكن قرن امناءه على خلقه بنفسه، وعرف الخليقة جلالة قدرهم عنده، وان ظلمهم ظلمه، بقوله: "وماظلمونا" ببغضهم اولياءنا و معونة اعدائهم عليهم" ولكن كانوا انفسهم يظلمون" اذحرموها الجنة، واوجبوا عليها خلود النار.

واما قوله: " انما اعظكم بواحدة" فان الله جل ذكره نزل عزائم الشرائع و آيات الفرائض في اوقات مختلفة، كما خلق السموات والارض في ستة ايام، ولو شاء لخلقها في اقل من لمح البصر، ولكنه جعل الاناة والمداراة امثالا لامنائه و ايجاباً للحجة على خلقه، فكان اول ما قيدهم به: الاقرار بالوحدانية والربوبية والشهادة بان لا اله الا الله فلما اقروا بذلك تلاه بالاقرار لنبيه بالنبوة والشهادة له بالرسالة، فلما انقادوا لذلك فرض عليهم الصلوة، ثم الصوم، ثم الحج، ثم الجهاد ثم الزكوة ثم الصدقات، وما يجري مجراها من مال الفيئ، فقال المنافقون: هل بقي لربك علينا بعد الذي فرضه شيئ آخر يفترضه، فتذكره لتسكن انفسنا الى انه

اور قول خدا کہ "ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے"۔ پس وہ اعظم و جلیل ترین ذات اس بات سے پاک ہے کہ ظلم کرے البتہ اس نے بہ نفسِ نفیس اپنے امنا کو اپنی مخلوق سے قریب کر دیا اور ان کی قدر و منزلت کو جو اسکی ذات سے ہے پہچنوایا اور اگر انھوں نے ظلم کیا تو ان کا ظلم خدا کے ظلم کے مترادف ہوگا۔ بقولہ "ہم نے ظلم نہیں کیا" چونکہ ان ظالموں نے اولیائے خدا سے بغض رکھا اور ان کے دشمنوں کی اعانت کی اور بہ ارشاد خداوندی کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے خدا نے ان پر جنت حرام کردی اور دخول جہنم واجب قرار دیا۔

اور قول خدا کہ "تمہارے لئے ایک چیز سب سے بڑی ہے" پس اللہ تعالیٰ نے شرعی دعائم اور احکام فرائض مختلف اوقات میں نازل فرمائے جیسا کہ زمین اور آسمان کو چھے روز میں خلق فرمایا۔ اگر وہ چاہتا تو ایک چشم زدن سے بھی کم وقت میں پیدا کرتا لیکن اُس نے تاخیر و مدارات کو اپنے امنا کے لئے امثال قرار دیا اور مخلوق پر واجب کیا کہ اس کی حجتوں کو قبول کرے۔ پس پہلی بات جو ان پر متعین کی گئی تھی اقرار وحدانیت و ربوبیت اور شہادت بالفاظ لا الہ الا اللہ تھی۔ پس جب انھوں نے اس بات کا اقرار کیا اپنے نبیؐ کی نبوت کا اقرار اور اس کی رسالت کی شہادت کا ذکر کیا اور جب انھوں نے اس میں بھی اطاعت کی ان پر نماز، روزہ، حج، جہاد، زکوٰۃ اور صدقات واجب کئے گئے اور جو کچھ مال فئے سے جاری ہوتا تھا حکم دیا۔ پس منافقین نے کہا کہ آیا تمہارے رب کے پاس کوئی اور بھی چیز باقی رہ گئی ہے کہ ہم پر فرض کرے اس کا ذکر کردو تاکہ ہمارے نفوس کو اطمینان حاصل ہو کہ اب کوئی اور چیز باقی نہیں ہے۔ خدا نے اس بارے میں حکم نازل فرمایا کہ "ان سے کہدو کہ ایک سب سے بڑی چیز باقی ہے" یعنی ولایت

لم يبق غيره، فانزل الله فى ذلك: "قل انما اعظكم بواحدة" يعنى الولاية، وانزل: "انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويوتون الزكوة وهم راكعون" وليس بين الامة خلاف انه لم يوت الزكوة يومئذ احد وهو راكع غير رجل، ولو ذكر اسمه فى الكتاب لاسقط مع ما اسقط من ذكره، وهذا وما اشبهه من الرموز التى ذكرت لك ثبوتها فى الكتاب، ليجهل معناها المحرفون فيبلغ اليك والى امثالك، وعند ذلك قال الله: "اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى ورضيت لكم الاسلام دينا"

واما قوله للنبى: "وما ارسلناك الا رحمة للعالمين" وانك ترى اهل الملل المخالفة للايمان ومن يجرى مجراهم من الكفار مقيمين على كفرهم الى هذه الغاية وانه لو كان رحمة عليهم لاهتدوا جميعا ونجوا من عذاب السعير، فان الله تبارك وتعالى انما عنى بذلك: انه جعله سببا لانظار اهل هذه الدار لان الانبياء قبله بعثوا بالتصريح لا بالتعريض وكان النبى منهم اذا صدع بامر الله واجابه قومه سلموا وسلم اهل دارهم من سائر

اور یہ حکم نازل فرمایا۔

" سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی خدا ہے اور اس کا رسول اور وہ مومنین جو نماز کو قایم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ ادا کرتے ہیں" (مائدہ ۵۶) امت کو اس بات میں اختلاف نہیں ہے کہ اُس روز سوائے ایک مرد کے حالتِ رکوع میں کسی اور نے زکواۃ دی ہو اگر خدا اس کے نام کا اپنی کتاب میں ذکر کرتا تو اس نام کو بھی اُسی طرح مٹا دیتے جیسا کہ اور ناموں کو مٹا دیا جن کا ذکر کیا گیا تھا۔ یہ ان رموز میں سے ہے جن کا ذکر میں نے تجھ سے کیا اور کتاب سے اس کا ثبوت دیا تاکہ اس کے معنوں سے محرفین ناواقف ہی رہیں اور تیری اور تیرے مثل دیگر افراد کی تبلیغ ہو جائے اس وقت خدا نے فرمایا کہ "آج کے روز میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کیا اور تمہارے دین اسلام سے راضی ہوا۔ (مائدہ ۳)

اور نبیؐ کے لئے اس کا ارشاد ہے کہ "ہم نے نہیں بھیجا تم کو مگر بنا کر رحمت تمام عالمین کے لئے" اور یقیناً تم ایمان کے مخالفین اور کفار میں سے ان کے قایم مقاموں کو دیکھو گے کہ اس غایت میں اپنے کفر پر ہی قایم ہوں گے اگر ان پر خدا کی رحمت ہوتی کہ یہ ہدایت پائیں تو یہ سب عذابِ جہنم سے نجات پا جاتے پس خدائے بزرگ و برتر نے اس سے مراد لیا ہے کہ اس دنیا والوں کو ڈرانے کے لئے اس کو سبب قرار دے کیونکہ اس سے پہلے کے انبیا تصریحی احکام کے ساتھ بھیجے گئے تھے نہ کہ تعریض کے ساتھ ہمارے نبیؐ بھی ان ہی میں سے تھے۔ جب وہ امر خدا کی طرف مائل ہوے اور ان کی قوم نے اس کو قبول کیا اور تسلیم کر لیا تمام مخلوق میں سے ان کے تہہ والوں نے بھی تسلیم کر لیا۔ اگر وہ

الخليقة، وان خالفوه هلكوا وهلك اهل دارهم بالآفة التي كان نبيهم يتوعدهم بها، ويخوفهم حلولها و نزولها بساحتهم، من: خسف او قذف، او رجف، او ريح، او زلزلة، اوغير ذلك من اصناف العذاب التي هلكت بها الامم الخالية

وان الله علم من نبينا ومن الحجج في الارض: الصبر على ما لم يطق من تقدمهم من الانبياء الصبر على مثله فبعثه الله بالتعريض لا بالتصريح واثبت حجة الله تعريضاً لا تصريحا بقوله في وصيه: "من كنت مولاه فهذا مولاه"

و"هو مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي" و ليس من خليقة النبيّ ولا من النبوة ان يقول قولا لا معنى له، فلزم الامة ان تعلم انه لما كانت النبوة والاخوة موجودتين في خلقة هارون، ومعدومتين فيمن جعله النبيّ بمنزلته انه قد استخلفه على امته كما استخلف موسى هارون، حيث قال له: اخلفني في قومي" ولو قال لهم: لا

انکی مخالفت کرتے تو ہلاک ہوجاتے اور ان کے شہر والے بھی اُس آفت سے ہلاک ہوجاتے جس کا ان کے نبی نے وعدہ کیا تھا اور انہیں تباہ و برباد کرنیوالے عذابوں کے نازل ہونے سے ڈرایا تھا مثلاً زمین کا دھنس جانا، اپنے مقام سے گر پڑنا زلزلہ اور اس کے علاوہ وہ تمام عذاب جن سے گذشتہ امتیں ہلاک ہوئی تھیں

بتحقیق کے خدا ہمارے نبیؐ اور زمین پر اپنی حجتوں کو جانتا ہے۔ صبر جس کے برداشت کی طاقت گذشتہ انبیاء میں نہ تھی اس کے مثل صبر ہمارے نبیؐ نے کیا۔ پس خدا نے ان کو تعریض کے ساتھ بھیجا نہ کہ تصریح کے ساتھ اور اللہ کی حجت کو تعریض کے ساتھ ثابت کیا نہ کہ بالتصریح چنانچہ ان کے وصی کے متعلق ارشاد ہے کہ "میں جس کا مولا ہوں یہ اس کا مولا ہے اور وہ مجھ سے اسی منزلت پر ہے جس منزلت پر ہارون موسیٰ کے ساتھ تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا" یہ نہ نبیؐ کی خلقت سے ہے اور نہ خصائص نبی سے ہے کہ نبی کوئی ایسی بات کہے جس کے کوئی معنی نہ ہوں پس امت کے لئے لازم ہے کہ سمجھ لے کہ کیوں نبوت اور اخوت دونوں ہارون کی خلقت میں موجود تھیں اور اس میں جس کو نبی نے بہ منزلت ہارون قرار دیا تھا معدوم تھیں* بتحقیق کہ نبی انکو امت پر اپنا خلیفہ بنایا تھا جیسا کہ موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ بنایا تھا۔ جب کبھی اس کے لئے فرمایا تو یہی کہ "میں نے اپنی قوم پر اپنا خلیفہ بنایا" اور اگر فرمایا ہوتا کہ امت میں

* رسالت مآب کے بعد تو نبوت تھی ہی نہیں اب رہی اخوت حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے حقیقی بھائی تھے اور حضرت علیؑ رسول خداؐ کے حقیقی بھائی نہ تھے بلکہ چچا زاد بھائی تھے۔

تقلدوا الامامة الا فلانا بعينه والا نزل بكم العذاب لاتاهم العذاب و زال باب الانظار والامهال

وبما امر بسد باب الجميع وترك بابه، ثم قال: ما سددت ولا تركت ولكني امرت، فاطعت، فقالوا سددت بابنا وتركت لاحدثنا سناً

فاما ذكروه من حداثة سنه فان الله لم يستصغر يوشع بن نون حيث امر موسى ان يعهد بالوصية اليه، وهو في سن ابن سبع سنين، ولا استصغر يحيى وعيسى لما استودعهما عزائمه وبراهين حكمته، وانما فعل ذلك جل ذكره لعلمه بعاقبة الامور، وان وصيه لا يرجع بعده ضالاً ولا كافراً.

وبان عمد النبي الى سورة براءة فدفعها الى من علم ان الامة تؤثره على وصيه، وامره بقراءتها على اهل مكة، فلما ولى من بين يديه اتبعه بوصيه وامره بارتجاعها منه، والنفوذ الى مكة ليقرأها على اهلها، وقال: "ان الله جل جلاله اوحى الي ان لا يؤدي عني الا رجل مني"، دلالة منه على خيانة من علم ان الامة اختارته على وصيه

ثم شفع ذلك بضم الرجل الذي ارتجع سورة براءة منه، ومن يوازره

سوائے فلاں کے اور کسی کی تقلید نہ کرنا ورنہ تم پر عذاب نازل ہوگا تب ان پر عذاب نازل ہوتا اور انتظار و مہلت کا دروازہ بند ہوجاتا

اور جب رسول اللہ نے سب کے دروازے بند کرنے اور اس کا دروازہ کھلا چھوڑ دینے کا حکم دیا تھا فرمایا تھا کہ نہ ہی میں نے دروازے بند کرائے اور نہ ایک دروازہ چھوڑ دیا بلکہ مجھے حکم دیا گیا اور میں نے اطاعت کی۔ پس انھوں نے کہا کہ آپ نے ہمارے دروازے بند کئے اور ایک کو اسکی کم سنی کی وجہ چھوڑ دیا۔ ان کے کم سنی کا ذکر کرنے پر فرمایا کہ جب خدا نے موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ اپنے بعد یوشع بن نون کو اپنا وصی مقرر کرکے عہد میں جب کہ ان کی عمر صرف سات سال کی تھی تو سنی نے انھیں کمسن اور چھوٹا نہیں سمجھا و نیز یحیٰ اور عیسیٰ کو بھی کمسن نہیں سمجھا جبکہ انھوں نے اپنے براھین وعزائم سے اس کی حکمت کو ثابت کیا تھا خدا امور کے انجام سے واقف تھا اور اس بات سے بھی کہ اُن کا (رسالت مآب کا) وصی انکے بعد نہ گمراہ ہوگا اور نہ کافر۔

نبیؐ نے عمداً سورۂ براۃ بھیجا اور حکم دیا کہ اہل مکہ کو پڑھکر سُنا دے یہ جانتے ہوئے کہ امت اسکو وصی پر مقدم کردیگی۔ پس جب وہ اس کے پیچھے سے آن پہونچا،...

...حکم دیا کہ اس کے (پیغمبر کے) وصی کی مطابعت کرے اور سورہ براۃ واپس دے دے تاکہ اہل مکہ کو پڑھ کر سنائے اور نافذ کرے۔ رسالت مآب نے فرمایا کہ خداوند عزوجل نے مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ اس حکم کو سوائے میرے یا کسی ایسے مرد کے جو مجھ سے ہو کوئی اور نہیں پہونچا سکتا۔ اس سے اس بات پر دلالت ہے کہ امت کا کوئی شخص بھی ہو علم میں خیانت کریگا اور دوسرے یہ کہ اسکو لوگ وصی سمجھنے لگیں گے۔ پھر آپ نے اس شخص کو اپنے پاس بلاتے ہوئے سمجھایا جس سے سورہ براۃ واپس

في تقدم المحل عند الامامة، الى علم النفاق "عمرو بن العاص" في غزاة ذات السلاسل، وولاهما عمرو: حرس عسكر وختم امرهما بان: ضمهما عند وفاته الى مولاه اسامة ابن زيد، وامرهما بطاعته، والتصريف بين امره ونهيه وكان آخر ما عهد به في امر امته قوله "انفذوا جيش اسامه" يكرر ذلك على اسماعهم، ايجاباً للحجة عليهم في ايثار المنافقين على الصادقين۔

ولو عددت كلما كان من امر رسول الله في اظهار معائب المستولين على تراثه لطال۔ . . . . (مزید تفصیل احتجاج طبرسی میں ملاحظہ ہو)

كل ذلك لتتم النظرة التي اوحاها الله تعالى لعدوه ابليس، الى ان يبلغ الكتاب اجله، ويحق القول على الكافرين، ويقترب الوعد الحق الذي بينه في كتابه بقوله: "وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات لنستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم" (نور ۵۵)

وذلك: اذا لم يبق من الاسلام الا اسمه ومن القرآن الا رسمه، وغاب صاحب الامر بايضاح الغدر له في ذلك لاشتمال الفتنة على القلوب حتى يكون اقرب الناس اليه اشدهم عداوة له۔

وعند ذلك يويده الله بجنود لم

لے لیا گیا تھا اور وہ جس نے نفاق کو جانتے ہوئے غزوہ ذات السلاسل میں امامت کے بارے میں مقدم ہونے کا بار اٹھایا تھا" یعنی عمرو بن عاص جو دونوں لشکر کی نگرانی کرنے والے تھے

اور اپنی وفات کے وقت دونوں کو ایک امر میں شریک کر کے اسامہ ابن زید کے حوالہ کر کے فراغت حاصل کرلی اور دونوں کو اس کی اطاعت اور امر و نہی میں تصرف کا حکم دیا۔ امت کے امور میں یہ آپ کا آخری حکم تھا کہ "جیش اسامہ کے ساتھ جائیں" اور ان کے نام لے کر اس کا تکرار کیا کہ ان پر حجت تمام ہو جائے کہ وہ منافقین کو صادقین پر ترجیح دے رہے تھے۔

اگر میں تمام باتوں کو شمار کروں کہ ان کی میراث پر غالب آنے والوں کے معائب کے اظہار میں رسول اللہ کا کیا حکم تھا تو بہت طول ہو جائے گا۔

یہ سب کا سب اس مہلت کے وقفہ تک تمام ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو دیا ہے یہاں تک کہ وہ نوشتہ اپنی مدت پر پہونچ جائے اور قول کی حقانیت کفار پر ثابت ہو جائے اور اس حق کا وعدہ جسکا بیان کتاب میں ہے قریب ہو جائے۔ بقولہ "تم میں سے جن لوگوں نے ایمان لایا اور نیک عمل کئے ہیں ان سے اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ضرور ان کو زمین پر خلیفہ بنائیگا جیسا کہ انکے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا" (نور ۵۵)

یہ اس وقت ہوگا جب کہ کوئی اسلام پر باقی نہ رہیگا سوائے اس کے نام کے اور قران باقی نہ رہیگا مگر رسماً اور صاحب الامرؑ اپنے ساتھ غدر و بیوفائی کی وجہ اور لوگوں کے قلوب پر فتنہ ظاہر ہونے کی وجہ غیبت میں رہیں گے یہاں تک کہ قریب ترین آدمی وہ ہوگا جو ان کا شدید ترین دشمن ہوگا۔

اور اس وقت خدا ایسے لشکر سے ان کی تائید کریگا جسکو

كرهوا، ويظهر دين نبيه على يديه على الدين كله ولو كره المشركون.

واما ما ذكرته من الخطاب الدال على تهجين النبيّ، والازراء به، والتأنيب له، مع ما اظهره الله تعالى فى كتابه من تفضيله اياه على سائر انبيائه فان الله عزوجل جعل لكل نبى عدواً من المشركين كما قال فى كتابه، وبحسب جلالة منزلة نبينا عند ربه، كذلك عظم محنته لعدوه الذى عاد منه فى شقاقه ونفاقه كل اذى ومشقة لدفع نبوته تكذيبه اياه، وسعيه فى مكارهه، وقصده لنقض كل ما ابرمه، واجتهاده ومن مالاه على كفره، وعناده ونفاقه، والحاده فى ابطال دعواه، وتغيير ملته ومخالفته سنته، ولم ير شيئاً ابلغ فى تمام كيده من تنفيرهم عن موالاة وصيه وايحاشهم منه، وصدهم عنه واغرائهم بعداوته، والقصد لتغيير الكتاب الذى جاء به، واسقاط ما فيه من فضل ذوى الفضل وكفر ذوى الكفر منه وممن وافقه على ظلمه وبغيه وشركه، ولقد علم الله ذلك منهم فقال:

"ان الذين يلحدون فى آياتنا لا يخفون علينا (۴۰ حم سجده) وقال "يريدون ان يبدلوا كلام الله" ولقد

کوئی دیکھ نہ سکے گا اور ان کے نبی کا دین ان کے ہاتھوں پر تمام دینوں پر غالب آجائیگا خواہ مشرکین کو کتنا ہی برا کیوں نہ معلوم ہو۔

اور جو کچھ تو نے ایسے بیان کا ذکر کیا جو نبی کی ہجو اور شان کے گھٹانے اور بزدلی پر دلالت کرتا ہے مع اس کے کہ خدا نے جو کچھ اپنی کتاب میں تمام انبیاء پر ان کی فضیلت کو ظاہر کیا ہے کہ خدائے عزوجل نے ہر نبی کیلئے مشرکین میں سے ایک دشمن قرار دیا ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ خدا کے پاس ہمارے نبی کی جو منزلت ہے اس کے لحاظ سے خدا نے ان کی مصیبت کو بھی عظیم رکھا جو اس دشمن سے پہونچی جس نے مخالفت اور نفاق میں عداوت کو ظاہر کیا تھا اور نبوت کے درجہ کو گھٹانے رسول کی تکذیب اور مکروہ باتوں سے متہم کرنے کی کوشش کی اور ہر اس چیز کو جس کو رسول نے مضبوط کیا تھا توڑنے کا قصد کیا اور کفر و عناد اور نفاق و الحاد کیطرف مائل کرنے رسول کے دعوے کو باطل کرنے، ان کی ملت کو بدل دینے اور ان کی سنت کی مخالفت میں ہر وہ کوشش کی جس کا امکان تھا انھوں نے اپنے کید و مکر میں اس سے کامل تر اور عظیم تر چیز نہیں دیکھی کہ اُن کے (رسول کے) وصی کی دوستی سے لوگوں کو نفرت دلائیں، لوگوں کو اس سے باز رکھیں۔ اُن سے ملنے میں رکاوٹ ڈالیں اور انکی عداوت پر آمادہ کریں، جو کتاب رسول کیساتھ آئی تھی اس میں تغیر کریں اور اس میں جو کچھ صاحبان فضل کے فضائل اور صاحبان کفر کے کفر کا بیان تھا اس کے ساقط کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اس سے اور اس کے ظلم دھوکا اور شرک سے خدا واقف تھا اور جانتا تھا کہ وہ یہ کریں گے چنانچہ فرماتا ہے کہ "یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں بیجا دخل دیا کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں" (حم سجدہ ۴۰) و نیز فرمایا کہ "وہ

احضروا الكتاب كملا مشتملا على التاويل والتنزيل، والمحكم والمتشابه، والناسخ والمنسوخ، لم يسقط منه حرف الف ولا لام، فلما وقفوا على مابينه الله من اسماء اهل الحق والباطل، وان ذلك ان اظهر نقض ماعهدوه قالوا: لاحاجة لنا فيه، نحن مستغنون عنه بما عندنا، وكذلك قال: فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قليلا فبئس مايشترون"

دفعهم الاضطرار بورود المسائل عليهم عما لا يعلمون تاويله، الى جمعه وتاليفه وتضمينه من تلقائهم مايقيمون به دعائم كفرهم، فصرخ مناديهم من كان عنده شي من القران فلياتنا به، ووكلوا تاليفه ونظمه الى بعض من وافقهم على معادات اولياء الله، فالفه على اختيارهم وما يدل للمتامل له على اختلال تمييزهم، وافترائهم وتركوا منه ماقدروا انه لهم، وهو عليهم، وزادوا فيه ماظهر تناكره وتنافره وعلم الله ان ذلك يظهر ويبين، فقال: "ذلك مبلغهم من العلم" وانكشف لاهل الاستبصار عوارهم وافترائهم

والذى بدا فى الكتاب من الازراء على النبىؐ من فرقة الملحدين ولذلك قال:

چاہتے ہیں کہ کلام خدا کو بدل دیں" حالانکہ خدا نے اپنی کتاب کو کامل کیا جو تاویل و تنزیل، محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ پر مشتمل ہے اس میں سے حرف الف و لام تک ساقط نہ ہوئے پس جب وہ خدا کے ارشاد سے واقف ہوئے جو اُس نے اہل حق و باطل کے متعلق فرمایا ہے اور اس خیال سے کہ ان کی عہد شکنی ظاہر ہو جائے گی انھوں نے کہا کہ ہمیں اس کی (تمہارے مرتب کردہ قرآن کی) حاجت نہیں ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے ہم اس سے مستغنی ہیں۔ اسی طرح فرمایا کہ" انھوں نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا اور اس کے عوض تھوڑی قیمت پر خرید لیا۔ پس کیا ہی بری خرید ہے اُن کی"

انھوں نے اپنا اضطرار اور مسائل کو اپنے پر دارد کرتے ہوئے وہ ان کے جمع و تالیف و تضمین اور تاویل سے واقف نہ تھے اس طرح انھوں نے کفر کے ستون قائم کر لئے۔ پس منادی نے انھیں آواز دی کہ جس کے پاس قرآن سے جو کچھ ہو ہمارے پاس لے آئے اور اس کی تالیف و تنظیم بعض اولیائے خدا کے دشمنوں کے حوالے کر دی اور انھوں نے اپنے اختیار سے اس کی تالیف شروع کی اور جو بات کہ کسی غور کرنے والے کے لئے انکے اختلال عقل و ہوش اور افترا پر دلالت کرتی ہے اور جس کے سمجھنے پر وہ قادر نہ ہو سکے انھوں نے ترک کر دیا حالانکہ یہ انکے لئے مضر تھا اور اس میں اس بات کو بڑھا دیا جس سے ان کا انکار و نفرت ظاہر ہو گئی۔ خدا اس سے عالم تھا چنانچہ اس نے اسکو ظاہر کر دیا اور بڑھا دیا اور فرمایا کہ" یہ ان کا مبلغ علم تھا" اور اہل بصیرت کے لئے ان کا افترا اور ان کے عیوب ظاہر ہو گئے

فرقہ ملحدین سے جس نے کتاب (قرآن) میں اپنے نبی پر عیوب لگانے کی ابتدا کی اس کے لئے فرمایا کہ" وہ قابل انکار چیز کا ذکر

" ويقولون منكراً من القول و زوراً " ويذكر جل ذكره لنبيه ما يحدثه عدوه في كتابه من بعده بقوله : " وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا تمنى القى الشيطان في امنيته فينسخ الله ما يلقى الشيطان ثم يحكم الله آياته (٢٢ الحج) ۔

يعني : انه ما من نبي تمنى مفارقة ما يعانيه من نفاق قومه، وعقوقهم، والانتقال عنهم الى دار الاقامة، الا القى الشيطان المعرض لعداوته عند فقده في الكتاب الذى انزل عليه ذمه، والقدح فيه، والطعن عليه، فينسخ الله ذلك من قلوب المومنين فلا تقبله، ولا تصغى اليه غير قلوب المنافقين، والجاهلين، ويحكم الله آياته بان : " يحمى اوليائه من الضلال والعدوان، ومشايعة اهل الكفر والطغيان، الذين لم يرض ان الله ان يجعلهم كالانعام " حتى قال : بل هم اضل سبيلاً ۔ فافهم هذا و اعلمه، و اعمل به، اعلم انك ما قد تركت مما يجب عليك السوال عنه اكثر مما سالت عنه، واني قد اقتصرت على تفسير يسير من كثير لعدم حملة العلم، و قلة الراغبين في التماسه، وفي دون ما بينت لك بلاغ لذوى الالباب ۔ قال السائل : حسبى ما سمعت يا امير المومنين شكراً لله لك

کرتے ہیں اور جھوٹ کو ثابت کرنا چاہتے ہیں " ا خدا نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے متعلق اس بات کا ذکر کر دیا جو اُن کا دشمن ان کے بعد قرآن میں الحاق کریگا " اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جس وقت اس نے کوئی خواہش کی شیطان نے اس کی خواہش میں کوئی نہ کوئی دخل دیا پس شیطان جو دخل دیتا ہے اللہ اس کو مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی نشانیوں کو مضبوط کر دیتا ہے " یعنی جس نبیؐ نے بھی اپنی قوم کی منافقت اور نافرمانیاں دیکھیں اپنی مفارقت اوران سے دارالاقامہ کی طرف منتقل ہونے کی خواہش کی مگر روگردانی کرنے والے شیطان نے اپنی عداوت کی وجہ ان کے قلوب میں القا کیا کہ یہ خدا کی کتاب میں موجود نہیں ہے جو ان پر نازل ہوئی وہ ان کی مذمت اور قدح وطعن کرتا ہے اس لئے خدا اسکو مومنین کے قلوب سے نکال دیتا ہے اور وہ اس کو قبول نہیں کرتے۔ یہ بات سوائے جہلا اور منافقین کے اور کسی کے قلب میں نہیں سماتی خدا اپنی آیات کو یہ کہکر محکم کرتا ہے کہ وہ اپنے اولیاء کو گمراہی دشمنی اور اہل کفر و طغیان کی متابعت سے بچاتا ہے جنہوں نے خدا کو راضی نہیں کیا خدا نے انھیں جانوروں کے مثل قرار دیا یہاں تک فرمایا کہ وہ اس سے بھی بدتر ہیں ۔

پس اس کو سمجھ اور اس کا علم حاصل کر اور اس پر عمل کر اس بات کو جان لے کہ ایسے سوال جن کا تجھ کو جواب ملنا تھا تو نے چھوڑ دیا ان میں سے تو نے اکثر سوالات کئے اور میں نے تفسیر کو تسہیل سے بیان کرنے پر اکتفا کیا اس لئے برداشت کرنے والے اہل علم اور خواہشمندوں کی قلت ہے ۔ اس کے علاوہ جو میں نے بیان نہیں کیا صاحبان سمجھ کے لئے ایک پیام ہے

سائل نے کہا کہ یا امیر المومنینؑ جو کچھ میں نے آپ سے سُنا میرے لئے کافی ہے خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے شرف کے

علی استنقاذی من عمایة الشرك وطخیة الافك، واجزل علی ذلك مثوبتك، انه علی کل شیء قدیر وصلی الله اولاً وآخراً علی انوار الهدایات، واعلام البریات، محمد وآله اصحاب الدلالات الواضحات وسلم تسلیما کثیراً ۔

اندھے پن سے اور جھوٹ کی تاریکی سے نکالا اور اس کی جزا میں آپ کو بہت بڑا ثواب عطا کیا۔ بیشک وہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے اللہ رحم کرے اوّل سے آخر تک تمام نور ہائے ہدایت پر اور اعلام عصمت محمدؐ پر اور ان کی آل پر جو صاحبان دلالات اور واضحات ہیں۔ وسلم تسلیما کثیرا ۔۔۔

(کتاب الاحتجاج طبرسی ص ۳۵۸)

گمراہی کا سبب

ایک سائل نے سوال کیا کہ وہ چھوٹی سے چھوٹی بات جس سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے کیا ہے ؟

حضرت امیر المومنینؑ نے جواب دیا کہ "اس بات کا نہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو کس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس شخص پر کس کی ولایت فرض گردانی ہے اور اپنی زمین پر اپنی حجت اور اپنی مخلوق کے نیک و بد اعمال کا گواہ کس کو مقرر کیا ہے"

سائل نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں ؟

حضرتؑ نے جواب دیا کہ وہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے اپنی ذات اور اپنے نبی کی ذات کے ساتھ ملا دیا ہے اس امر کو قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے " یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسولؐ و اولی الامر منکم

معقل ابن قیس کو نصیحت

اتق الله یا معقل ما استطعت لا تبغ علی اهل القبلة ولا تظلم اهل الذمة ولا تکبر فان الله لا یحب المتکبرین ۔

اموالهم کاموالنا و دماءهم کدمائنا

(سوانح عمری جارج جرداق)

اے معقل جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اہل قبلہ پر زیادتی اور اہل ذمہ پر ظلم نہ کرو اور تکبر نہ کرو کہ خداوند عالم تکبر کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

ان کے اموال ہمارے اموال جیسے اور ان کی جانیں ہماری جانوں جیسی ہیں۔

فرقہ ناجی

حضرت علی علیہ السلام نے راس الیہود سے فرمایا:۔

امیرالمومنینؑ: علیٰ کما افترقتم
راس الیہود: کذا وکذا فرقۃ
امیرالمومنینؑ: کذبت

ثم اقبل علی الناس فقال:

امیرالمومنینؑ، واللہ لو ثنیت لی الوسادۃ لقضیت بین اھل التوراۃ بتوراتھم وبین اھل الانجیل بانجیلھم بین اھل الزبور بزبورھم وبین اھل القرآن بقرانھما فترقت امۃ الیھود علی احدی و سبعین فرقۃ سبعون منھا فی النار واحدۃ منھا ناجیۃ فی الجنۃ وھی التی اتبعت یوشع بن نون وصی موسیٰ وافترقت امۃ النصاریٰ علی ثنتین و سبعین فرقۃ احدی و سبعون منھا فی النار و واحدۃ منھا ناجیۃ بالجنۃ وھی التی اتبعت شمون الصفا وصی علیٰ

و تفرق ھذہ الامۃ علی ثلث و سبعین فرقۃ۔ اثنان و سبعون فرقۃ فی النار و واحدۃ فی الجنۃ وھی التی اتبعت وصی محمدؐ ـــ و ضرب بید علی صدرہ ثم قال ثلاثۃ عشر فرقۃ من الثلاث و السبعین فرقۃ کلھا تنتحل مودتی وحبی و واحدۃ منھا ناجیۃ وھی النمط الاوسط و اثنا عشر فی النار

امیرالمومنینؑ: تم میں کتنے فرقے ہو گئے
راس الیہود: اتنے اور اتنے فرقے۔
امیرالمومنینؑ: تم نے غلط کہا

سب سے مخاطب ہوکر۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم اگر میرے لئے مسند بچھا دی جائے تو اہل توریت کے لئے توریت سے اہل انجیل کیلئے انجیل سے اور اہل قرآن کے لئے قرآن سے فیصلے کروں گا امت یہود اکہتر[۷۱] فرقوں میں بٹ گئی تھی جن میں سے ستر[۷۰] فرقے جہنم میں گئے اور ایک فرقہ نے نجات پائی۔ یہ وہی فرقہ تھا جس نے موسیٰ کے وصی یوشع کی متابعت کی تھی۔ نصاریٰ بہتر[۷۲] فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے ان میں سے اکہتر[۷۱] فرقے ناری اور ایک ناجی تھا۔ یہ وہی فرقہ تھا جس نے عیسیٰؑ کے وصی شمعون کی متابعت کی تھی۔

یہ امت تہتر[۷۳] فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سے بہتر[۷۲] فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ یہ وہی فرقہ ہوگا جو محمدؐ کے وصی کی متابعت کرے گا۔

(پھر سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا)

تہتر[۷۳] فرقوں میں سے تیرہ[۱۳] فرقے میری محبت و مودت کا دعویٰ کریں گے ان میں سے ایک فرقہ ناجی ہوگا جو اوسط راستہ اختیار کیا ہوگا اور بارہ[۱۲] فرقے جہنم میں جائیں گے۔

(بکر المعارف ص۱۰۵۔ احتجاج طبرسی ص۲۱۱)

احتجاجات

۱۔ احتجاج حضرت امیر المومنینؑ بر بیعت حضرت ابوبکر

خلافت کے بعد حضرت عمر نے ہر شخص سے حضرت ابوبکر کی بیعت لینی شروع کی عوام الناس کے بعد سرداران قبائل اور سربرآوردہ اشخاص سے بیعت لی ان کے بعد حضرت علیؑ بنی ہاشم اور چند خاص اصحاب نبیؐ جو باقی رہ گئے تھے ان سے بیعت لینے حضرت ابوبکر نے اپنے غلام قنفذ کو بھیجا کہ حضرت علیؑ کو بلا لائے مگر حضرت کے انکار پر حضرت عمر اپنے ہمراہ چند آدمیوں کو لیکر حضرت علیؑ کے در دولت پر پہونچے اور تشدد کرنے لگے کہ سب لوگ حضرت ابوبکر کی بیعت کریں چنانچہ بجبر و اکراہ سوائے حضرت علیؑ کے اور لوگوں نے بیعت کر لی حضرت عمر اور ان کے ساتھی حضرت علیؑ پر جبر کرنے لگے کہ ابوبکر کی بیعت کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ :۔

امیر المومنینؑ : انا احق بهذا الامر منه وانتم اولی بالبیعة لی، اخذتم هذا الامر من الانصار واحتججتم علیهم بالقرابة من الرسول وتاخذونه منا اهل البیت غصباً۔ الستم زعمتم للانصار انکم اولی بهذا الامر منهم لمکانکم من رسول الله فاعطوکم المقادة وسلموا لکم الامارة وانا احتج علیکم بمثل ما احتججتم علی الانصار انا اولی برسول الله حیاً ومیتاً وانا وصیه و وزیره مستودع سره وعلمه، وانا الصدیق الاکبر والفاروق الاعظم اول من آمن به و صدقه واحسنکم بلاءً فی جهاد المشرکین واعرفکم بالکتاب والسنة وافقهکم فی الدین واعلمکم بعواقب الامور وادربکم لساناً واثبتکم جناناً، فعلام تنازعونا هذا الامر انصفونا ان کنتم تخافون الله من انفسکم، واعرفوا لنا الامر مثل ما عرفته لکم الانصار،

امیر المومنینؑ : اس امر میں ان کی بہ نسبت زیادہ حقدار ہوں اور تمھارے لئے زیادہ مناسب ہے کہ مجھ سے بیعت کریں تم نے انصار سے یہ امر قرابت رسول کی بنا پر احتجاج کرکے حاصل کیا اور ہم اہل بیت سے غصب سے حاصل کیا ایا تم اس زعم میں نہ تھے کہ تم رسول اللہؐ سے اس امر کو اپنی طرف منعطف کرنے میں انصار سے زیادہ اولیٰ تھے پس انہوں نے تمہیں یہ سرداری عطا کی اور تمھاری امارت کو تسلیم کیا اب میں تم پر وہی حجت قایم کرتا ہوں جو تم نے انصار پر کی تھی میں رسول اللہؐ کی حیات میں سب سے اولیٰ تھا اور بعد رحلت بھی سب سے اولیٰ ہوں میں انکا وصی اور وزیر ہوں اور انکے علم و اسرار کی امانت گاہ ہوں میں صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہوں میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے ان پر ایمان لایا اور انکی تصدیق کی اور مشرکین کے ساتھ جہاد میں تم سب سے زیادہ احسن طریقہ پر کام انجام دیا۔ تم سب سے زیادہ قرآن و سنت سے واقف ہوں اور دین میں تم سب سے زیادہ فقیہ ہوں امور کے انجام تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، زبان میں تم سب سے زیادہ فصیح ہوں میں نے تم پر امر مخفی کو ثابت کر دیا پس اس امر میں ہمارے تنازعہ کو سمجھو اور اگر تم اپنے نفوس کیلئے اللہ سے ڈرتے ہو تو ہمارے ساتھ انصاف کرو اور

والا فبوؤا بالظلم والعدوان و انتم تعلمون۔

حضرت عمر: یا علیؑ امالك باهل بیتك اسوة

امیرالمومنینؑ: سلوهم عن ذلك، فابتدر القوم الذین بایعوا من بنی هاشم فقالوا والله ما بیعتنا لکم بحجة علی علیؑ ومعاذ الله ان نقول انا نوازیه فی الهجرة وحسن الجهاد والمحل من رسول الله:

حضرت عمر: انك لست متروکا حتی تبایع طوعا او کرها

امیرالمومنینؑ: احلب حلبا لك شطره، اشدد له الیوم لیرد علیك غدا، اذا والله لا اقبل قولك ولا احفل بمقامك ولا ابایع۔

ہمارے امر کو بھی اُسی طرح تم نے انصار کے مقابل اپنے کو پہنچوایا ورنہ بھلا کہ تم ظلم و زیادتی کے مرتکب ہوئے ہو جس کو تم سب جانتے ہو۔

حضرت عمر: یا علیؑ جان لو کہ آپ کے اور آپکے اہلبیتؑ کیلئے اقتدا ہی مناسب ہے

امیرالمومنینؑ: اس بات کیلئے تو انہیں سے پوچھ ہی جاؤ۔ بنی ہاشم میں سے جن لوگوں نے بیعت میں عجلت کی تھی کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہم نے علیؑ کے خلاف حجت قایم کرنے تمہاری بیعت نہیں کی اور خدا پناہ میں رکھے اگر ہم کہیں کہ ہم ہجرت میں تمہارے مساوی ہیں اور جہاد و قربت رسول میں تمہارے برابر ہیں۔

حضرت عمر: ہم تم کو نہ چھوڑیں گے جب تک کہ طوعاً یا کرہاً بیعت نہ کرلیں۔

امیرالمومنینؑ: آج وہ نفع حاصل کرلو جس میں تمہارا ہی حصہ ہے آج تم اُس کیلئے تشدد کرتے ہو تاکہ وہ کل اسکو تمہاری طرف واپس کردے۔ خدا کی قسم میں تمہارے قول کو قبول کرونگا نہ مجھے تمہارے مقام کی پرواہ ہے اور نہ بیعت کرونگا۔

حضرت ابوبکر نے کہا کہ ہمکو تم سے اس بابت نہ کوئی شک ہے اور نہ کراہت۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ اے ابن عم قرابت رسولؐ میں نہ تم سے بڑھ کر ہے اور نہ سبقت اسلام اور علم و نصرت رسول میں لیکن اب یہ امر واقع ہو چکا ہے۔ ابوبکر معمر آدمی ہے اور اسکام کے وزن کو برداشت کرسکتا ہے۔ تمہارے قبول کرلینے میں کیا مضائقہ ہے! اس امر کے حاصل کرتے خدا تمہاری عمر دراز کرے۔ اس کے بعد تم سے دو آدمی بھی اختلاف نہ کریں گے۔ اب کوئی فتنہ نہ پیدا کرو۔

امیرالمومنینؑ: یا معاشر المهاجرین والانصار الله الله لا تنسوا عهد نبیکم الیکم فی امری ولا تخرجوا سلطان محمد من داره وقعر بیته الی دورکم وقعر بیوتکم، ولا تدفعوا اهله عن حقه ومقامه فی الناس فوالله معاشر الجمع ان الله قضی وحکم ونبیه اعلم وانتم تعلمون بانا اهل البیت احق بهذا الامر منکم، اما کان القاری

امیرالمومنینؑ: اے جماعت مہاجرین و انصار اللہ اللہ میرے امر میں تمہارے لئے جو نبیؐ کا حکم ہے اس کو مت بھولو اور محمدؐ کی سلطنت کو انکے گھر سے نکال کر اپنے گھروں میں نہ لے جاؤ اور ان کے اہل بیت کو ان کے حق سے اور اس مقام سے نہ ہٹاؤ جو اور لوگوں میں انکا مقام ہے پس خدا کی قسم اے گروہ مردم بیشک خدا نے حکم دیا اور اس کا نبیؐ جانتا ہے اور تم لوگ بھی جانتے ہو کہ ہم اہلبیت اس امر میں تم سب سے زیادہ حقدار ہیں کیا تم میں کوئی کتاب خدا کا قاری نہیں ہے جو دین خدا میں فقیہ ہو اور

منكم لكتاب الله الفقيه في دين الله
المطلع بامر الرعية، والله انه لفينا لا
فيكم فلا تتبعوا الهوى فتزدادوا من الحق
بعداً وتفسدوا قديمكم بشر من حديثكم

رعیت کے امور سے مطلع ہو، خدا کی قسم وہ ہم میں ہے
تم میں نہیں ہے پس حرص و ہوا کی متابعت نہ کرو اس طرح
تم حق سے دوری میں زیادتی کرنے والے اور اپنی قدیم بات میں
شر کی وجہ فساد پیدا کرنیوالے قرار پاؤ گے۔

بشیر ابن سعد انصاری نے عرض کیا کہ اے ابوالحسن ایک جماعت نے اس امر کو ابوبکر کے لئے قبول کر لیا ہے اگر ہم انصار ابوبکر کی بیعت سے پہلے آپ کے ان الفاظ کو سن لئے ہوتے تو آپ سے ایک شخص بھی اختلاف نہ کرتا۔

امیرالمومنینؑ: یا هؤلاء کنت ادع رسول الله
مسجى لا اواريه واخرج انازع في سلطانه،
والله ما خفت احداً يسمو له وينازعنا
اهل البيت فيه ويستحل ما استحللتموه
ولا علمت ان رسول الله ترك يوم غدير
خم لاحد حجة ولا لقائل مقالاً،
فانشد الله رجلاً سمع النبيؐ يوم غدير خم
يقول "من كنت مولاه فهذا علي مولاه
اللهم وال من والاه وعاد من عاداه
وانصر من نصره واخذل من خذله"
ان يشهد الآن بما سمع ـــ
پھر فرمایا " وايم الله لو فعلتم ذلك
لما كنتم لهم الا حربا ولكنكم كالملح
في الزاد وكالكحل في العين. وايم الله
لو فعلتم ذلك لا يتموني شاهرين
باسيافكم مستعدين للحرب والقتال
واذا لا توني فقالوا لي بايع والا
قتلناك، فلا بد لي من ادفع القوم عن
نفسي وذلك ان رسول الله اوعز الي قبل وفاته وقال
لي "يا ابوالحسن ان الامة ستغدر بك

امیرالمومنینؑ: اے لوگو میں رسولؐ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے
تسبیح کرتا تھا جس کو میں نہیں چھپاتا اور میں میدان میں نکلا انکے اقتدار
کے لئے جنگ کرتا تھا۔ خدا کی قسم تم میں سے کسی ایک نے بھی اس امر میں
انکی جگہ کسی کو موسوم کرنے خدا سے خوف نہ کیا اور اس میں ہم اہلبیت
سے تنازعہ کیا اور اس چیز کو جائز قرار دیا جو تمہارے لئے جائز نہیں
اور نہیں سمجھا کہ یوم غدیر رسول اللہؐ نے کسی کیلئے حجت کی حد چھوڑی
اور نہ کسی کہنے والے کے لئے کوئی بات چھوڑی پس وہ شخص اللہؐ کی
قسم کھائے اور شہادت دے جس نے یوم غدیر رسول اللہؐ کو کہتے سنا
تھا کہ " میں جس کا مولا ہوں یہ علیؑ اس کے مولا ہیں خداوندا
دوست رکھ اسکو جو دوست رکھے اس کو اور دشمن رکھ اسکو جو دشمن
رکھے اسکو اور نصرت کر اس کی جو نصرت کرے اس کی اور چھوڑ دے
اس کو جو چھوڑ دے اس (علیؑ) کو"۔ پھر فرمایا خدا کی قسم اگر تم نے
ویسا کیا تو سوائے اس کے چارہ نہیں کہ تم سے جنگ کی جائے مگر
تمہاری حیثیت اتنی ہی ہے جتنا کہ نمک روٹی میں اور سرمہ آنکھ میں
لگایا جاتا ہے اور خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو اپنی تلواریں لیکر
جنگ وقتال کیلئے مستعد ہوکر میرے سامنے آجاؤ پھر اس گروہ نے
کہا کہ بیعت کرو ورنہ ہم تمکو قتل کر دیں گے پس قوم کو اپنے سے دفع
کرنے کوئی دوسری متبادل صورت نہ تھی اس امر سے رسول اللہؐ
نے اپنی وفات سے قبل مجھے اطلاع دیدی تھی اور میرے لئے فرمایا
تھا کہ اے ابوالحسن میرے بعد امت تم سے غدر کریگی اور تمہارے

من بعدي وتنقض نبك عهدي وانك
مني بمنزلة هارون من موسىٰ وان
الائمة من بعدي كهارون ومن اتبعه
والسامري فقلت يارسول الله فما تعهد
الي اذا كان كذالك؟ فقال اذا وجدت
اعواناً فبادر اليهم وجاهدهم، وان
لم تجد اعواناً كف يدك واحقن دمك
حتى تلحق بي مظلوماً۔ فلما توفي رسول
الله اشتغلت بغسله وتكفينه والفراغ
من شانه ثم آليت على نفسي يميناً ان
لا ارتدي برداء الا للصلاة حتى اجمع
القرآن ففعلت ثم اخذت بيد فاطمةؑ
وابني الحسنؑ والحسينؑ فدرت على
اهل بدر واهل السابقة فناشدتهم
حقي ودعوتهم الى نصرتي فما اجابني
منهم الا اربعة رهط سلمان وعمار
وابوذر والمقداد، ولقد راودت
في ذلك بقية اهلبيتي فابوا على الا
السكوت لما علموا من وغارة صدور
القوم وبغضهم الله ورسوله ولاهلبيتؑ
نبيه فانطلقوا باجمعكم الى الرجل
فعرفوه ما سمعتم من قول نبيكم ليكون
ذلك اوكد للحجة وابلغ للعذر
والعد لهم من رسول الله اذا وردوا
عليه۔

معاملہ میں میرے عہد کو توڑ دیگی اس میں شک نہیں کہ تم مجھ سے
ہارون کی منزلت پر ہو جو ان کو موسیٰؑ سے تھی اور میرے بعد تمام آئمہؑ
مثل ہارون کے ہیں اور جس نے اس کی متابعت کی وہ سامری ہوگیا
میں نے کہا کہ یارسول اللہ میرے لئے آپ کا کیا عہد تھا اور ایسا
کب ہوگا۔ فرمایا کہ جب تم مددگار پاؤ اُن سے جہاد کرنے میں
عجلت کرو اور اگر مددگار نہ پاؤ اپنے ہاتھ روک لو اور
خون بہانے سے احتراز کرو یہاں تک کہ تم مجھ سے مظلوم ملحق ہو جاؤ
پس جب رسول اللہ نے وفات پائی میں ان کے غسل و کفن میں
مشغول ہوا اور اس سے فارغ ہونے کے بعد میں نے اپنے نفس پر
واجب کرلیا کہ جب تک قرآن جمع نہ کروں سوائے نماز کے ردا نہ اوڑھوں
پس میں نے ایسا ہی کیا اور فاطمہؑ اور میرے فرزند حسنؑ و حسینؑ
کے ہاتھ تھام کر اہل بدر و اہل سابقہ کے پاس گیا اور انھیں
قسم دے کر اپنا حق جتلایا اور اپنی نصرت کی دعوت دی مگر انھوں نے
سوائے چند یعنی سلمان، عمار، ابوذر اور مقداد کے کسی نے
بھی جواب نہ دیا اور میں نے اہل بیت کو باقی رکھنے کی خاطر
واپس ہوگیا اور میرے لئے سوائے سکوت کے کوئی متبادل
صورت نہ تھی۔ جب انھوں نے دیکھا کہ قوم کے سینے بغض
و کینہ سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ خدا و رسولؐ اور اہل بیتؑ
سے بغض و عداوت رکھتے ہیں سب کے سب ایک آدمی کی طرف
چلے جس کو وہ پہلے سے جانتے تھے۔ آیا تم نے قول رسولؐ نہ سنا تھا
کہ یہ ہوکر رہیگا یا ان کی حجتوں کے لئے ان کی کیا کوشش تھی
اور کسی عذر کے قبول کرنے کو کس حد پر پہونچایا تھا اور جب (قیامت
کے روز) رسولؐ کے پاس وارد ہوں گے بہت دور ہٹ
جائیں گے۔

اس کے بعد ابان، خالد بن سعید بن عاص، سلمان، ابوذر غفاری، مقداد، بریدہ اسلمی، عمار یاسر، ابی بن کعب خزیمہ

بن ثابت، ابوالھیثم، سہل بن حنیف، عثمان بن حنیف اور ابو ایوب انصاری نے یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکر و عمر کو ارشادات رسولؐ خطبہ غدیر اور وصایاے رسول اور حقوق اہلبیت یاد دلاکر کہا کہ خلافت حضرت علیؑ کا حق ہے ان کے حوالے کر دیں مگر کسی نے بھی سننا نہ چاہا اور واپس چلے گئے۔

حضرت امیرالمومنینؑ نے تدفین رسولؐ کے بعد قرآن کو نزول کی ترتیب میں جمع کیا اور مسجد رسول میں جب کہ بہت سے لوگ جمع تھے تشریف لاکر فرمایا:۔

امیرالمومنینؑ: ایها الناس انى لم ازل منذ قبض رسول الله مشغولا بغسله ثم بالقران حتى جمعته كله فى هذا الثوب، فلم ينزل الله على نبيه آية من القرآن الا وقد جمعتها كلها فى هذا الثواب وليست منه آية الا وقد اقرانيها رسول الله وعلمنى تاويلها۔

امیرالمومنینؑ: اے لوگو میں رسول اللہ کی روح کے قبض ہونے کے وقت نہیں ہٹا اور ان کے غسل میں پھر قرآن کے جمع کرنے میں مشغول رہا یہاں تک کہ اس کو کامل طور پر جمع کر لیا جو اس کپڑے کے درمیان ہے خدا نے اپنے نبیؐ پر قرآن میں کوئی آیت نازل نہیں فرمائی مگر وہ پوری طور پر اس کپڑے کے درمیان جمع کی گئی ہو اور اس میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کو رسول اللہؐ نے پڑھا ہو اور اس کی تاویل مجھے نہ سمجھائی ہو۔

جواب ملا کہ ہمیں اس کی حاجت نہیں ہے پس حضرت امیرالمومنینؑ قرآن لے کر دولت سرائے واپس تشریف لے گئے۔

(کتاب الاحتجاج طبرسی ص۱۰۷)

اس کے بعد حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ کسی کو بھیجکر علیؑ کو بلائیں اور اسوقت تک جانے نہ دیں جب تک کہ وہ بیعت نہ کریں پس حضرت ابوبکر نے ایک آدمی کو بھیجا کہ حضرت علی کو بلالائے۔ اس نے حضرت علیؑ سے کہا کہ آپکو خلیفہ رسولؐ بلارہے ہیں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ

امیرالمومنینؑ: ما اسرع ما كذبتم على رسول الله انه ليعلم ويعلم الذين حوله ان الله ورسوله لم يستخلفا غيرى:

امیرالمومنینؑ: رسول اللہ کی تکذیب میں تم لوگوں نے کسقدر عجلت کی۔ وہ لوگ جو ان کے اطراف میں جانتے ہیں کہ خدا اور اس کے رسولؐ نے میرے سوائے کسی اور کو خلیفہ نہیں بنایا۔

پیامبر نے واپس جاکر خلیفہ صاحب کو حضرت علیؑ کا جواب سنا دیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ پھر جا اور کہہ کہ امیرالمومنینؑ ابوبکر آپکو بلارہے ہیں۔ اس پیام کے پہونچانے پر حضرت نے جواب دیا کہ:

امیرالمومنینؑ: سبحان الله والله ماطال العهد بالنبى منى وانه ليعلم ان هذا الاسم لا يصلح الا لى، وقد امره رسول الله سابع سبعة فسلموا علىؑ بامرة المومنين۔ فاستفهمه هو وصاحبه عمر من بين السبعة

امیرالمومنینؑ: سبحان اللہ خدا کی قسم میرے ساتھ جو عہد نبیؐ تھا تم نے اس کو ٹال دیا بیشک وہ جانتے تھے کہ یہ نام (امیرالمومنین) سوائے میرے کسی کو زیب نہیں دیتا۔ رسول اللہؐ نے ساتوں کو حکم دیا تھا کہ علیؑ کے امیرالمومنینؑ ہونے کو تسلیم کریں پس وہ اور ان کے ساتھی عمر اسکو سمجھیں کہ وہ دونوں ان ساتوں میں شامل تھے۔

حضرت ابوبکر و عمر نے کہا کہ کیا یہ امر خدا و رسولؐ سے ہے آیا رسول اللہ نے ان دونوں سے فرمایا تھا:۔

رسول اللہ : فقال لهما رسول الله نعم حقاً من الله ورسوله انه امیر المومنین و سید المسلمین و صاحب لواء الغر المحجلین یقعده الله یوم القیامة علی الصراط فیدخل اولیاءه الجنة واعداءه النار :۔

کہ ہاں یہ سچ ہے کہ خدا و رسولؐ کی جانب سے وہ امیر المومنین سید المسلمین اور صاحب لواء ہے جو یوم قیامت خدا صراط پر کھڑا کریگا پس اس کے دوست جنت میں داخل ہوں گے اور دشمن جہنم میں۔

پھر حضرت عمر نے کہا کہ اے ابوبکر تمھیں کس چیز نے ان سے بیعت لینے سے منع کیا ہے ایک آدمی بھی ایسا نہ ہونا چاہئے جس نے بیعت نہ کی ہو۔ حضرت ابوبکر نے پوچھا کہ اب کس کو بھیجوں حضرت عمر نے جواب دیا کہ قنفذ کو بھیجو یہ ایک نہایت ہی بدزبان بدخو غلیظ اور دشمن اہلبیت اور بنی تمیم کا آزاد کردہ غلام تھا۔ پس قنفذ چند آدمیوں کیساتھ بھیجا گیا مگر حضرت علیؑ نے اس سے بات کرنے سے انکار کر دیا اور باریابی کی بھی اجازت نہ دی۔ ان لوگوں نے واپس جاکر ابوبکر و عمر کو حقیقت واقعہ کی اطلاع دی حضرت عمر نے کہا کہ پھر جاؤ اور بغیر اجازت کے مکان میں داخل ہو جاؤ۔ دوبارہ جب قنفذ گیا جناب فاطمہؑ نے کہا کہ میرے گھر میں بغیر اجازت کیسے آئے باہر نکل جاؤ اور سب لوگ واپس ہو گئے۔ حضرت عمر قنفذ کی واپسی پر بہت غضب ناک ہوئے اور مسلمانوں کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر اور ہاتھ میں آگ لیکر حضرت علیؑ کے گھر پر پہونچے اور آواز دی کہ تم سب لوگ چل کر ابوبکر کی بیعت کرلو ورنہ تم سب کو مع مکان کے جلا دونگا۔ جناب فاطمہؑ نے پس دروازہ سے فرمایا کہ اے ابن خطاب کیا تم میرا گھر جلا دوگے۔ جواب دیا کہ ہاں اور دروازہ کو اس زور سے لات ماری کہ جناب سیدہ پر دروازہ گر پڑا جس کے صدمہ سے آپؑ کی ایک پسلی ٹوٹ گئی اور بعد میں آپ کا حمل ساقط ہو گیا۔ ایک ہنگامہ برپا ہوا اور سب لوگ مکان میں گھس کر حضرت علیؑ کو جبراً دربار خلافت میں لے گئے چونکہ رسول خدا نے فتنہ کے خوف سے وصیت کی تھی کہ تلوار نہ اٹھائیں حضرت علیؑ نے کوئی مزاحمت نہ کی اور مجبوراً دربار تشریف لے گئے۔

دربار میں پہونچنے کے بعد حضرت عمر تلوار لے کر قریب کھڑے ہو گئے اور خالد ابن ولید، ابوعبیدہ بن جراح، سالم، مغیرہ بن شعبہ، اسید بن حصین اور بشیر بن سعد نے تلواریں کھینچکر اطراف سے گھیر لیا اور کہنے لگے کہ جب تک تم بیعت نہ کروگے چھوڑے نہ جاؤگے حضرت عمر نے کہا کہ بیعت کرلو۔ حضرت علیؑ نے پوچھا کہ اگر نہ کروں تو کیا کروگے۔ جواب دیا کہ تمکو قتل کر دیں گے۔ حضرت نے پوچھا کہ ایا تم خدا کے ایک مطیع بندہ اور رسولؐ کے بھائی کو قتل کروگے۔ ابوبکر نے جواب دیا کہ عبد خدا تو صحیح مگر رسول کا بھائی ہونا تسلیم نہیں حضرت نے فرمایا :۔

امیر المومنینؑ اتجحدون ان رسول الله اخی بین نفسه وبینی، فاعادوا علیه ذلك ثلاث مرات

امیر المومنینؑ : یعنی تم جان بوجھ کر انکار کر رہے ہو کہ رسول خدا میرے اور اپنے درمیان اخوت قرار دی تھی اور اس کا تین مرتبہ اعادہ فرمایا تھا۔

امیر المومنینؑ : "یا معشر المهاجرین والانصار انشدکم بالله اسمعتم رسول الله

امیر المومنینؑ : اے گروہ مہاجرین و انصار میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا تم نے یوم غدیر رسولؐ اللہ کو

يقول يوم غدير خم كذا وكذا وفي غزاة تبوك كذا وكذا فلم يدع شيئاً قاله فيه علانية للعامة الا ذكره؟"

اس طرح کہتے نہ سنا تھا اور غزوہ تبوک میں یہ اور یہ کہتے نہ سنا تھا پس اس امر میں جو کچھ رسول اللہ نے سب کے لئے علانیہ کہا تھا سوائے اس کے اور کوئی بات نہ کہو۔

سب نے جواب دیا کہ ہاں ہم نے رسولؐ خدا سے یہ سنا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ابوبکر پریشان ہو گئے کہ لوگ کہیں مجھ سے منحرف ہو کر علیؑ کے طرفدار نہ بن جائیں فوراً کہنے لگے کہ ہاں ہم نے رسول خدا سے یہ سب سنا تھا مگر اس کے ساتھ رسول اللہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ خدا نے اہل بیت کو پاک و کرم کیا اور آخرت کے لئے منتخب کر لیا اور یہ نہیں چاہتا کہ نبوت و خلافت دونوں اہل بیتؑ میں جمع ہو جائیں*۔

امیر المومنینؑ : اما احد من اصحاب رسول الله شهد هذا معك

امیر المومنینؑ : ایا اصحاب رسول میں سے ایک شخص بھی ایسا ہے جو شہادت دے کہ یہ (خلافت) تمہارے لئے ہے۔

حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں خلیفہ رسولؐ کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ سے یہ سنا تھا اور ابو عبیدہ، سالم، اور معاذ بن جبل نے حضرت عمر کی تائید کی۔

امیر المومنینؑ : لشن ما وفيتم بصحيفتكم الملعونة التي تعاقدتم عليها في الكعبة : ان قتل الله محمداً او اماته ان تزووا هذا الامر عنا اهل البيت :

امیر المومنینؑ : کعبہ میں تم لوگوں نے صحیفہ ملعونہ تیار کر کے عہد کیا تھا کہ اگر محمدؐ قتل ہو جائیں یا مر جائیں تو اس امر کو ہم اہلبیت سے پلٹا لیں گے اس کو وفا کیا اور مضبوط کر لیا۔

حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ سے کہا کہ آپ کو اس سے متعلق جو علم ہو فرمائیے

امیر المومنینؑ : يا زبير ويا سلمان وانت يا مقداد اذكركم بالله وبالاسلام اسمعتم رسولؐ يقول ذلك لمان فلانا وفلانا حتى عد هولاء الخمسة قد كتبوا بينهم كتاباً وتعاهدوا وتعاقدوا على ما صنعوا؟

امیر المومنینؑ : اے زبیر و سلمان اور اے مقداد کیا تم خدا اور اسلام کے لئے یاد دلا سکتے ہو کہ تم نے رسول اللہ کو فلاں اور فلاں کے لئے اس طرح کہتے سنا تھا یہاں تک کہ ان پانچ اشخاص کا شمار کیا جنہوں نے ایک تحریر لکھی تھی اور عہد کیا تھا اور جو کچھ وہ چاہتے تھے اس کو منعقد کیا۔

سب نے جواب دیا کہ ہاں ہم نے آپکے لئے اس طرح کہتے سنا ہے :-

امیر المومنینؑ : اما والله لو ان اولئك الاربعين رجلا الذين بايعوني وفوا لجاهدتكم في الله ولله لا اما والله لا ينالها احد من

امیر المومنینؑ : آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم اگر وہ چالیس آدمی جنہوں نے مجھ سے بیعت کی تو اللہ کیلئے تم سے جہاد کرنے ایفائے عہد کرتے تو خدا کی قسم قیامت تک تم میں سے کوئی

* قرآن سے اس دعوی کی تائید کہیں نہیں ملتی۔

عقبكم الى يوم القيٰمة : اس کو نہ پایا :

اس کے بعد امیرالمومنینؑ کے چند اصحاب اور حضرت عمر میں مباحثہ ہوتا رہا یہاں تک کہ ابوذر نے کہا کہ اے عمر خدا لعنت کرے اس پر جس نے محمدؐ و آل محمد پر ظلم کیا اور ان کے حقوق کو غصب کیا ۔ حضرت عمر نے کہا کہ آمین خدا لعنت کرے اس پر جس نے ان کے حقوق میں ظلم کیا خدا کی قسم ہم اُن لوگوں میں نہیں ہیں ۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ

امیرالمومنینؑ : "یا ابن ضهاك فليس لنا حق و هو لك ولا بن آكلة الذباب"

امیرالمومنینؑ : اے ابن ضہاک کیا پھر یہ ہمارا حق نہیں ہے اور یہ تمہارا اور مکھیاں بیٹھی ہوئی غذا کھانے والی کے فرزند کا حق ہے؟

حضرت عمر نے کہا کہ اے ابوالحسن جب سب لوگوں نے بیعت کر لی ہے اب وہ تم کو نہیں مانیں گے ۔ حضرت نے فرمایا :۔

امیرالمومنینؑ : لكن الله ورسوله لم يرضيا الا بي فابشر انت وصاحبك ومن اتبعكما وآزركما بسخط من الله وعذابه وخزيه ويلك يا ابن الخطاب او تدري مما خرجت وفيم دخلت وماذا جنيت على نفسك و على صاحبك ۔

امیرالمومنینؑ : لیکن اللہ اور اس کا رسولؐ سوائے میرے اور کسی سے رضامند نہ ہوئے پس تمہارے لئے اور تمہارے صاحب کے لئے اور انکے لئے جنہوں نے تم دونوں کا اتباع کیا اور تمہیں تقویت دی اللہ کے غیض اور رسوائی کی بشارت ہو اے ابن خطاب وائے ہو تم پر کیا تم نے سمجھا بھی کہ کہاں سے نکل گئے اور کہاں پہونچ گئے اور اپنے نفس اور اپنے صاحب کیلئے کیا اکٹھا کیا ۔

امیرالمومنینؑ : لست بقائل غير شي واحد اذكركم بالله ايها الاربعة اسمعتم رسول الله يقول ان تابوتا من نار فيه اثنا عشر رجلا ستة من الاولين وستة من الاخرين في جب في قعر جهنم في تابوت مقفل على ذلك الجب صخرة اذا اراد الله ان يسعر نار جهنم كشف تلك الصخرة عن ذلك الجب فاستعاذت جهنم من وهج ذلك الجب فسئلناه عنهم و انتم شهود به فقال رسول الله اما الاولون فابن آدم الذي قتل اخاه و فرعون الفراعنة نمرود و الذي حاج ابراهيم في ربه و رجلان من بني اسرائيل

امیرالمومنینؑ : سوائے ایک بات کے میں کسی اور بات پر قائل نہیں ہونگا ۔ اے چار آدمیو کیا تم اللہ کیلئے یاد دلاؤ گے کہ تم نے رسول اللہؐ کو کہتے سُنا تھا کہ جہنم میں ایک آگ کا تابوت ہوگا جس میں بارہ آدمی ہوں گے چھے اولین سے اور چھے آخرین سے ۔ یہ تابوت قعر جہنم میں ایک کنوئیں میں ہوگا اور یہ کنواں مقفل ہوگا اس پر ایک بڑی پتھر کی چٹان ہوگی ۔ جب خدا چاہے گا کہ جہنم کی آگ کو بھڑکائے اس چٹان کو ہٹا کر کنوئیں کو کھول دیگا پس اس کنوئیں کی بھڑکی ہوئی آگ کی لپیٹوں سے پورا جہنم بھڑک اُٹھے گا ۔ پس تم گواہ ہو کہ ہم نے ان لوگوں سے متعلق سوال کیا تھا جبکہ تم لوگ موجود تھے اور رسول اللہ ۔ نے فرمایا تھا کہ اولین میں سے فرزند آدم ہیں جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا ۔ فراعنہ سے فرعون ، نمرود جس نے ابراہیم سے انکے رب کے متعلق حجت کی تھی اور بنی اسرائیل سے دو مرد جنہوں نے

بدلا كتابهم وغيرا سنتهم، ما احدهما فهود اليهود والاخر نصر النصارى و ابليس سادسهم، والدجال فى الاخرين وهولاء الخمسة اصحاب الصحيفة الذين تعاهدوا وتعاقدوا على عداوتك يا اخى والنظاهر عليك بعدى هذا وهذا وهذا حتى عدهم وسماهم.	ان کی کتاب اور سنّت کو تبدیل کردیا تھا جن میں سے ایک یہودیوں کا ہادی اور دوسرا نصاریٰ کا مددگار تھا۔ اور ان کا چھٹا ابلیس ہے اور آخرین سے دجّال اور وہ پانچ آدمی جو تمہاری عداوت میں وہ صحیفہ تیار کرکے عہد کریں گے اور اس کو منعقد کریں گے۔ اے بھائی میرے بعد تمہارے لئے یہ اور یہ اور یہ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ان کی تعداد اور نام بتادیئے

سلمان نے جواب دیا کہ یہ بالکل صحیح ہے ہم نے رسولؐ خدا سے ایسا ہی سُنا تھا۔

(احتجاج طبرسی۔ امامت والسیاست)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حضرت امیر المومنینؑ کو جبراً دربار میں لے گئے جناب سیدۃؑ بنی ہاشم کی عورتوں کو ہمراہ لیکر مسجد پہونچیں اور حضرت ابوبکر سے کہنے لگیں کہ میرے ابن عم کو فوراً چھوڑ دو میں انھیں اس حالت میں دیکھ نہیں سکتی۔ اُس کی قسم جس نے میرے باپ محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اگر تم ان کو رہا نہ کروگے تو میں اپنے سر کے بال کھول دونگی اور رسول اللہ کا کرتا جو میرے سر پر ہے نکال دونگی اور خدا کی بارگاہ میں بد دعا کروں گی پس صالح میرے باپ سے زیادہ خدا کے پاس کرم تھے اور نہ ان کا ناقہ مجھ سے زیادہ مکرم تھا اور نہ اس کا بچہ میرے بچوں سے زیادہ مکرم تھا۔

سلمان کہتے ہیں کہ ابھی سیدۃؑ کے ہاتھ سر تک نہ پہونچے تھے میں نے دیکھا کہ مسجد میں زلزلہ آگیا اور مسجد کی دیواریں زمین سے علحدہ ہوکر بلند ہونے لگیں اور اتنی بلند ہوگئیں کہ نیچے سے ایک آدمی گذر سکتا تھا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ سلمان! ذرا فاطمہؑ کو سنبھالو۔ سلمان دوڑے اور عرض کرنے لگے کہ شاہزادی خدا نے آپ کے پدر بزرگوار کو رحمت بنا کر بھیجا ان کی امت کو نزول عذاب سے بچایئے (کتاب الاحتجاج طبرسی ج۱) آثار قہر سے خوفزدہ ہوکر ابوبکر نے کہا کہ جب تک فاطمہؑ زندہ ہیں میں علیؑ کو بیعت کے لئے مجبور نہیں کرتا انھیں فوراً چھوڑ دو۔ چنانچہ حضرت علیؑ چھوڑ دیئے گئے۔ حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ قبر رسولؐ پر پہونچے اور حضرت علیؑ کہنے لگے "یا ابن عم ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی" یعنی اے میرے ابن عم قوم نے مجھے ضعیف کردیا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کردیتی۔

۲۔ احتجاج امیرالمومنینؑ درباب فدک

جب جناب سیدہؑ نے ابوبکر سے واپسی فدک و میراث کا مطالبہ اور حضرت علیؑ و ام ایمن کی شہادت پیش کی حضرت ابوبکر نے واپسی فدک کا حکم لکھدیا اتنے میں حضرت عمر داخل ہوئے اور اس تحریر کو پھاڑ کر پھینک دیا اور جناب سیدہؑ گریہ کرتی ہوئی واپس ہو گئیں اس کے بعد حضرت علیؑ مسجد تشریف لے گئے جب کہ وہاں ابوبکر اور بہت سے انصار و مہاجرین جمع تھے اور فرمایا ــــ

امیرالمومنینؑ: "یا ابابکر لم منعت فاطمۃ میراثھا من رسول اللہ؟ وقد ملکتہ فی حیاۃ رسول اللہ"

امیرالمومنینؑ: اے ابوبکر تم نے فاطمہؑ کو رسول اللہ کی میراث سے کیوں محروم کیا جب کہ وہ حیات رسول خدا میں اس کی مالک تھیں

حضرت ابوبکر: ھذا فی للمسلمین فان اقامت شھودا ان رسول اللہ جعلہ لھا والا فلا حق لھا فیہ

حضرت ابوبکر: یہ تو مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہے پس آپ گواہ پیش کرو کہ رسول اللہ نے ان کو (فاطمہؑ کو) دیدیا تھا ورنہ اس میں ان کا کوئی حق نہیں ہے

امیرالمومنین: یا ابا بکر تحکم فینا بخلاف حکم اللہ فی المسلمین

امیرالمومنینؑ: تم مسلمانوں میں حکم خدا کے خلاف ہمارے لئے فیصلہ کرتے ہو۔

ابوبکر: لا

ابوبکر: نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فان کان فی ید المسلمین شیٔ یملکونہ، ثم ادعیت انا فیہ من تسأل البینۃ؟

امیرالمومنینؑ: اگر ان کی ملکیت سے کوئی چیز مسلمانوں کے قبضہ میں ہوتی اور میں اس کے لئے دعویٰ کرتا تو کون مجھ سے ثبوت طلب کرتا۔

ابوبکر: ایاک اسئل البینۃ۔

ابوبکر: میں آپؑ سے ثبوت کا سوال کرتا۔

امیرالمومنینؑ: فما بال فاطمۃ سألتھا المسلمین بینۃ علی ما ادعوھا شھودا، کما سألتنی علی ما ادعیت علیھم؟

امیرالمومنینؑ: کیا خیال ہے تمہارا فاطمہؑ سے متعلق کہ انہوں نے مسلمانوں نے اس امر پر ثبوت پیش کرنے کہا تھا جس پر تم نے گواہ پیش کرنے کی خواہش کی تھی جیسا کہ تم نے مجھ سے اس بات پر سوال کیا جبکہ میں نے ان پر دعویٰ کیا تھا۔

حضرت ابوبکر جواب نہ دے سکے وہ خاموش ہو گئے اور حضرت عمر نے کہا۔

حضرت عمر: یا علیؑ دعنا من کلامک فانا لا تقوی علی حجتک، فان اتیت بشھود عدول

حضرت عمر: یا علیؑ چھوڑیئے ان باتوں کو ہم میں قوت نہیں کہ آپؑ سے حجت کر سکیں ــ اگر آپ عادل گواہوں کیساتھ

والا فهو فیئ للمسلمین لاحق ولا لفاطمةؑ فیه ۔

امیرالمومنینؑ : یا ابا بکر هل تقرء کتاب الله ؟

حضرت ابوبکر: بلی

امیرالمومنین : اخبرنی عن قول الله عزوجل انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا فیمن نزلت فینا ام فی غیرنا

حضرت ابوبکر: بلی ۔

امیرالمومنینؑ : فلو ان شهودا شهدوا علی فاطمة بنت رسول الله بفاحشة ما کنت صانعاً بها؟

حضرت ابوبکر: کنت اقیم علیها الحد کما اقیمه علی نساء المسلمین

امیرالمومنینؑ : اذن کنت عند الله من الکافرین

حضرت ابوبکر: ولم ۔

امیرالمومنینؑ : لانک رددت شهادة الله لها بالطهارة وقبلت شهادة الناس علیها کما رددت حکم الله وحکم رسوله، ان جعل لها فدکا قد قبضته فی حیاته، ثم قبلت شهادة اعرابی بائل علی عقبیه علیها، و اخذت منها فدکا وزعمت انه فی للمسلمین وقد قال رسول الله البینة علی المدعی والیمین علی المدعی علیه" فرددت قول رسول الله" البینة علی من ادعی والیمین علی من ادعی علیه

آئے تو بہتر تھا ورنہ یہ مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہے اسمیں نہ تمہارا حق ہے اور نہ فاطمہؑ کا ۔

امیرالمومنینؑ : اے ابوبکر کیا تم نے کتاب خدا پڑھی ہے ؟

حضرت ابوبکر: ہاں ۔

امیرالمومنین : (آیت قرآنی انما یرید الله .... ہماری شان میں نازل ہوئی یا ہمارے غیروں کے ؟

حضرت ابوبکر: ہاں آپ ہی کی شان ہیں ۔

امیرالمومنینؑ : اگر گواہ فاطمہؑ بنت رسول اللہ کے خلاف گواہی دیں اس برائی کے متعلق جو تم نے ان کے لئے گھڑی ہے تب کیا کہوگے ؟

حضرت ابوبکر: میں ان کے لئے اسی حد کو قائم کرونگا جیسا کہ مسلمانوں کی عورتوں کیلئے میں نے کیا ہے ۔

امیرالمومنینؑ : تب تم اللہ کے پاس کافروں سے ہوگے ۔

حضرت ابوبکر: نہیں ۔

امیرالمومنینؑ : چونکہ تم نے فاطمہؑ کے لئے طہارت سے متعلق اللہ کی شہادت کو رد کردیا اور اس کے خلاف عوام کی شہادت قبول کی جیسا کہ تم نے فدک کے معاملہ میں خدا و رسولؐ کے حکم کو رد کیا ہے کہ حیات رسولؐ میں فدک فاطمہؑ کو دے دیا گیا تھا اور اس پر ان کا قبضہ تھا پھر تم نے جنگلی عربوں کو شہادت قبول کی جو اپنے پچھلے پیر پلٹ گئے تھے اور ان سے فدک لے لیا اور اس زعم میں ہو کہ یہ مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہے حالانکہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ ثبوت پیش کرنے کی ذمہ داری مدعی پر ہوتی ہے اور قسم کھانا مدعی علیہ کے لئے ۔ بس تم نے قول رسولؐ کو رد کیا کہ ثبوت کا بار مدعی پر اور قسم مدعی علیہ کیلئے ہے ۔

فدمدم الناس و انکروا،
ونظر بعضهم الی بعض وقالوا صدق واللہ
علی بن ابی طالب ۔

پس لوگ غصہ ہونے لگے اور انکار کرنے لگے اور
ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم علی ابن ابی
طالب نے سچ کہا۔ (کتاب الاحتجاج طبرسی ج۔ا ص ۱۲۰)

۳۔ حضرت امیرالمومنینؑ اور حضرت ابوبکر میں ایک تاریخی مکالمہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ عوام الناس سے بیعت لینے اور حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد ایک روز حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ علیہ السلام کو بلا کر خلوت میں گفتگو کی اور کہا کہ اے ابوالحسن خدا کی قسم اس امر کے لئے نہ ہی میری خواہش تھی اور نہ میں نے اس کے لئے کوشش کی۔ آپ پر پوشیدہ نہیں کہ میں آپ سے زیادہ اس کا مستحق نہ تھا و نیز اس عہدہ کے مشکل فرائض کی انجام دہی مجھ سے ممکن نہیں اور نہ مجھے مال، قبیلہ اور کنبہ کی اکثریت حاصل ہے اور نہ دوسروں کو محروم کر کے میں اس پر قبضہ چاہتا تھا۔ میں نے کراہت سے اس کو قبول کیا۔

امیرالمومنینؑ : فما حملك علیه اذ لم ترغب فیه ولا حرصت علیه ولا اثقت بنفسك فی القیام به

امیرالمومنینؑ : اگر تم نے اس کی طرف نہ رغبت کی تھی اور نہ حرص اور نہ اس کے قیام کیلئے اپنے نفس میں قابلیت پاتے ہو تو پھر کس چیز نے تمہیں اس کے لئے اکسایا۔

ابوبکر نے جواب دیا کہ میں نے رسول خداؐ سے ایک حدیث سُنی تھی کہ خدا میری اُمّت کو گمراہی پر جمع نہ کریگا اور میں نے دیکھا کہ ان کے اجماع نے ارشادِ نبوی کی متابعت کی اس لئے میں نے سمجھا کہ تمام امت نے میری خلافت پر اجماع کر لیا ہے اور میں نے اس کو قبول کر لیا۔ مجھے علم نہ تھا کہ ایک شخص بھی اس سے اختلاف رائے رکھتا ہے ورنہ ہرگز میں اس عہدہ کو قبول نہ کرتا۔

امیرالمومنینؑ : اما ما ذکرت من قول النبیؐ "ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلال" فکنت من الائمة ام لم اکن ؟
حضرت ابوبکر: بلیٰ.
امیرالمومنینؑ : وکذلك العصابة الممتنعة عنك لا من سلمان وعمار وابی ذر والمقداد وابن عبادہ ومن معه من الانصار
حضرت ابوبکر: کل من ائمة
امیرالمومنینؑ : فکیف تحج بحدیث النبیؐ و

امیرالمومنینؑ : ارشادِ نبیؐ سے جو کچھ تم نے ذکر کیا کہ خدا میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا صحیح نہیں ہے اگر اسکو صحیح مان بھی لیا جائے تو میں تم سے پوچھتا ہوں کہ آیا تم اُمّہ سے ہو یا میں نہیں ہوں
حضرت ابوبکر: جی ہاں
امیرالمومنینؑ : اسی طرح دستار ممنوعہ صرف تمہارے لئے ہے۔ سلمان، عمار، ابی ذر، مقداد، سعد بن عبادہ اور ان کے ساتھی انصار کے لئے نہیں ہے۔
حضرت ابوبکر: سب امہ سے ہیں
امیرالمومنینؑ : پھر تم کس طرح حدیث نبیؐ سے استدلال

امثال هولاء قد تخلفوا عنك ؟ وليس للامة فيهم طعن ولا في صحبة الرسول لصحبته منهم تقصير

حضرت ابوبکر: ما علمت بتخلفهم الا بعد ابرام الامر وخفت ان قعدت عن الامر ان يرجع الناس مرتدين عن الدين وكان ممارستهم الي ان اجبتهم اهون مؤنة على الدين وابقاء له من ضرب الناس بعضهم من بعض فيرجعون كفارا، وعلمت انك لست بدونى فى الابقاء عليهم على اديانهم۔

امیرالمومنینؑ: اجل ولكن اخبرني عن الذي يستحق هذا الامر بما يستحقه:

حضرت ابوبکر: بالنصيحة والوفاء ودفع المداهنة وحسن السيرة واظهار العدل والعلم بالكتاب والسنة وفصل الخطاب، مع الزهد في الدنيا وقلة الرغبة فيها وانصاف المظلوم من الظالم للقريب والبعيد

امیرالمومنینؑ: والسابقة والقرابة ؟

حضرت ابوبکر: بلى والسابقة والقرابة۔

امیرالمومنینؑ: انشدك بالله يا ابابكر افي نفسك تجد هذه الخصال او في

حضرت ابوبکر: بل فيك يا ابوالحسن

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا المجيب

کرتے اور کس طرح ان کی مثال دیتے ہو جب کہ انہوں نے تم سے اختلاف کیا تھا حالانکہ ان پر امت میں سے کسی کو کوئی اعتراض ہے اور نہ صحبت رسولؐ میں ان سے کوئی غلطی سرزد ہوئی۔

حضرت ابوبکر: اس امر کے مستحکم ہونے کے بعد مجھے ان کے اختلاف کا علم ہوا اور مجھے خوف ہوا کہ اگر میں خلافت سے دستبردار ہو جاؤں تو کہیں لوگ دین سے پلٹ نہ جائیں اور مرتد نہ ہو جائیں۔ اور جب انہوں نے مجھے رئیس بنایا اور میں نے اسے قبول کر لیا تو یہ میرے لئے دین کی حفاظت کیلئے اور لوگوں کو ایکدوسرے سے فساد کرنے اور بعض کو کفر کی طرف پلٹ جانے سے محفوظ رکھنے کیلئے ضروری تھا کہ خلافت سے دستبردار نہ ہوں و نیز میں جانتا تھا کہ آپ انکو دین پر باقی رکھنے میں مجھ سے اختلاف نہیں کریں گے۔

امیرالمومنینؑ: ہاں مجھے بتاؤ کہ وہ کون شخص ہے جو اس امر کا مستحق ہے اور اس کے حقدار ہونے کے وجوہ کیا ہیں۔

حضرت ابوبکر: وہ صفات ہیں صاحب نصیحت و صاحب وفا ہونا دفع خیانت، حسن سیرت، اظہار عدل، علم قرآن، سُنت نبوی اور فصل الخطاب اور اس کے ساتھ دنیا میں زہد، دنیا کی رغبت کی کمی اور مظلوم کے مقابل ظالم سے انتقام لینا خواہ وہ قریب ہوں یا دور۔

امیرالمومنینؑ: آیا سبقت اسلام اور قرابت رسولؐ ضروری نہیں؟

حضرت ابوبکر: ہاں سبقت اسلام اور قرابت رسولؐ بھی ضروری ہیں

امیرالمومنینؑ: اے ابوبکر میں تمھیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں بتاؤ کہ یہ خصائل تم میں ہیں یا مجھ میں۔

حضرت ابوبکر: بیشک اے ابوالحسن یہ صفات آپ ہی میں ہیں

امیرالمومنینؑ: تمھیں خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ سب سے پہلے

لرسول الله قبل ذكران المسلمين ام انت

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا صاحب الاذان لاهل الموسم والجمع الاعظم للامة بسورة برائة ام انت؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنین: فانشدك بالله انا وقيت رسول الله بنفسي يوم الغار ام انت

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا المولى لك ولكل مسلم بحديث النبيؐ يوم الغدير ام انت؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنین: فانشدك بالله الى الولاية من الله مع رسوله في آية الزكوٰة بالخاتم ام لك؟

ابوبکر: بل لك

امیرالمومنین: فانشدك بالله الى الوزارة مع رسول الله والمثل من هارون من موسى ام لك؟

حضرت ابوبکر: بل لك

امیرالمومنین: فانشدك بالله ابي برز رسول الله بي وباهلي وولدي في مباهلة المشركين ام بك وباهلك وولدك؟

حضرت ابوبکر: بل بكم

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله الى ولاهلي وولدي آية التطهير من الرجس ام لك و

رسول خدا کی دعوت قبول کرنے والا میں تھا یا تم ؟

حضرت ابوبکر: بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ حج کے زمانہ میں حاجیوں اور امت کی عظیم جمعیت کو سورۂ برات سنانے والا میں تھا یا تم۔؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپ ہی تھے۔

امیرالمومنین: تمھیں خدا کی قسم بتاؤ کہ یوم غار رسول خدا کی حفاظت اپنی جان کی قیمت پر میں نے کی تھی یا تم نے؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپ نے کی تھی۔

امیرالمومنینؑ: تمھیں خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ یوم غدیر ارشاد نبوی کے مطابق تمہارا اور تمام مسلمانوں کا مولا میں ہوں یا تم ؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپ ہی سب کے مولا ہیں۔

امیرالمومنین: تمھیں خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ انگشتری کی خیرات پر جو آیت نازل ہوئی تھی اس میں خدا اور رسولؐ کے ساتھ ولایت کا ذکر میرے لئے ہے یا تمہارے لئے؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپ ہی کے لئے ہے۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ رسول اللہ کے ساتھ وزارت کی مثال جو موسیٰ اور ہارون کے جیسی ہونا ارشاد ہوا ہے آیا تمہارے لئے ہے؟

حضرت ابوبکر: بلکہ یہ آپ کے لئے ہے۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا رسول اللہؐ مشرکین کے ساتھ مباہلہ کیلئے مجھے میری بیوی اور میرے فرزندوں کو ساتھ لے گئے تھے یا تمہیں اور تمہاری بیوی اور فرزندوں کو؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپ حضرات کو ساتھ لے گئے تھے۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ رجس سے پاک کرنے کیلئے آیت تطہیر میرے لئے میری بیوی اور فرزندوں کی شان میں

اهلبيتك ؟

حضرت ابوبکر: بل لك ولاهلبيتك

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا صاحب دعوة رسول الله واهلي وولدي يوم الكساء وقال "اللهم هولاء اهلي اليك لا الى النار" ام انت۔

حضرت ابوبکر: بل انت واهلك وولدك

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا صاحب آية "يوفون بالنذر ويخافون يوماً كان شره مستطيراً" ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذي ردت عليه الشمس لوقت صلاته فصلاها ثم توارت ام انا ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الفتى نودي من السماء "لا سيف الا ذوالفقار لا فتى الا عليؑ" ام انا ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذي حباك رسول الله براية يوم خيبر ففتح الله له ام انا ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذي نفست عن رسول الله وعن المسلمين

نازل ہوئی یا تمہارے لئے اور تمہارے اہل بیت کے لئے ؟

حضرت ابوبکر: بلکہ آپ کے لئے اور آپ کے اہل بیت کے لئے

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ یوم کساء رسول خداؐ نے مجھے میری بیوی میرے فرزندوں کو کساء میں داخل ہونے کی دعوت دے کر فرمایا تھا کہ خداوندا یہ میرے اہل بیت ہیں جو تیرے راستہ پر ہیں نار کیطرف نہیں ہیں یا تمھیں یا تمہارے اہل بیت کو ؟

حضرت ابوبکر: بلکہ آپ آپکی بیوی اور آپکے فرزندوں کیلئے رسول خداؐ نے فرمایا تھا۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ اس آیت کا مصداق میں ہوں یا تم "نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی" (دھر)

حضرت ابوبکر: بلکہ آپ ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا تم ہی ہو جس کے نماز ادا کرنے کے لئے آفتاب پلٹایا گیا تھا اور اس کے نماز ادا کرنے کے بعد واپس کر دیا گیا یا میں ؟

حضرت ابوبکر: بیشک یہ آپ ہی کیلئے ہوا تھا۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا تم ہی وہ جوانمرد ہو جس کے لئے آسمان سے لا سیف الا ذوالفقار و لا فتی الا علیؑ کی ندا دی گئی تھی یا میں ہوں۔

حضرت ابوبکر: وہ بیشک آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ آیا تم ہی وہ ہو جس کو رسول اللہؐ نے یوم خیبر علم عطا فرمایا تھا اور خدا نے اس کے لئے فتح عطا فرمائی تھی یا میں ہوں ؟

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا تم ہی وہ ہو جس نے عمر ابن عبدود کے قتل کے لئے رسول خدا اور

بقتل عمرو بن عبد ود ام انا ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی امتنك رسول الله علی رسالته الی الجن فاجابت ام انا ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا الذی طهره الله من السفاح من لدن آدم الی ابیه بقول رسول الله وخرجت انا و انت من نكاح لا من السفاح من لدن آدم الی عبد المطلب ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا الذی اختارنی رسول الله وزوجنی ابنته فاطمةؑ وقال الله "زوجك یا علی فی السماء" ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا والد الحسنؑ والحسینؑ سبطیه وریحانتیه اذ یقول "هما سید شباب اهل الجنة و ابوهما خیر منهما" ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله اخوك المزین بالجناحین یطیر فی الجنة مع الملائكة ام اخی ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا ضمنت

اور تمام مسلمانوں کیجانب سے آگے بڑھا تھا یا میں ہوں ؟

حضرت ابوبکر: بلکہ آپؑ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم ہی وہ ہو جس کے لئے رسول اللہ نے تمنا کی تھی کہ جنوں کیطرف رسالت کرے اور جس نے قبول کیا تھا یا میں ہوں ؟

حضرت ابوبکر بیشک وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا وہ میں ہوں یا تم ہو جس کے اجداد کو اللہ نے آدم سے میرے باپ تک زناکاری سے پاک رکھا اور ارشاد رسولؐ کہ مجھکو اور تم (علیؑ) کو اور آدم سے عبدالمطلب تک کسی کو بدکاری سے پیدا نہیں کیا بلکہ نکاح سے پیدا کیا۔

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنین: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا وہ میں ہوں یا تم کہ جس کو رسول اللہ نے اپنی صاحبزادی فاطمہؑ کیساتھ شادی کیلئے منتخب فرمایا تھا اور خدا نے فرمایا تھا کہ "ان کا ازدواج آسمان پر تمہارے ساتھ کیا گیا۔

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا میں حسنؑ و حسینؑ کا باپ ہوں جو فرزندان رسولؐ اور دو پھول ہیں جن کے لئے ارشاد رسولؐ ہوا کہ وہ جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور انکا باپ ان سے زیادہ مشرف ہے یا تم ہو ؟

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا تمہارا کوئی بھائی دو شہپروں سے مزین کیا گیا ہے جن سے وہ جنت میں ملائکہ کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے یا میرا ؟

حضرت ابوبکر: یہ شرف آپؑ ہی کے بھائی کو حاصل ہے۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ رسول خدا کے قرضوں

دین رسول اللہ ونادیت فی المواسم بانجاز موعدہ ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدک باللہ انا الذی دعاہ رسول اللہ والطیر عندہ یرید اکلہ فیقول "اللھم ائتنی باحب خلقک الیک والیک بعدی یاکل معی من ھذا الطیر فلم یاتہ غیری ام انت ؟

حضرت ابوبکر بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدک باللہ انا الذی بشرنی رسول اللہ بقتال الناکثین والقاسطین و المارقین علیٰ تاویل القران ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنین: انشدک باللہ انا الذی دلّ علیہ رسول اللہ بعلم القضاء وفصل الخطاب بقولہ "علی اقضاکم" ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدک باللہ انا الذی امر رسول اللہ اصحابہ بالسلام علیہ بالامرۃ فی حیاتہ ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدک باللہ انا الذی شھد اخر کلام رسول اللہ وولیت غسلہ ودفنہ ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت۔

امیرالمومنینؑ: فانشدک باللہ انت الذی

کی ادائی کا ضامن بنایا گیا تھا یا تم اور زمانہ حج میں موعود حاجت روائی کی ندا دینے والا میں تھا یا تم ؟

حضرت ابوبکر: بلکہ آپ۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کیا میں وہ نہیں ہوں جسکے لئے رسول اللہؐ نے (بھونے ہوئے) پرندہ کے کھانے کے وقت دعا کی تھی کہ خداوندا میرے بعد مخلوق میں جس کو تو سب سے زیادہ محبت کرتا ہے میرے پاس بھیجدے تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے۔ پس میرے سوائے کوئی نہ آیا تھا۔ آیا تم آئے تھے ؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپ ہی آئے تھے۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ آیا وہ میں ہوں کہ جس کو رسول اللہؐ نے تاویل قرآن پر ناکثین، قاسطین اور مارقین کے قتل کرنے کی بشارت دی تھی یا تم ہو ؟

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا وہ میں ہوں جس پر رسول اللہ نے حسب ارشاد خداوندی "علیؑ اقضاکم" میرے علم قضاءت اور فصل الخطاب پر فخر کیا تھا یا تم ہو ؟

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا وہ میں ہوں جس کے لئے رسول اللہؐ نے اپنی حیات میں اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا کہ مجھے السلام علیک یا امیرالمومنینؑ کہہ کر سلام کریں یا تم ہو ؟

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا وہ میں ہوں جس کیلئے رسول اللہؐ نے آخری کلام کی شہادت دی تھی اور ان کے غسل و تدفین کا انتظام کیا تھا یا تم ہو ؟

حضرت ابوبکر: بلکہ آپ ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم آیا تم رسول اللہ سے قرابت

سبقت له القرابة من رسول الله ام انا؟
حضرت ابوبکر: بل انت
امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی
حباك الله بدینار عند حاجته الیه و
باعك جبرئیل واضفت محمد افاطعمت
ولده ام انا؟
حضرت ابوبکر: (فبکی ابوبکر) بل انت
امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی
جعلك رسول الله کتفه فی طرح صنم الکعبة
وکسره حتی لو شئت ان انال افق السماء
لنلتها ام انا؟
حضرت ابوبکر: بل انت
امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی
قال لك رسول الله "انت صاحب لوای فی
الدنیا والاخرة" ام انا؟
حضرت ابوبکر: بل انت
امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی
امرك رسول الله بفتح بابه فی مسجده
عند ما امر بسد ابواب جمیع اهلبیته و
اصحابه واحل لك فیه ما احل الله له
ام انا؟
حضرت ابوبکر: بل انت
امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی
قدمت بین یدی نجوی رسول الله صدقة
فناجیته اذ عاتب الله قوما فقال "اشفقتم
ان تقدموا بین یدی نجویکم صدقات" ام انا؟

میں زیادہ قریب ہو یا میں؟
حضرت ابوبکر: بلکہ آپ ہیں۔
امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کیا تم ہی وہ شخص ہو جسکو اللہ نے اس کی حاجت پر دینار عطا فرمائے تھے اور جبرئیل نے اسے بیع کیا تھا اور محمدؐ کی ضیافت کی گئی تھی پس وہ اور ان کے فرزندوں نے تناول کیا تھا یا میں ہوں؟
حضرت ابوبکر: (ابوبکر رونے لگے) اور کہا کہ وہ آپؑ ہی ہیں
امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا تم ہی ہو جسکو رسول اللہؐ نے کعبہ کے بت توڑنے اور پھینکنے کے لئے اپنے کاندھوں پر سوار کیا تھا یہاں تک کہ اگر وہ چاہتا کہ آسمان تک پہونچ جائے تو پہونچ جاتا یا میں ہوں؟
حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔
امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم آیا وہ تم ہو جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ "دنیا اور آخرت میں تم ہی میرے حامل علم ہو" یا میں؟
حضرت ابوبکر: بلکہ آپ ہی ہیں۔
امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کیا تم ہی وہ ہو جس کے لئے رسول اللہؐ نے حکم دیا تھا کہ مسجد میں اس کا دروازہ کھلا رہنے دیں جب کہ تمام قرابت داروں اور اصحاب کے دروازے بند کر دینے کا حکم دیا تھا اور مسجد میں جس بات کو اللہ نے رسولؐ کیلئے حلال رکھی تھی کیا تمہارے لئے بھی حلال رکھی گئی تھی یا وہ میں ہوں؟
حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔
امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا وہ تم ہی ہو جس نے رسول اللہ سے راز کی باتیں کرنے صدقہ دیکر پیش قدمی کی تھی جب کہ خدا نے یہ فرما کر قوم پر عتاب کیا تھا کہ "کیا تم اس سے ڈر گئے کہ اپنے تخلیہ کرنے سے پہلے صدقہ دیدیتے" یا وہ میں ہوں؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدک باللہ انت الذی قال رسول اللہ لفاطمۃؑ "زوجک اول الناس ایماناً وارجحھم اسلاماً فی کلام لہ" ام انا

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدک باللہ یا ابابکر انت الذی سلمت علیہ ملائکۃ سبع سماوات یوم القلیب ام انا؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فلم یزل یورد مناقبہ التی جعل اللہ لہ ورسولہ دونہ ودون غیرہ

فبھذا وشبھہ تستحق القیام بامور امۃ محمدؐ فما الذی غرک عن اللہ وعن رسولہ ودینہ وانت خلو مما یحتاج الیہ اھل دینہ

حضرت ابوبکر: (فبکی ابوبکر) وقال صدقت یا ابوالحسنؑ انظرنی قیام یومی فادبر ما انا فیہ وما سمعت منک

امیرالمومنینؑ: لک ذلک یا ابابکر

حضرت ابوبکر: بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ کہ آیا تم ہی ہو جس کے لئے رسول اللہ نے فاطمہؑ سے فرمایا تھا کہ ایمان لانے میں سب سے اوّل تمہارا شوہر ہے یا میں؟

حضرت ابوبکر: بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: اے ابوبکر خدا کی قسم کیا تم ہی ہو جس پر سات آسمانوں کے ملائکہ نے یوم قلیب[1] سلام کیا تھا یا میں ہوں؟

حضرت ابوبکر: بلکہ وہ آپؑ ہیں۔

امیرالمومنینؑ: پس مناقب خدا اور اسکے رسولؐ نے جسکے لئے قرار دے ہیں اس سے ہٹا کر اس سے کم درجے کے غیر کیلئے قرار نہ دو انہی وجوہ کے سبب کسی شخص میں امت محمدیہ کے امور کے قائم کرنے کا استحقاق پیدا ہوتا ہے پس کون ہے جو رسول اور اللہ کو اس کے دین میں فریب دے۔ تم ان اوصاف سے خالی ہو جس کے اہل دین محتاج ہیں۔

حضرت ابوبکر (پس ابوبکر رونے لگے اور کہا) اے ابوالحسنؑ آپ نے سچ کہا آج مجھے دن بھر کی مہلت دیجئے تاکہ آپؑ جو باتیں ہوئیں اور جو کچھ میں نے سُنا اُن پر غور کرلوں۔

امیرالمومنینؑ: اے ابوبکر تم کو اختیار ہے۔

اس کے بعد حضرت ابوبکر چلے گئے اور تمام دن سوچتے رہے اور اس روز کسی سے ملاقات بھی نہ کی یہاں تک کہ رات ہوگئی۔ دوسری صبح ابوبکر آ کر حضرت علیؑ سے ملے اور کہا کہ رات میں نے خواب میں رسول خدا کو دیکھا فرما رہے تھے کہ علیؑ کے حق پر تم نے قبضہ کرلیا تمہارے لئے بہتر ہے کہ اُس کا حق اُس کو واپس کردو لہٰذا تھوڑی دیر سے آپ مسجد تشریف لائیے تاکہ میں بار خلافت سب کے سامنے آپ کے سپرد کردوں۔ جب حضرت علیؑ مسجد جانے لگے راستہ میں حضرت عمر سے ملاقات ہوئی

---

[1] یوم جنگ بدر کے بعد کی جب رات آئی رسول خداؐ نے فرمایا کون ہے جو مجھ کو پانی پلائے لوگوں نے ہجوم کیا حضرت علیؑ بھی اٹھے اور ایک گہرے اور اندھیرے کنوئیں پر پہونچے اور اس میں اترے اس وقت خداوند تعالیٰ نے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا کہ محمدؐ اور ان کی فوج کی مدد کریں۔ پس وہ آسمان سے اتر آئے اور حکم کی تکمیل کی (ذخائر العقبیٰ ص ۶۸)

انھوں نے کہا کہ آپ سے ابوبکر سے جو بات ہوئی تھی میں نے سب سمجھا دیا ہے اب آپ مسجد آنے کی زحمت نہ کریں۔
حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ میں نے تمام حجت کر دیا ہے ہر شخص کو اپنے فعل پر اختیار ہے جو چاہے کرے۔
(کتاب الاحتجاج طبرسی ص۱۵۷)

۴۔ حضرت امیرالمومنینؑ کا احتجاج اور مجلس شوریٰ

کتاب الرجال نجاشی میں عمرو بن شمر سے اور خلاصۃ العلامہ میں جابر جعفی و نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر کا وقت انتقال پہونچا آپ نے چھے آدمیوں حضرت علی علیہ السلام، زبیر ابن عوام، طلحہ ابن عبیداللہ، عبدالرحمن ابن عوف، سعد ابن ابی وقاص، اور عثمان ابن عفان کو وصیت کی کہ ایک مکان میں جمع ہو کر ان چھے میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنا لیں.....
جب حضرت علیؑ کو نظر انداز کر کے عبدالرحمن ابن عوف نے خلافت حضرت عثمان کے سپرد کی حضرت علیؑ نے فرمایا:

امیرالمومنینؑ: اسمعوا منی کلامی فان یك ما اقول حقاً فاقبلوا وان یك باطلا فانکروا
پھر فرمایا:- انشدکم بالله الذی یعلم صدقکم ان صدقتم و یعلم کذبکم ان کذبتم هل فیکم احد صلی القبلتین کلیتهما غیری؟

امیرالمومنینؑ: میرا کلام سنو اور اگر میں ایک بات بھی حق کہوں تو قبول کرلو اور اگر ایک بات بھی باطل ہو تو انکار کردو۔
امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جو تمہاری صداقت سے واقف ہے اگر تم سچ کہتے ہو اور تمہارے کذب سے واقف ہے اگر تم جھوٹ کہتے ہو جواب دو کہ کیا میرے سوائے کوئی ہے جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہو؟

قالو: لا

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: نشدتکم بالله هل فیکم من بایع البیعتین کلیتهما الفتح و بیعة الرضوان غیری؟

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم میرے سوائے ایا تم میں کوئی ہے جس نے دو بیعتیں یعنی بیعت فتح اور بیعت رضوان کی ہو۔

قالو: لا

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: نشدتکم بالله هل فیکم احداً اخوہ المزین بالجناحین فی الجنة غیری؟

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم ہے کوئی سوائے میرے جس کے بھائی کو جنت میں دو پروں سے مزین کیا گیا ہو؟

قالو: لا۔

سب نے کہا نہیں

ص۱ فٹ نوٹ بر صفحہ

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم
احد عمه سید الشهداء غیری؟
قالو: لا
امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم
احد زوجته سیدة نساء العالمینؑ غیری
قالو: لا
امیرالمومنین: نشدتکم باللہ احد ابناه
ابنا رسول اللہ وهما سیدا شباب اهل الجنة غیری؟
قالو: لا
امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم
احد عرف الناسخ من المنسوخ غیری؟
قالو: لا
امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم
احد اذهب اللہ عنه الرجس وطهره
تطهیرا غیری؟
قالو: لا
امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم
احد عاین جبرئیل فی مثال دحیة
الکلبی غیری؟
قالو: لا
امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم
احد ادی الزکاة وهو راکع غیری؟
قالو: لا
امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم
احد مسح رسول اللہ عینیه واعطاه
الرایة یوم خیبر فلم یجد حرا ولا بردا غیری؟

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سوائے میرے کیا کوئی ہے جس کا
چچا سید الشہداء ہو؟
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمومنین: خدا کی قسم آیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جو
سیدۃ نساء العالمینؑ کا شوہر ہو؟
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمومنین: خدا کی قسم ایا سوائے میرے کوئی ہے جسکے
فرزند فرزندان رسول خدا ہوں اور جوانان اہل جنت کے سردار ہوں
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمومنین: خدا کی قسم کیا کوئی میرے سوائے تم میں ہے جو
(قرآن کے) ناسخ اور منسوخ جانتا ہو؟
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سوائے میرے کیا تم میں کوئی ہے جس سے
خدا نے رجس کو دور کر کے ایسا پاک کیا ہو جو حق پاک کرنے
کا ہے۔
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمومنین: خدا کی قسم کیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے
جس نے جبرئیل کو دحیۃ کلبی کی صورت میں دیکھا ہو
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے
حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کی ہو،
سب نے بیک زبان کہا
امیرالمومنین: خدا کی قسم کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کی
آنکھوں کو رسول اللہ نے مس کیا ہو اور علم عطا کیا ہو
جبکہ کوئی گرمی یا ٹھنڈ نہیں لگ رہی تھی

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد نصبہ رسول اللہ یوم غدیر خم بامر اللہ تعالیٰ فقال " من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ " غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد ھو اخو رسول اللہ فی الحضر ورفیقہ فی السفر غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد بارز عمرو بن عبدود یوم الخندق وقتلہ غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسولؐ اللہ " انت منی بمنزلۃ ھارون موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی " غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد ناول رسول اللہ قبضۃ من التراب فرمی بھا فی وجوہ الکفار فانھزموا غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد وقفت الملائکۃ معہ یوم احد

سب نے کہا کہ نہیں ۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے کیا تم میں کوئی ہے جس کو رسول اللہؐ نے یوم غدیر خدا کے حکم سے نصب کیا ہو اور فرمایا ہو کہ میں جس کا مولاؐ ہوں پس علیؑ اسکے مولاؐ ہیں ۔ خدایا ! اسکو دوست رکھ جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو اسکو دشمن رکھے ۔

سب نے کہا کہ نہیں ۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے کوئی تم میں ہے جو رسول اللہ کا حضر و سفر میں بھائی اور رفیق رہا ہو ؟

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم کیا تم میں کوئی ہے سوائے میرے جس نے جنگ خندق کے روز عمرو بن عبدود سے جنگ کی ہو اور اسکو قتل کیا ہو ۔

سب نے کہا کہ نہیں ۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے کیا تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہ نے کہا ہو کہ تم مجھ سے اسی منزلت پر ہو جس پر ہارون موسیٰ سے تھے سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا ۔

سب نے کہا کہ نہیں ۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کو رسولؐ اللہ نے کچھ مٹی دی تھی اور یہ کفار کے چہروں پر پھینکی گئی تھی اور انھیں شکست ہوئی ۔

سب نے کہا کہ نہیں ۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے آیا تم میں کوئی ہے جس کے ساتھ یوم احد ملائکہ ٹھہرے رہے جب کہ تمام لوگ

حتی ذھب الناس غیری ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قضی دین رسول اللہؐ غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ، نشدتکم باللہ ھل فیکم احد شھد وفاۃ رسول اللہؐ غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد غسل رسول اللہ وکفنه ولحد غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد ورث سلاح رسول اللہ ورایته وخاتمه غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد جعل رسول اللہ طلاق نسائه بیده غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد حمله رسول اللہ علی ظھره حتی کسر الاصنام علی باب الکعبة غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد نودی باسمه من السماء یوم بدر "لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی

چل دیتے تھے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے دین رسول خداؐ میں قضات کی

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ، خدا کی قسم آیا تم میں کوئی ہے سوائے میرے جو وفات رسولؐ کے وقت حاضر رہا ہو؟

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم میرے سوائے آیا تم میں کوئی ہے جس نے رسول اللہ کو غسل وکفن دیا اور دفن کیا ہو؟

نہیں۔

امیرالمومنین: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ سوائے میرے تم میں کوئی ہے جو رسول اللہؐ کے سلاح، رایت اور انگشتری کا وارث ہوا ہو؟

نہیں

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم کیا تم میں کوئی ہے سوائے میرے جس کے اختیار میں رسول اللہ نے اپنی بیویوں کا طلاق دے دیا ہو؟

نہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے کوئی تم میں ہے جس کو رسول اللہؐ نے کعبہ میں بتوں کے توڑنے کیلئے اپنی پشت پر سوار کیا تھا؟

نہیں

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے یوم بدر آسمان سے "لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علیؑ" کی

الا علیؑ" غیری :
قالو : لا
امیرالمؤمنین : نشدتکم باللہ ھل فیکم احدی اکل مع رسول اللہ من الطائر المشوی الذی اھدی الیہ غیری ؟
قالو : لا
امیرالمؤمنین : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " انت صاحب رایتی فی الدنیا وصاحب لوائی فی الاخرۃ" غیری ؟
قالو : لا
امیرالمؤمنینؑ : نشدتکم باللہ فیکم احد قدم بین یدی نجواہ صدقۃ غیری ؟
قالو : لا
امیرالمؤمنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد خصف نعل رسول اللہ غیری ؟
قالو : لا
امیرالمؤمنینؑ : نشدتکم ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " انا اخوک وانت اخی" غیری ؟
قالو : لا
امیرالمؤمنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " انت احب الخلق الی واقولھم بالحق غیری ؟
قالو : لا
امیرالمؤمنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد

ندا آئی تھی۔
سب نے کہا کہ نہیں
امیرالمؤمنین : تمہیں خدا کی قسم صحیح صحیح بتاؤ کیا میرے سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے رسول خدا کے ساتھ بھونا ہوا پرندہ کھایا ہو۔
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمؤمنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے کہا ہو کہ دنیا اور آخرت میں تم ہی میرے علم کے حامل ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمؤمنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ سوائے میرے کیا تم میں کوئی ہے جس نے صدقہ دیکر (رسول اللہ سے) راز کی باتیں کی ہوں
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمؤمنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے رسول اللہ کی نعلین میں ٹانکے لگائے ہوں۔
سب نے کہا کہ نہیں
امیرالمؤمنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے کہا ہو کہ میں تمہارا بھائی ہوں اور تم میرے بھائی ہو۔
سب نے کہا نہیں۔
امیرالمؤمنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہ نے کہا ہو کہ تم میرے لئے محبوب ترین خلق ہو۔ کیا یہ کسی اور کیلئے بھی کہا تھا
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمؤمنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس

وجد رسول اللہ جایعاً فاستقی مائۃ
دلو بمائۃ تمرۃ وجاء بالتمرۃ فاطعمۃ
رسول اللہ غیری وھو جائع ؟
قالو : لا
امیرالمؤمنین : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد
سلم علیہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فی
ثلاثۃ آلاف من الملائکۃ یوم بدر غیری؟
قالو : لا
امیرالمؤمنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد
غمض عین رسول اللہ غیری ؟
قالو : لا
امیرالمؤمنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم
احد کان اول داخل علی رسول اللہ وآخر
خارج من عندہ غیری
قالو : لا
امیرالمؤمنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد
مشی مع رسول اللہ فمر علی حدیقۃ فقلت
ما احسن ھذہ الحدیقۃ فقال رسول اللہ
" وحدیقتک فی الجنۃ احسن من ھذہ"
حتی مررت علی ثلاث حدائق کل ذلک
یقول رسول اللہ "حدیقتک فی الجنۃ احسن
من ھذہ" غیری ؟
قالو : لا
امیرالمؤمنینؑ. نشدتکم باللہ ھل فیکم
احد قال لہ رسول اللہ " انت اول من
آمن بی وصدقنی واول من یرد علی الحوض

رسول اللہ کو بھوکا پایا اور ایک سو ڈول پانی کے عوض سو کھجور
حاصل کرکے رسول اللہ کو لاکر دیا جبکہ حضرت بھوکے تھے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمؤمنین : خدا کی قسم سوائے میرے آیا تم میں کوئی ہے جس پر
جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور تین ہزار ملائکہ نے یوم بدر
سلام کیا تھا۔
سب نے کہا کہ نہیں
امیرالمؤمنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کیا تم میں کوئی ہے جس نے
رسول اللہؐ کی آنکھیں بند کی تھیں سوائے میرے۔
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمؤمنینؑ : خدا کی قسم بتاؤ سوائے میرے تم میں کوئی
ہے جو سب سے پہلے خدمت رسولؐ میں حاضر ہوا اور سب سے
آخر وہاں سے نکلا ہو۔
سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمؤمنینؑ : خدا کی قسم سچ بتاؤ سوائے میرے آیا تم میں کوئی
ہے جو رسول اللہ کے ساتھ چلا ہو اور کسی باغ پر سے گذرتے
وقت کہا ہو کہ یہ باغ کتنا اچھا ہے۔ اور رسول خداؐ نے فرمایا ہو
کہ تمہارا وہ باغ جو جنت میں ہے اس سے بہتر ہے یہاں تک کہ
تین باغوں پر سے گذر ہوا جو سب کے سب ایک ہی طرح کے تھے
اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہارا باغ جنت میں ان سے بہتر ہے

سب نے کہا کہ نہیں۔
امیرالمؤمنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ سوائے میرے تم میں کوئی
ہے جس کے لئے رسول اللہ نے کہا ہو کہ تم اول ہو جس نے محمدؐ
پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اور اول شخص ہو گے جو

يوم القيامة "غيرى ؟

قالو : لا

اميرالمومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد اخذ رسول الله بيده و يد امرأته و ابنيه حين اراد ان يباهل نصارى اهل نجران غيرى ؟

قالو : لا

اميرالمومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد قال له رسول الله " اول طالع يطلع عليكم من هذا الباب يا انس فانه امير المومنينؑ و سيد المسلمين و اولى الناس بالناس فقال انس " اللهم اجعله رجلا من الانصار فكنت انا الطالع " فقال رسول اللهؐ لانس ما انت باول رجل احب قومه " غيرى ؟

قالو : لا

اميرالمومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد نزلت فيه هذه الايت " انما وليكم الله و رسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوٰة و يوتون الزكوٰة وهم راكعون " غيرى ؟

قالو : لا

اميرالمومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد انزل الله فيه و فى ولده " ان الابرار يشربون من كاس كان مزاجها كافوراً "..... الى الاخر السورة غيرى ؟ (سورة دهر)

قالو : لا

روز قیامت حوض کوثر پر میرے پاس لوٹ آوگے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کا ہاتھ اہل نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کے روز معہ اس کی بیوی اور بچوں کے ہاتھوں کے رسول اللہ نے تھام کر ساتھ لے گیا ہو؟

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ اے انس اس دروازہ سے سب سے پہلے جو تمہاری طرف ظاہر ہوگا بتحقیق کہ وہ امیرالمومنینؑ، سید المسلمین اور انسانوں میں سب سے اعلیٰ اور بلند مرتبہ ہوگا۔ انس نے دعا کی کہ خداوندا اس شخص کو انصار سے قرار دے مگر وہ نکلنے والا میں تھا۔ پس رسول اللہ نے انس سے فرمایا کہ تم وہ شخص اوّل نہیں ہو جو قوم میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔ (حلیۃ اولیا، ج۔۲)

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہو "اسکے سوا نہیں کہ اللہ تمہارا ولی اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان لایا نماز قایم کی اور حالت رکوع میں زکواۃ ادا کرتے ہیں۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا تم میں سوائے میرے کوئی ہے جس کے اور جس کے فرزند کیلئے خدا نے فرمایا ہو کہ " بیشک نیک لوگ اس پیالہ میں سے پیئں گے جس میں کافور ملا ہوگا ..... تا ختم سورہ۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

اميرالمومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد انزل الله فيه "اجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد الحرام كمن آمن بالله واليوم الاخر وجاهد فی سبيل الله لا يستوون عند الله" غيری ؟

قالو : لا

اميرالمومنين : نشدتكم بالله هل فيكم احد علمه رسول الله الف كلمة كل كلمة مفتاح الف كلمة غيری ؟

قالو : لا

اميرالمومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد ناجاه رسول اللهؐ يوم الطائف فقال ابوبكر وعمر "يا رسول الله ناجيت علياً دوننا" فقال لهما النبی "ما انا ناجيته بل الله امرنی بذلك" غيری ؟

(رياض النضره ج-١)

قالو : لا

اميرالمومنين : نشدتكم بالله هل فيكم احد سقاه رسول الله من المهراس غيری ؟

قالو : لا

اميرالمومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد قال له رسول الله "انت اقرب الخلق منی يوم القيامة يدخل بشفاعتك الجنة اكثر من عدد ربيعة ومضر" غيری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے خدا نے یہ آیت نازل کی ہو "کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کا آباد رکھنا اس شخص کے برابر کر دیا جس نے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا اور جس نے راہ خدا میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک تو یہ سب برابر نہیں (توبہ ۱۹)

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنین : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کو رسول اللہؐ نے ہزار کلمات کی تعلیم دی ہو اور ہر کلمہ ہزار کلمات کی کنجی بن گیا ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں ۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس سے رسول اللہؐ نے طائف کے روز راز کی باتیں کی ہوں جس پر ابوبکر اور عمر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ہم کو چھوڑ کر آپ صرف علیؑ سے راز داری کرتے ہیں تو حضرتؐ نے ان دونوں سے فرمایا کہ میں نے اس سے راز کی باتیں نہیں کیں بلکہ اللہ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنین : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم میں سوائے میرے کوئی ہے جس نے رسول اللہ کو مہراس کے پیالہ سے پانی پلایا تھا۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے کہا ہو کہ قیامت کے روز تمام مخلوق سے زیادہ تم مجھ سے قریب ہو گے اور تمہاری شفاعت سے ربیعہ اور مضر کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنین: نشدتکم باللّٰہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللّٰہ "یا علیؑ انت تکسی حین اکسی" غیری ؟

(ریاض النضرہ ج ۲ ص ۲۶۷)

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللّٰہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللّٰہ "انت وشیعتک الفائزون یوم القیامۃ" غیری ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللّٰہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللّٰہ "کذب من زعم انہ یحبنی و یبغض ھذا" غیری ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللّٰہ ھل فیکم احد قال رسول اللّٰہؐ "من احب شطراتی ھذہ فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللّٰہ۔ فقیل لہ وما شطراتک۔ قال علیؑ والحسنؑ والحسینؑ و فاطمۃؑ غیری ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللّٰہ ھل فیکم احد قال رسول اللّٰہ" انت خیر البشر" غیری ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللّٰہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللّٰہ" انت الفارق تفرق بین الحق والباطل" غیری ؟

امیرالمومنین: میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے کہا ہو کہ یا علیؑ یوم قیامت تم لباس امامت خلق پہنے ہوگے اور میں بھی لباس امامت خلق پہنا ہونگا۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا تم میں سوائے میرے کوئی ہے جس کے لئے رسولؐ اللہ نے فرمایا ہو کہ قیامت کے روز تم اور تمہارے شیعہ کامیاب رہیں گے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جسکے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ وہ شخص جھوٹا ہے جو اس خیال میں ہیکہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور تم سے بغض۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ کہ سوائے میرے آیا تم میں کوئی ہے جسکے لئے رسول اللہؐ نے کہا ہو کہ جس نے میرے اس نصف سے محبت کی بیشک اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ پوچھا گیا کہ آپ کا نصف کون ہے۔ فرمایا کہ علیؑ حسنؑ حسینؑ اور فاطمہؑ۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم خیر البشر ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم فاروق ہو جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرتا ہے۔

قالو: لا

امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم احد اخذ رسول اللہ کسا علیہ وعلی زوجتہ وعلی ابنیہ ثم قال" اللھم انا واھلبیتی الیک لا الی النار" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد کان بیعث الی رسول اللہ الطعام وھو فی الغار ویخبرہ بالاخبار غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد قال لہ رسول اللہ" انت اخی و وزیری وصاحبی من اھلی" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد قال لہ رسول اللہ" انت اقدمھم سلما وافضلھم علما واکثرھم حلما" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد قتل مرحبا الیھودی فارس الیھود مبارزۃ غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد عرض علیہ النبیؐ الاسلام فقال لہ" انظرنی حتی الغی والای" فقال لہ ادنی" فانھا امانۃ عندک" فقلت فان کانت امانۃ عندی

سب نے کہا کہ نہیں (ذخارراحقی)

امیرالمومنین: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کو اور جس کی زوجہ اور فرزندوں کو رسولؐ اللہ نے کسار کے اندر لیا اور فرمایا ہو کہ خداوندا میں اور میرے اہلبیتؑ تیری طرف ہیں نار کی طرف نہیں۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جو رسول اللہ کو جب کہ وہ غار میں تھے کھانا بھیجتا تھا اور خبریں پہونچاتا تھا۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ تم میرے اہلبیت سے ہو اور تم میرے بھائی میرے وزیر اور میرے ساتھی ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ تم سب سے زیادہ مقدم وسیلہ اور افضل ترین عالم اور سب سے زیادہ حلیم ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے جنگ میں یہودیوں کے پہلوان مرحب کو قتل کیا تھا۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے نبیؐ اسلام نے فرمایا ہو کہ "میری طرف دیکھو یہاں تک کہ مجھ سے اور میری نعمتوں سے ملاقات کرو پھر اسی کیلئے نبیؐ نے فرمایا کہ بیشک یہ تمہارے پاس امانت ہے اور میں نے کہا کہ اگر یہ امانت

50

فقد اسلمت غیری ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد احتمل باب خیبر حین فتحھا فمشی بہ مائۃ ذراع ثم عالجہ بعدہ اربعین رجلا فلم یطیقوہ غیری ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد نزلت فیہ ھذہ الآیۃ " یاایھا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقۃ " فکنت انا الذی قدم الصدقۃ غیری ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہؐ " من سب علیاً فقد سبنی و من سبنی فقد سب اللہ " غیری

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہؐ " منزلی مواجہ منزلک فی الجنۃ " غیری ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال رسول اللہؐ " قاتل اللہ من قاتلک و عادی اللہ من عاداک " غیری ؟

قالو: لا

میرے لئے ہے تو کیا میں غیر کو تسلیم کرسکتا ہوں

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ، خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے خیبر کے دروازہ کو جبکہ فتح کرلیا تھا اٹھا کر ایک سو ہاتھ کے فاصلہ پر پھینک دیا تھا اس کے بعد چالیس آدمی اسکو بے مقام پر لانا چاہے مگر نہ لاسکے۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہو " اے ایمان والو جب تم رسولؐ سے علیحدگی میں کچھ عرض کرنا چاہو تو اپنے اس تخلیہ سے پہلے کچھ صدقہ دیدیا کرو" (المجادلہ پ۲۸) پس میں ہی وہ ہوں جس نے صدقہ دینے میں اقدام کیا تھا۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جسکے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ جس نے علیؑ کو دشنام دی البتہ اس نے مجھے دشنام دی اور جس نے مجھے دشنام دی اس نے اللہ کو دشنام دی۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنین: تمھیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ جنت میں میری منزل تمھاری منزل کے سامنے ہوگی۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: تمھیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ خدا قتل کرے اس کو جو قتل کرے تمکو اور خدا دشمن رکھے اس کو جو دشمن رکھے تمکو۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد اضطجع علی فراش رسول اللہ حین اراد ان یسیر الی المدینۃ و وقاہ بنفسہ من المشرکین حین ارادوا قتلہ غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال رسول اللہ "انت اولی الناس بامتی بعدی" غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال رسول اللہ "انت یوم القیامۃ عن یمین العرش و اللہ یکسوک ثوبین : احدھما اخضر والآخر وردی" غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد صلی قبل الناس بسبع سنین و اشھر غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انا یوم القیامۃ آخذ بحجزۃ ربی والحجزۃ النور وانت آخذ بحجزتی واھلبیتی آخذ بحجزتک" غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انت کنفسی و حبک حبی و بغضک بغضی" غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : تمھیں خدا کی قسم بتاؤ آیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس نے رسول اللہ کے مدینہ ہجرت کرتے وقت ان کے بستر پر سویا ہو اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا ہو جبکہ مشرکین نے انکے قتل کا ارادہ کیا تھا۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمھیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ میرے بعد میری امت میں تم ہی سب سے بلند مرتبہ ہو۔

سب نے کہا نہیں

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم قیامت کے روز عرش پر سیدھی جانب ہوگے اور قسم بخدا تم دو لباس پہنے ہوگے اس میں کا ایک سبز اور دوسرا گلابی ہوگا۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے تمام لوگوں سے سات سال ایک ماہ قبل نماز پڑھی ہو۔

سب نے کہا نہیں

امیرالمومنینؑ : تمھیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم منھم کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ میں روز قیامت خداوند عالم کے دروازہ اور اس کے نور سے متمسک رہونگا اور تم مجھ سے متمسک رہوگے اور میرے اہلبیت تم سے متمسک رہیں گے

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم میرے نفس ہو اور تمھاری محبت میری محبت اور تم سے بغض مجھ سے بغض ہے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "ولایتک کولایتی عھد عھدہ الی ربی و امرنی ان ابلغکموہ" غیری

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "اللھم اجعلہ لی عوناً و عضداً و ناصراً" غیری؟

قالو لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "المال یعسوب الظلمة وانت یعسوب المومنین" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "لا بعثن الیکم رجلا امتحن اللہ قلبہ للایمان" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد اطعمہ رسول اللہ رمانة و قال "ھذہ من رمان الجنة لا ینبغی ان یاکل منہ الا نبی او وصی نبی" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "ما سألت ربی شیئاً الا اعطانیہ و لم اسئل ربی شیئاً الا سألت لک مثلہ" غیری؟

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تمھاری ولایت میری ولایت کی طرح ہے جس کا عہد خدا کے پاس میرے عہد کی طرح ہے اور مجھے حکم دیا کہ میں تمھارے پاس تبلیغ کروں۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ خداوندا اس کو میرا مددگار قوت بازو اور ناصر قرار دے۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنین: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ مال جہالت کا بادشاہ ہے اور تم مومنین کے بادشاہ ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمھیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تمھاری طرف کسی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ اللہ نے اسکے قلب کا ایمان کیسا امتحان لے لیا ہو

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں، آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے رسول اللہ کو انار کھلایا ہو اور حضرت نے فرمایا ہو کہ یہ جنت کے اناروں سے ہے اس کا کھانا مناسب نہیں مگر نبی یا نبی کے وصی کے لئے

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمھیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ میں نے اپنے پروردگار سے کسی چیز کیلئے سوال نہیں کیا مگر یہ کہ وہ عطا کی گئی اور میں نے پروردگار سے کسی شئے کیلئے سوال نہ کیا مگر یہ کہ تمہارے لئے بھی ایسا ہی سوال کیا ...

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " انت اقومھم بامر اللہ واوفاھم بعھد اللہ واعلمھم بالقضیۃ واقسمھم بالسویۃ واعظمھم عند اللہ مزیۃ " غیری؟

قالو لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " فضلك علی ھذہ الامۃ کفضل الشمس علی القمر وکفضل القمر علی النجوم " غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " یدخل اللہ ولیك الجنۃ وعدوك النار " غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال رسول اللہؐ من اشجار شتی وانا وانت من شجرۃ واحدۃ " غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " انا سید ولد آدم وانت سید العرب والعجم ولا فخر " غیری

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد رضی اللہ عنہ فی الآیتین من القرآن غیری

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم سب سے زیادہ امر خدا کے قائم کرنیوالے عہد خدا کے وفا کرنیوالے اور قضائت میں سب سے زیادہ عالم اور برابر برابر تقسیم کرنیوالے اور اللہ کے پاس فضیلت میں سب سے زیادہ ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسولؐ اللہ نے فرمایا ہو کہ .... " تمہارا فضل اس امت پر اس فضل کے مثل ہے جو آفتاب کا چاند پر اور چاند کا ستاروں پر ہے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا میرے سوائے تم میں سے کسی ایک کیلئے رسول اللہؐ نے کہا کہ تمہارا دوست جنّت میں داخل ہوگا اور تمہارا دشمن جہنّم میں؟

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تمام لوگ مختلف شجروں سے ہیں اور میں اور تم ایک ہی شجرہ سے ہیں۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جسکے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں اور تم عرب و عجم کے سردار ہو یہ فخر میرے غیر کیلئے نہیں۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس سے خدا نے قرآن میں دو آیات میں اظہار رضامندی کیا ہو

عليك لا يظهرونها حتى يفقدوني فاذا
فقدوني خالفوا فيها" غيري ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: فهل فيكم احد قال له رسول الله
" ادى الله عن اماناتك ادى الله عن ذمتك
غيري؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: فهل فيكم احد قال رسول الله
" انت قسيم النار تخرج منها من زكى وتذر
فيها كل كافر" غيري؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: فهل فيكم احد فتح حصن خيبر
و سبا بنت مرحب فاداها الى رسول الله غيري؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: فهل فيكم احد قال له رسول
اللهؐ " ترد على الحوض انت و شيعتك رواء
مروين مبيضة وجوههم ويرد على عدوك
ظماء مظمئين مقتحمين مسودة وجوههم
غيري؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: لهم امیرالمومنینؑ اما اذا اقررتم
على انفسكم و استبان لكم ذلك من قول
نبيكم، فعليكم بتقوى الله وحده لا
شريك له و انهاكم عن سخطه ولا
تعصوا امره وردوا الحق الى اهله واتبعوا

تم سے کینہ ہو جس کو وہ اس وقت تک ظاہر نہیں کریں گے جب تک
کہ میں دنیا سے اٹھ نہ جاؤں اور جب میں غائب ہو جاؤں اس امر
میں مخالفت کریں گے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: ایا تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا
ہو کہ "خدا تمہاری امانتوں کو اور ان چیزوں کو جو تمہارے ذمہ ہوں
ادا کرے گا

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: ایا تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا
ہو کہ تم جہنم کو تقسیم کرنے والے ہو تم جہنم سے اس کو نکال لوگے جو
نیک ہو اور جہنم میں ہر کافر کو داخل کروگے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: ایا تم میں کوئی ہے جس نے قلعہ خیبر فتح کیا اور
سبا بنت مرحب کو خدمت رسولؐ میں حاضر کیا ہو

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: ایا تم میں میرے سوا کوئی ہے جس کے لئے
رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر
میرے پاس لوٹ آئیں گے جہاں خوشنما منظر اور میٹھا پانی ہوگا
ان کے چہرے منور و سفید ہوں گے اور تمہارے دشمن جن کے
چہرے سیاہ ہوں گے اور پیاس سے ٹوٹ پڑینگے اور ہٹا دیئے جائینگے

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: آگاہ ہو جاؤ کہ میرے تم سب پر امیرالمومنینؑ ہونے پر
جب تم سب نے اقرار کیا تھا جو تمہارے نبی کے قول سے تم پر ظاہر
ہوگیا تھا یہ تمہارے لئے ضروری ہے کہ خدائے وحدہ لاشریک
سے ڈریں مگر تم نے اس کے غیظ کو انتہا تک پہونچا دیا اس کے
امر میں عصیان نہ کرو اور حق کو اس کے اہل کیطرف لوٹا دو

سنة نبيكم فانكم ان خالفتم خالفتم الله فادفعوها الى من هو اهله وهى له.

قال: فتخامزوا فيما بينهم وتشاوروا و قالوا: "قد عرفنا فضله وعلمنا علمه انه احق الناس بها ولكنه رجل لا يفضل احداً على احد، فان وليتموها اياه جعلكم و جميع الناس فيها شرعاً سواء ولكن ولوها عثمان فانه يهوى الذى تهوون"
فدفعوها اليه

اور اپنے نبیؐ کی سنت کی متابعت کرو۔ اگر تم نے مخالفت کی (تو سمجھ لو کہ) تم نے اللہ کی مخالفت کی پس اسکو اُسکی طرف پھیر دو جو اس کا اہل ہے اور یہ اُسی کے لئے ہے۔
پس آپس میں مشورہ کرو اور سمجھو اور کہو کہ "ہم نے اس کے فضل کو پہچان لیا اور اس کے علم کو جان لیا کہ وہ انسانوں میں سب سے زیادہ سچا ہے کوئی شخص بھی فضل میں اس سے زیادہ نہیں پس اگر تم نے اس کو ولی بنایا تو وہ تمہارے اور سب کیلئے شرع کا مساوی قانون بنائے گا اور اگر تم نے عثمان کو ولی بنایا تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے پس اس سے احتراز کرو

(کتاب الاحتجاج صـ ۱۸۹)

امیر المومنینؑ: میں تمھیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم میں سوائے میرے کوئی ایسا شخص ہے جس کے لئے آفتاب نے رجعت کی یہاں تک کہ اس نے نماز عصر ادا کی ؟

سب نے جواب دیا:۔ خدا کی قسم کوئی نہیں

امیر المومنینؑ: میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ ایا تم جانتے ہو کہ رسول خداؐ نے فرمایا تھا کہ میں اپنے بعد تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب خدا دوسرے میری عترت جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں

سب نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ایسا ہی ہے۔

نوٹ:۔ ذیل میں ابوطفیل کی روایت بھی درج کیجاتی ہے گو صرف وہی ارشادات لکھے گئے ہیں جو اوپر مذکور نہیں ہیں ——

لسان المیزان جلد دوم صـ ۱۵۶ پر ابوطفیل سے مروی ہے کہ میں شوریٰ کے روز دروازہ پر کھڑا ہوا تھا اور حضرت علیؑ کو کہتے سُنا۔

بايع الناس لابى بكر وانا والله اولى بالامر منه واحق به فسمعت مخافة ان يرجع الناس كفاراً يضرب بعضهم رقاب بعض. ثم بايع الناس عمر وانا والله اولى بالامر منه فسمعت واطعت مخافة ان يضرب بعضهم رقاب بعض ثم انتم تريدون ان تبايعوا عثمان .... الى ان قال وايم الله لو شاء ان

لوگوں نے ابی بکر کی بیعت کر لی حالانکہ خدا کی قسم میں اس امر میں ان سے زیادہ لائق اور اس کا سب سے زیادہ حقدار تھا مگر میں اس خوف سے خاموش رہا کہ لوگ کہیں مرتد نہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنے نہ لگیں۔ پھر لوگوں نے عمر کی بیعت کی خدا کی قسم میں اس امر میں ان سے زیادہ لائق و موزوں تھا پس میں نے سُنا اور اس خوف سے خاموشی اختیار کی کہ لوگ کہیں آپس میں قتال شروع نہ کر دیں اب تم نے ارادہ کیا ہے کہ عثمان کی بیعت کریں .... خدا کی قسم اگر میں

أتكلم فثم لا يستطيع عربيهم ولا عجميهم يردّه.

کچھ کہنا چاہوں تو کسی عرب یا عجم کی استطاعت نہ ہوگی کہ اس کو رد کر سکے۔

تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں اے لوگو! کیا تم میں ایک شخص بھی ایسا ہے جس نے مجھ سے قبل اللہ کی توحید کا اقرار کیا ہو۔

قالو: لا

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم الله هل فیکم احد قال له جبرئیل "هذه هی المواساة" فقال له رسول الله "انه منی وانا منه" غیری؟

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے جبرئیل نے کہا ہو کہ یہی وہ مواسات ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بیشک وہ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں۔

قالو: اللهم لا

سب نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم الله هل فیکم احد یقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین علی لسان النبیؐ غیری؟

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس نے ناکثین قاسطین اور مارقین کو حسب ارشاد نبویؐ قتل کرنے والا ہو۔

قالو: اللهم لا

سب نے کہا قسم بخدا نہیں

امیرالمومنینؑ: فانشدکم الله هل فیکم احد قال له رسول الله "قاتلت علی تنزیل القرآن وتقاتل علی تاویل القرآن" غیری؟

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ میں نے تنزیل قرآن پر مقاتلہ کیا اور تم تاویل قرآن پر مقاتلہ کروگے۔

قالو: اللهم لا

سب نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم بالله هل فیکم احد امره رسول الله ان یاخذ براءة من ابی بکر فقال ابوبکر یا رسول الله نزل فی شیئ فقال "انه لا یودی عنی الا علیؑ" غیری

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کو رسول خدا نے حکم دیا ہو کہ ابوبکر سے سورہ براۃ لے لے جس پر ابوبکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ کیا میرے لئے کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ ہاں اس کام کو سوائے میرے اور علیؑ کے کوئی بجا نہیں لا سکتا۔

قالو: اللهم لا

سب نے کہا۔ بخدا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم الله اتعلمون ان رسول الله قال "الحق مع علی وعلی مع الحق یدور الحق مع علی کیف مادار"؟

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم کیا میں یاد دلاؤں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کیساتھ حق اُسی طرف پھرتا ہے جدھر علیؑ پھریں۔

قالو: اللهم نعم

سب نے کہا۔ قسم بخدا یہ صحیح ہے

امیر المومنینؑ: انشدکم باللہ هل فیکم احد قال له رسول اللہ " یا علی انت قسیم الجنة والنار یوم القیامة " غیری ؟

امیر المومنینؑ، تمہیں خدا کی قسم ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ یا علیؑ قیامت کے روز تم جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو۔

قالو لا

سب نے کہا کہ نہیں

ملاحظہ ہوں مناقب خوارزمی ص۲۱۷، لسان المیزان ج ۲ ص۱۵۶، تاریخ حبیب السیر روضۃ الاحباب، البلاغ المبین ص۱۶، تاریخ طبری وغیرہ

اس جامع و بلیغ کلام نے اہل شوریٰ کی زبانوں کو بند کر دیا اور عبدالرحمٰن پریشان ہو کر وقت مقررہ میں فیصلہ نہ کر سکے اور فیصلہ کو دوسرے روز کے لئے ملتوی کر دیا۔ دوسرے روز عمرو ابن عاص کے حسب مشورہ عبدالرحمٰن نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں خلافت اس شرط سے آپ کے سپرد کرتا ہوں کہ آپ وعدہ فرمائیں کہ کتاب خدا، سنت رسولؐ اور سیرت شیخین پر عمل کریں گے۔ حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ میں کتاب خدا اور سنت رسولؐ کی پیروی کروں گا مگر سیرت شیخین پر عمل نہیں کروں گا۔

اس کے بعد عبدالرحمٰن نے یہی سوال حضرت عثمان سے کیا تو انہوں نے پوری شرط فوراً قبول کرلی اس کے ساتھ ہی ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی گئی۔

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ پہلا دن نہیں ہے کہ تم نے ہم پر ظلم کیا پس صبر جمیل ہی مناسب ہے خداوند تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ بخدا تم نے عثمان کو اس وجہ سے حکومت دی کہ پھر وہ یہ حکومت تمہیں واپس کر دیں۔

حضرت علیؑ کا یہ احتجاج مسلمات تاریخیہ سے ہے ملاحظہ ہوں تاریخ طبری ج۔۵، حبیب السیر ج۔۱، ابوالفداء، وغیرہ

ص۱ افراد شوریٰ کی ترکیب و ساخت ملاحظہ ہو عبدالرحمن ابن عوف حضرت عثمان کے بہنوئی تھے۔ سعد بن ابی وقاص عبدالرحمن کے قریبی رشتہ دار تھے انہوں نے اپنا حق عبدالرحمن کو ہبہ کر دیا تھا۔ طلحہ ہمیشہ حضرت علیؑ کے مخالف رہے تھے۔ ابوبکر کے ابن عم تھے ان کی ماں ابوسفیان کی بیوی رہ چکی تھی انہوں نے اپنا حق عثمان کو ہبہ کر دیا تھا۔ زبیر خلیفہ اول کے داماد تھے جب عبدالرحمن نے عثمان کے لئے کوشش کی تو زبیر بھی عبدالرحمن کی طرف ہو گئے۔ حضرت عمر اپنے فرزند عبداللہ کو ثالث مقرر کیا اور کہا شوریٰ میں اگر تین آدمی ایک طرف اور تین ایک طرف ہوں تو تم اس پارٹی کے موافق فیصلہ کرنا جس میں عبدالرحمن ہوں اگر چار آدمی ایک کیلئے متفق ہوں اور دو مخالف ہوں تو ان دونوں کی گردن فوراً مار دینا اگر پانچ ایک طرف ہوں اور ایک آدمی مخالفت کرے تو فوراً اس کی گردن مار دینا۔ (الامامت و السیاسۃ وغیرہ) یہ واقعہ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کا ہے۔

۵۔ احتجاج امیرالمومنینؑ بر مہاجرین و انصار

سلیم ابن قیس ہلالی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت کے زمانہ میں ایک روز میں نے مسجد نبوی میں دیکھا کہ انصار و مہاجرین کا ایک گروہ اپنے اپنے فضائل بیان کر رہا تھا اور رسول خدا کے فضائل بیان نہیں ہو رہے تھے وہاں حضرت علیؑ بھی موجود تھے مگر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا ابوالحسنؑ آپ کو کلام کرنے سے کس چیز نے منع کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا۔

امیرالمومنینؑ : ما من الحیینٌ احد الا وقد ذکر فضلہ وقال حقاً، فانا اسالکم یا معشر قریش و الانصار، بمن اعطاکم اللہ ھذا الفضل؟ ابانفسکم وعشائرکم واھل بیوتاتکم ام بغیرکم؟

امیرالمومنینؑ : زندہ لوگوں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جب فضائل کا ذکر ہو تو کہے کہ یہ صحیح ہے۔ اے گروہ قریش و انصار میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں کہ خدا نے تمھیں یہ فضیلت کس کی وجہ عطا فرمائی؟ آیا تمھارے نفوس کی وجہ یا تمہارے خاندان اور اہل خانہ کی وجہ یا اس کے علاوہ کسی اور کی وجہ؟

قالوا : بل اعطانا اللہ ومن بہ علینا بمحمدؐ وعشیرتہ لا بانفسنا وعشائرنا ولا باھل بیوتنا۔

انھوں نے جواب دیا کہ یہ فضائل خداوند تعالیٰ نے ہم کو اور ان کو عطا کیا ہے جو محمدؐ اور ان کے خاندان کے ساتھ رہے نہ کہ ہمارے نفوس و قبیلہ و اہل خانہ کی وجہ۔

امیرالمومنینؑ : صدقتم یا معشر قریش و الانصار! تعلمون الذی نلتم بہ من خیر الدنیا والاخرۃ منا اھل البیت خاصۃ دون غیرھم؟

امیرالمومنینؑ : اے گروہ قریش و انصار تم نے سچ کہا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جس میں تم نے دنیا اور آخرت کی خیر پائی اور وہ ہم اہل بیت سے ہے یا ہمارے غیروں سے؟

فان ابن عمی رسول اللہ قال" انی واھلبیتی کنا نوراً بین یدی اللہ تبارک وتعالیٰ قبل ان یخلق اللہ آدم بار بعۃ عشر الف سنۃ، فلما خلق اللہ آدم وضع ذلک النور فی صلبہ واھبطہ الی الارض ثم حملہ فی السفینۃ فی صلب نوحؑ ثم قذف بہ فی النار فی صلب ابراھیم ثم لم یزل اللہ عزوجل ینقلنا من الاصلاب الکریمۃ الی

بتحقیق کہ میرے ابن عم رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں اور میرے اہل بیت آدمؑ کی خلقت سے چودہ ہزار سال قبل اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے نور تھے۔ پس جب خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا اس نور کو ان کے صلب میں قرار دیا اور ان کو زمین پر نازل کیا پھر اس کو نوحؑ کے صلب میں پہونچایا جب کہ وہ کشتی میں سوار ہوئے تھے پھر یہ نور صلب ابراہیم میں تھا جب کہ وہ آگ میں ڈالے گئے تھے۔ اسی طرح خدا نے اس نور کو اصلاب کریمہ سے ارحام طاہرہ میں اور ارحام طاہرہ

الارحام الطاهرة ومن الارحام الطاهرة الى الاصلاب الكريمة، من الآباء والامهات لم يلتق واحد منهم على سفاح قط"

فقال اهل السابقة، واهل بدر، واهل احد: نعم قد سمعنا ذلك من رسول اللهؐ

امیرالمومنینؑ: انشدكم بالله اتعلمون انى اول الامة ايماناً بالله وبرسوله؟

قالو: اللهم نعم

امیرالمومنینؑ: فانشدكم بالله اتعلمون ان الله عزوجل فضل فى كتابه السابق على المسبوق فى غير آية وانى لم يسبقنى الى الله عزوجل والى رسوله احد من هذه الامة؟

قالو: اللهم نعم

امیرالمومنینؑ: فانشدكم بالله اتعلمون حيث نزلت "والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار" (سوره توبه) والسابقون السابقون اولئك المقربون (سوره واقعہ) و سئل عنها رسول الله فقال "انزله الله عزوجل فى الانبياء واوصيائهم فانا افضل انبياء الله ورسله وعلىؑ ابن ابى طالب وصيى افضل الاوصياء

قالو: اللهم نعم

امیرالمومنینؑ: فانشدكم بالله اتعلمون حيث نزلت "يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله و اطيعوا الرسولؐ واولى الامر منكم (سوره نساء)

سے اصلاب آبیہ میں منتقل کرتا گیا۔ ہمارے آباو اور امہات سے کوئی ایک بھی کبھی زنا کا مرتکب نہ ہوا

سابقین اہل بدر اور اہل احد نے کہا کہ ہاں ہم نے یہ رسول اللہ سے سنا تھا۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم کیا میں یاد دلاؤں کہ خدا اور رسولؐ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا میں تھا۔

سب نے کہا کہ خدا کی قسم یہ صحیح ہے۔

امیرالمومنینؑ: میں تمھیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں اسلام پر سبقت کرنیوالے کو بعد میں آنے والے پر فضیلت دی ہے۔ تحقیق کہ اس امت میں کسی شخص نے (اسلام لانے میں) مجھ پر سبقت نہیں کی۔

سب نے کہا بخدا یہ صحیح ہے۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں کہ "مہاجرین و انصار میں سب سے پہلے (ایمان کی طرف) سبقت کرنے والے" اور سابقین پر سبقت لیجانے والے ہی مقرب بارگاہ ہیں" اور اس کے متعلق رسول اللہ سے سوال کیا گیا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ خدائے عزوجل نے اس کو اپنے انبیاء اور اوصیاء میں نازل فرمایا میں اللہ کے رسولوں میں میں افضل الانبیاء ہوں اور علیؑ ابن ابی طالب میرا وصی اور افضل الاوصیاء ہے

سب نے کہا بخدا یہ صحیح ہے۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ جب یہ حکم نازل ہوا کہ "اے وہ لوگو جنھوں نے ایمان لایا اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اس کی جو تم میں صاحب الامر ہے"

وحيث نزلت " انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون" (سوره مائده)

وحيث نزلت " ولم يتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المومنين وليجة "(سورة توبه) قال الناس " يا رسول الله" اخاصة في بعض المومنين ام عامة لجميعهم ؟ فامر الله عزوجل بنبيه ان يعلمهم ولاة امرهم وان يفسر لهم من الولاية ما فسر لهم من صلاتهم وزكاتهم وصومهم وحجهم فنصبني للناس علماً بغدير خم. ثم خطب فقال " ايها الناس ان الله ارسلني برسالة ضاق بها صدري فظننت ان الناس مكذبي فاوعدني لابلغنها او ليعذبني"

ثم امر فنودي صلوة جامعة ثم خطب فقال " ايها الناس اتعلمون ان الله عزوجل مولاي وانا مولى المومنين وانا اولى بهم من انفسهم" قالوا : بلى يا رسول الله قال قم يا عليؑ فقمت فقال" من كنت مولاه فعليؑ مولاه. اللهم وال من والاه وعاد من عاداه.

فقام سلمان فقال " يا رسول الله ولاء كماذا ؟ فقال ولاء كولائي فمن كنت اولى به من نفسه فعليؑ اولى به من نفسه" فانزل الله عزوجل عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا (مائده)

ونیز جب یہ حکم نازل ہوا کہ تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جنھوں نے ایمان لایا نماز قایم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں خیرات دیتے ہیں (سورہ مائدہ)

ونیز جب یہ حکم بھی نازل ہوا کہ " اللہ نے سوائے اس کے رسول کے اور مومنین کے اور کسی کو راز دار نہیں بنایا " لوگوں نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ یہ آیات چند مومنین کیلئے مخصوص ہیں یا سب کے لئے ہیں۔ پس اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ انکے امر کے صاحبان ولایت سے متعلق انھیں تعلیم دیں اور انھیں ولایت سے متعلق وضاحت کر دیں جیسا کہ ان کی نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کیلئے تشریح کی۔ پس غدیر خم میں لوگوں کے لئے مجھ کو علم بنا کر نصب کیا پھر ایک خطبہ فرمایا کہ " اے لوگو تحقیق کہ اللہ نے مجھے مبعوث برسالت فرمایا اور میرے سینہ کو اس سے بھر دیا میں نے گمان کیا کہ کہیں لوگ میری تکذیب نہ کریں حتی اس کی تبلیغ کی ورنہ میں معذب ہوتا

پھر حکم دیا کہ نماز جامعہ کی ندا دی جائے پھر خطاب فرمایا کہ اے لوگو کیا میں تمھیں بتا دوں کہ اللہ عزوجل میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور میں ان کے نفوس سے بزرگ ہوں سب نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ پھر فرمایا کہ یا علیؑ اٹھو ۔ دو میں کھڑا ہوگیا پھر فرمایا کہ " میں جس کا مولاؐ ہوں یہ علیؑ اس کا مولاؑ ہے خداوندا دوست رکھ اس کو جو دوست رکھے اس کو اور دشمن رکھ اس کو جو دشمن رکھے اس کو۔ پس سلمان کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ" علیؑ کی ولایت کیسی ہے؟ فرمایا کہ امر ولایت ایسی ہی ہے جیسی میری ولایت پس میں جس کے نفس سے بزرگ و برتر ہوں علیؑ بھی اس کے نفس سے بزرگ و برتر ہے۔ اسکے بعد خدا نے ارشاد فرمایا کہ " آج کے دن میں نے تمھارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا اور تمہارے لئے اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے دین اسلام سے راضی ہوا۔"

فکبر رسول فقال "اللہ اکبر علی تمام نبوتی وتمام دین اللہ، ولایۃ علی بعدی" فقام ابو بکر وعمر فقلا "یا رسول اللہ ھؤلاء الآیات خاصۃ فی علی؟"
قال صلعم "بلی فیہ وفی اوصیائی الی یوم القیامۃ"۔
قالا "یا رسول اللہ بینھم لنا"؛
قال: اخی ووزیری ووارثی ووصی وخلیفتی فی امتی وولی کل مومن بعدی ثم ابنی الحسن والحسین، ثم تسعۃ من ولد الحسین واحد بعد واحد القرآن معھم وھم مع القرآن، لایفارقونہ ولایفارقھم حتی یردوا علی الحوض
فقالوا کلھم "اللھم نعم قد سمعنا ذلک وشھدنا کما قلت سواء" وقال بعضھم "قد حفظنا جل ما قلت ولم نحفظ کلہ وھو لاء الذین حفظوا اخیارنا وافاضلنا"
امیرالمومنینؑ: صدقتم لیس کل الناس یستوی فی الحفظ انشدکم باللہ من حفظ ذلک من رسول اللہ لما قام واخبر بہ۔

پس رسول اللہ نے تکبیر فرمائی اور فرمایا کہ میری نبوت کے تمام ہونے دین خدا کی تکمیل اور میرے بعد علیؑ کی ولایت پر خدا کی کبریائی کا اقرار کرتا ہوں پس حضرت ابوبکر اور عمر کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا یہ آیات علیؑ کے لئے مخصوص ہیں۔" حضرت نے فرمایا کہ ہاں اس کے لئے اور قیامت تک میرے آنے والے اوصیا کے لئے مخصوص ہے
دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ان میں ہم بھی شریک ہیں فرمایا وہ میرا بھائی میرا وزیر میرا وارث میرا وصی ہے اور میری امت پر میرا خلیفہ اور میرے بعد تمام مومنین کا ولی ہوگا اور پھر میرے فرزند حسنؑ اور حسینؑ پھر حسینؑ کی اولاد سے نو یکے بعد دیگرے ولی ہونگے قرآن ان کے ساتھ ہوگا اور وہ قرآن کے ساتھ ہوں گے۔ نہ وہ قرآن سے جدا ہوں گے اور نہ قرآن ان سے جدا ہوگا یہاں تک کہ وہ سب حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گے۔
پھر سب نے کہا بخدا ہم نے یہ سنا تھا اور دیکھا تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا اور بعض نے کہا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا اسکے ایک بڑے حصہ کو تو ہم نے یاد رکھا اور پورا یاد نہ رکھ سکے البتہ ہم میں جو بزرگ اور نیک لوگ ہیں انہوں نے یاد رکھا۔
امیرالمومنینؑ۔ فرمایا کہ ٹھیک ہے سب لوگ یاد رکھنے میں مساوی نہیں ہوتے جس نے یہ رسول اللہ سے سنا ہے اور یاد رکھا ہے خدا کی قسم کھڑا ہو جائے اور بیان کرے کہ رسول اللہ نے کیا فرمایا تھا۔

پس ابوذر ومقداد وعمار وغیرہ نے گواہی دی اور ارشاد رسولؐ کو دہرا دیا اور کہا کہ ہم نے رسول اللہ کو منبر پر یہ کہتے سنا تھا

امیرالمومنینؑ: ایھا الناس اتعلمون ان اللہ عزوجل انزل فی کتابہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم

امیرالمومنینؑ۔ اے لوگو کیا تم جانتے ہو کہ خدائے عزوجل نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ "سوائے اس کے نہیں اللہ نے ارادہ کرلیا ہے کہ اے اہل بیت تم سے رجس کو دور رکھے اور تمہیں پاک

تطهیرا" فجمعنی و فاطمة و ابنیه حسنًا و حسینًا ثم القی علینا کساء فدکیا وقال "اللّٰهم ھؤلاء اھلبیتی ولحمی یؤلمنی ما یولمھم ویجرحنی ما یجرحھم فاذھب عنھم الرجس وطہرھم تطھیرا" فقالت ام سلمہ وانا یارسول اللہ فقال" انت الی خیر، انما نزلت فی و فی اخی علی و فی ابنتی فاطمة و فی ابنی و فی تسعه من ولد الحسین خاصة، ولیس معنا احد غیرنا"

رکھے جو حق پاک رکھنے کا ہے پس میں فاطمہؑ اور ان کے فرزند حسنؑ وحسینؑ جمع ہو گئے اور ہم پر رسول اللہ نے ایک چادر ڈال دی اور فرمایا کہ خداوندا یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرا گوشت ہیں جس نے ان سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے انہیں اذیت پہونچائی مجھے اذیت پہونچائی اور جس نے انھیں مجروح کیا مجھے مجروح کیا۔ پس دور رکھ ان سے رجس کو اور پاک رکھ انھیں جو حق پاک رکھنے کا ہے پس ام سلمہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لئے کیا حکم ہے فرمایا کہ تم خیر پر ہو اسکے سوائے نہیں کہ یہ میرے لئے میرے بھائی علیؑ میری بیٹی فاطمہؑ میرے دونوں فرزندوں اور حسینؑ کی اولاد سے نو فرزندوں کیلئے مخصوص ہے۔ انکے علاوہ ہمارے ساتھ اور کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔

سب نے کہا کہ ہم نے حضرت ام سلمہ سے یہ واقعہ اسی طرح سنا ہے۔

امیرالمومنینؑ: انشدکم باللہ اتعلمون ان اللہ انزل "یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین (توبہ)

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ (توبہ)

سلمان نے پوچھا کہ یارسول اللہ یہ ایت عوام الناس کے لئے ہے یا خاص لوگوں کے لئے۔ رسول اللہ نے جواب دیا کہ جہاں تک مامورین کا تعلق ہے یہ حکم تمام امت کے لئے ہے۔ اور جہاں تک صادقین کا تعلق ہے وہ خاص لوگ میرا بھائی علیؑ اور اس کے بعد میرے اوصیاء ہیں جو قیامت تک آتے رہیں گے۔

سب نے کہا کہ بالکل صحیح ہے

امیرالمومنینؑ: انشدکم باللہ اتعلمون انی قلت رسول اللہ فی غزاة تبوک لم تخلفنی فقال "ان المدینة لا تصلح الا بی او بك و انت منی بمنزلة ھارون من موسی الا انه لا نبی بعدی"

اللّٰھم نعم

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ غزوہ توک پر جاتے وقت میں نے رسول اللہ سے عرض کیا تھا کہ مجھے مدینہ میں خلیفہ بنا کر چھوڑ کر نہ جائیں تو رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ مدینہ کی اصلاح سوائے میرے یا تمہارے اور کسی سے ممکن نہیں تم مجھ سے اس منزلت پر ہو جس پر ہارون موسیٰ سے تھے سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

سب نے کہا خدا کی قسم یہ سچ ہے

امیرالمومنینؑ : انشدکم باللہ اتعلمون ان اللہ عزوجل انزل فی سورۃ الحج "یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون .... الخ

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم کیا میں یاد دلاؤں کہ خدا نے سورۂ حج میں فرمایا ہے کہ "اے ایمان والو اپنے رب کی عبادت اور رکوع و سجود کرو اور نیک عمل کرو تاکہ فلاح پاؤ ..... الخ .

سلمان نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جن پر آپ گواہ ہیں اور وہ لوگ تمام امت پر گواہ ہیں جنھیں خداوند تعالیٰ نے منتخب فرمالیا ہے اور امور دین میں ان پر کچھ سختی نہیں کی گئی اور ان کے باپ ابراہیمؑ کا مذہب ان کے لیے پسند کیا گیا۔ حضرت نے جواب دیا کہ وہ میں ہوں، میرا بھائی علیؑ اور میرے گیارہ فرزند۔

قالو : اللّٰھم نعم

سب نے جواب دیا کہ بخدا یہ صحیح ہے۔

امیرالمومنینؑ انشدکم باللہ اتعلمون ان رسول اللہ قام خطیبا ولم یخطب بعد ذلک . فقال یا ایھا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی فتمسکوا بھما لا تضلوا فان اللطیف الخبیر اخبرنی وعھد الی انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض" فقام عمر بن خطاب . وھو شبہ المغضب فقال یا رسول اللہ " اکل اھلبیتک ؟" قال "لا" ولکن اوصیائی منھم، اولھم اخی ووزیری وخلیفتی فی امتی وولی کل مومن ومومنۃ بعدی، ھو اولھم ثم ابنی الحسن ثم ابنی الحسین ثم تسعۃ من ولد الحسین واحد بعد واحد حتی یردوا علی الحوض، شھداء للہ فی ارضہ وحججہ علی خلقہ وخزان علمہ ومعادن حکمتہ من اطاعھم فقد اطاع اللہ ومن عصاھم فقد عصی اللہ .

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم تمہیں رسول اللہ کا وہ ارشاد یاد دلاؤں جس کے بعد پھر کچھ نہیں فرمایا۔ فرمایا تھا کہ اے لوگو میں تم میں دو گرانقدر چیزیں یعنی کتاب خدا اور میری عترت اہلبیت چھوڑے جاتا ہوں پس ان دونوں سے متمسک رہو تاکہ گمراہ نہ ہو۔ بتحقیق کہ وہ لطیف و خبیر ہے۔ جواب دو اور مجھ سے عہد کرو اس لئے کہ یہ دونوں ایکدوسرے سے علحٰدہ نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میری طرف لوٹ آئیں حضرت عمر غضب کی حالت میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپؐ کے تمام اہل بیتؑ ؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ان میں سے صرف میرے اوصیاء جن میں کا اول میرا بھائی ہے جو میرا وزیر، میری امت پر میرا خلیفہ اور میرے بعد تمام مومنین و مومنات پر ولی ہوگا۔ وہ ان میں اول ہوگا پھر میرا فرزند حسنؑ پھر میرا فرزند حسینؑ پھر اس کے بعد حسین کی اولاد سے نو فرزند یکے بعد دیگرے یہاں تک کہ وہ سب حوض کوثر پر میرے پاس لوٹ آئیں گے۔ یہ زمین پر خدا کی جانب سے اس کے گواہ، مخلوق پر اس کی حجت، اس کے علم کے خزانہ دار اور اس کی حکمت کے معدن ہوں گے۔ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کا گناہ کیا اس نے اللہ کا گناہ کیا۔

51

فقالو کلهم: نشهد ان رسول الله قال ذلك

امیرالمومنین: اتقرون ان رسول الله قال: "من زعم انه یحبنی و یبغض علیاً فقد کذب ولیس یحبنی" ووضع یده علیٰ راسی فقال له قائل: "کیف ذلك یا رسول الله" قال: "لانه منی وانا منه، ومن احبه فقد احبنی ومن احبنی فقد احب الله، ومن ابغضه فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض الله" قال نحو عشرین رجلا من افاضل الحیین: اللهم نعم وسکت بقیتهم

امیرالمومنین: للسکوت مالکم سکتم؟

قالو: هٰؤلاء الذین شهدوا عندنا ثقاة فی قولهم وفضلهم وسابقتهم

امیرالمومنین: اللهم اشهد علیهم

فقال طلحة بن عبدالله: وکان یقال له "داهیة قریش" فکیف نصنع بما ادعیٰ ابوبکر واصحابه الذین صدقوه وشهدوا علی مقالة یوم اتوه بك تعتل وفی عنقك حبل فقالوا لك "بایع" فاحتججت بما احتججت به فصدقوك جمیعاً ثم ادعیٰ انه سمع رسول الله یقول ابی الله ان یجمع لنا اهل البیت النبوة والخلافة فصدقه بذلك عمر وابوعبیدة وسالم ومعاذ، ثم قال طلحة کل الذی قلت وادعیت واحتججت به من السابقة والفضل حق نقر به ونعرفه واما الخلافة

سب نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ نے یہ ہی فرمایا تھا۔

امیرالمومنین: آیا میں سناؤں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اس زعم میں ہے کہ اس نے مجھ سے محبت کی اور علیؑ سے بغض رکھا وہ جھوٹا ہے اس نے ہرگز مجھ سے محبت نہ کی" اور اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا پس کسی کہنے والے نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کسطرح رسول اللہ نے فرمایا کہ "کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں پس جس نے اس سے محبت کی البتہ مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی" موجودہ لوگوں میں سے بیس ۲۰ آدمیوں نے اسیطرح کہا کہ خدا کی قسم یہ صحیح ہے اور باقی لوگ خاموش رہے

امیرالمومنینؑ: تم لوگ خاموش کیوں ہو

سب نے کہا: ہم میں سے یہ لوگ جنھوں نے گواہی دی وہ اپنے قول و فضل اور سابقیت میں ثقہ ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خداوندا ان پر گواہ رہ

طلحہ: عقلائے قریش بھی ان کے لئے اسیطرح کہتے ہیں پھر ہم نے ابوبکر کے دعوے کو کس طرح قبول کیا اور اس کے صحابہ نے بھی اس تصدیق کی اور کس طرح اس روز کی تقریر کی گواہی دی جب آپکی گردن میں رسی ڈالکر آپؑ کو سختی سے لایا گیا تھا اور آپؑ سے کہا تھا کہ بیعت کریں پس آپؑ نے احتجاج کیا جو کچھ بھی کیا پھر سب نے آپکی تصدیق کی اس کے بعد اس نے ادعا کیا کہ اس نے رسول اللہ کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ خدا نے نبوت و خلافت کو ہمارے اور ہمارے اہلبیت کے لئے جمع کرنا نہیں چاہا اسکی عمر، ابوعبیدہ، سالم اور معاذ نے تصدیق کی تھی۔ پھر طلحہ نے کہا کہ سابقین و فضائل فضل میں سے جو شخص نے سوائے خلافت کے ان کے حق قرابت اور معرفت کے متعلق کلام کیا ادعا اور احتجاج کیا جس کی ذکر کردہ

نفر شهد ولئك الاربعة بما سمعت

فقام علیؑ عند ذلك وغضب من مقالته

فاخرج شيئاً قد كان يكتمه وفسر شيئاً قال له

عمر يوم مات لم يدر ما عنى به، فاقبل

على طلحة۔ والناس يسمعون

امیرالمومنینؑ: اما والله يا طلحة ما صحيفة

القى الله بها يوم القيامة احب الى

من صحيفة الاربعة الذين تعاهدوا

على الوفاء بها فى الكعبة ان قتل الله محمداً

او توفاه ان يتوازروا دون علیؑ ويتظاهروا

فلا يصل لى الخلافة والدليل والله على

باطل ما شهدوا، وما قلت يا طلحة قول

نبى الله يوم غدير خم" من كنت اولى

به من نفسه فعلى اولى به من نفسه" فكيف

يكون اولى بهم من انفسهم وهم امراء

على وحكام؟ وقول رسول الله "انت منى

بمنزلة هارون من موسى غير النبوة"

فلو كان مع النبوة غيرها لاستثناه رسول الله

وقوله "انى تركت فيكم امرين كتاب

الله وعترتى لن تضلوا ما ان تمسكتم

بهما لا تقدموهم ولا تخلفوا عنهم

ولا تعلموهم فانهم اعلم منكم فينبغى

ان لا يكون الخليفة على الامة الا

اعلمهم بكتاب الله وسنة نبيه وقد

قال الله عز وجل "فمن يهدى الى الحق

بالا چار اشخاص نے بھی گواہی دی جیسا کہ آپ نے ابھی سنا۔

حضرت علیؑ اس کی تقریر سے غضب میں آگئے اور کھڑے ہو گئے اور ان سے ایسی باتیں ظاہر ہوئیں جو اب تک پوشیدہ تھیں اور آپ نے ان باتوں کی تفصیل کی اس پر حضرت عمر نے کہا کہ جس روز رسول خدا کا انتقال ہوا تھا آپ نے اپنا مقصد ظاہر نہیں کیا تھا اس سے ہم نے یہی مراد لیا تھا پھر طلحہ کیطرف متوجہ ہوئے اور سب سُن رہے تھے:

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم اے طلحہ کونسا صحیفہ مجھے زیادہ محبوب ہوگا آیا وہ جس کا القا خدا نے قیامت تک کے لئے کیا ہے یا وہ صحیفہ جس پر چار آدمیوں نے کعبہ میں عہد کیا تھا کہ وفا کریں گے کہ اگر اللہ محمدؐ کو قتل کر دے یا وہ وفات پا جائیں تو وہ لوگ سوائے علیؑ کے کسی اور کو وزیر بنا دیں گے اور اس کی مدد کریں گے۔ پس اس طرح خلافت اور اس کی دلیل میں وصل باقی نہ رہے گا ان لوگوں نے جو بھی دلیل پیش کی ہے اور شہادت دی ہے خدا کی قسم وہ باطل پر ہیں۔ اے طلحہ یوم غدیر کا ارشاد نبوی جو میں نے سنا کہ" میں جس کے نفس سے افضل و اعلیٰ ہوں پس علی بھی اس کے نفس و جان سے افضل و اعلیٰ ہے" پس جب میں ان کی جانوں سے زیادہ افضل و اعلیٰ ہوں وہ کس طرح میرے امرار و حکام بن سکتے ہیں ونیز رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بغیر نبوت کے تم مجھ سے اسی منزلت پر ہو جس پر ہارون موسیٰ سے تھے۔ پس اگر نبوت کیساتھ کوئی غیر شریک ہو سکتا تو رسول اللہ اس کو مستثنیٰ کر دیتے ونیز ارشاد رسولؐ کے پیش نظر کہ" بتحقیق میں تم میں دو امر یعنی کتاب خدا اور میری عترت چھوڑ رہا ہوں جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ نہ ان پر سبقت کرو نہ انکی مخالفت اور نہ انکو سکھاؤ کہ وہ تم سے بہت زیادہ عالم ہیں" کیا یہ مناسب ہے کہ وہ امت پر خلیفہ نہ ہو۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کتاب خدا و سنت نبیؐ کے سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ چنانچہ خدا عزوجل فرماتا ہے

احق ان يتبع امن لا يهدى الا ان يهدى فما لكم كيف تحكمون" (سورة يونس)

وقال تعالىٰ " ان الله اصطفاه عليكم وزاده بسطة فى العلم والجسم" (بقره)

وقال" ايتونى بكتاب من قبل هذا او اثارة من علم ان كنتم صادقين (احقاف)

وقال رسول الله" ماولت امة قط امرها رجلا وفيهم من هو اعلم منه الا لم يزل يذهب امرهم سفالا حتى يرجعوا الى ما تركوا" فما الولاية غير الامارة والدليل على كذبهم وباطلهم وفجورهم انهم سلموا على بامرة المومنين بامر رسول الله ومن الحجة عليهم وعليك خاصة وعلى هذا معك (يعنى زبير) وعلى الامة، وعلى سعد بن ابى وقاص وابن عوف وخليفتكم هذا القائم فانا معشر الشورى احيا كلنا ان جعلنى عمر بن الخطاب فى الشورى ان كان قد صدق هو واصحابه على رسول الله اجعلنا فى الشورى فى الخلافة ام فى غيرها؟ فان زعمتم انه جعلها الشورى فى غير الامارة فليس لعثمان امارة وانما امرنا ان نتشاور فى غيرها، وان كانت الشورى فيها فلم ادخلنى فيكم، فهلا اخرجنى؟ وقد قال: ان رسول الله اخرج اهلبيته من الخلافة واخبر انه ليس لهم فيها نصيب، ولِمَ

کہ آیا وہ شخص جو حق کیطرف ہدایت کرے زیادہ مستحق ہے اسکی پیروی کیجائے یا وہ جس کو خود راستہ نہیں ملتا جب تک کہ کوئی اس کو رستہ نہ دکھلائے پس تمہیں کیا ہو گیا ہے یہ کیسے فیصلہ کرتے ہو" و نیز خدا نے فرمایا کہ" بتحقیق اللہ نے اس کو تم سب پر برگزیدہ کیا اور اس کے علم و جسم میں کشادگی و فراخی عطا فرمائی (البقرہ)

و نیز فرماتا ہے کہ" اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کسی علم کا بقیہ بیان میرے پاس لاؤ (احقاف)

اور رسول اللہ نے فرمایا کہ" میں نے امت میں کسی ایسے شخص کو کبھی ولی نہیں بنایا جس سے زیادہ کوئی اور دوسرا عالم ہو آگاہ ہو جاؤ کہ جہل کیطرف لے جانے والا امر جہل پر باقی نہ رہ سکیگا یہاں تک کہ وہ اسی مرکز کی طرف پلٹ آئے جسے انھوں نے ترک کر دیا تھا پس ولایت بغیر حکومت کچھ بھی نہیں اور ان کے جھوٹ، باطل اور فجور کی دلیل یہ بھی ہے کہ انھوں نے حکم رسول کیخلاف مومنین پر امارت کے لئے کسی اور کو تسلیم کیا اور حجت ان سب پر اور خصوصاً تم پر اور زبیر جو تمہارے ساتھی پر اور تمام امت پر و نیز سعد ابن ابی وقاص و ابن عوف اور تمہارے موجودہ اس خلیفہ پر ہے بتحقیق کہ ابھی شوریٰ کے ہم سب لوگ زندہ ہیں اور جانتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے مجھ کو شوریٰ میں مقرر کیا تھا اگر وہ اور ان کے اصحاب نے رسول اللہ کی تصدیق کی تھی تو بتاؤ آیا ہم کو شوریٰ میں خلافت کے لئے مقرر کیا تھا یا کسی امر کے لئے۔ اگر تم اس خیال میں ہو کہ انہوں نے شوریٰ کو حکومت کے لئے قرار نہ دیا تھا تو پھر امارت عثمان کے لئے بھی نہیں ہے اور یہ باقی رہ جاتا ہے کہ ہم کسی اور کے لئے مشورہ کریں اور اگر تم اس امر میں شوریٰ کرنا ہی چاہتے ہو تو مجھے تم لوگوں میں داخل نہ کرو اور پھر کیوں مجھے خارج نہیں کر دیتے؟ و نیز حضرت عمر کیا ہی کہتا تھا کہ رسول اللہ نے اہل بیت کو خلافت سے خارج ہی کر دیا تھا اور خبر دی تھی کہ اس میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے پھر جو عمر

قال ثم حين دعانا رجلا رجلا

فقال علیؑ لعبد الله ابنه، وهاهوذا

انشدك بالله يا عبد الله بن عمر ما قال لك

حين خرجت ؟

قال ابن عمر: اما اذ ناشدتنی بالله فانه

قال: ان يتبعو اصلع قريش يحملهم على

المحجة البيضاء، واقامهم على كتاب ربهم

وسنة نبيهم۔

امیر المومنینؑ: يا بن عمر فما قلت له عند ذلك؟

ابن عمر: قلت له فما يمنعك ان تستخلفه؟

امیر المومنینؑ: وما رد عليك ؟

ابن عمر: رد علی شيئاً اكتمه

امیر المومنین: فان رسول الله خبرنی به فی

حياته، ثم اخبرنی به ليلة مات ابوك

فی منامی، ومن رای رسول الله مناماً فقد

رآه،

ابن عمر: فما اخبرك به

امیر المومنین: فانشدك بالله يا بن عمر لئن

احبرتك به لتصدقن ؟

اذن سكت

امیر المومنین: فانه قال لك حين قلت له:

فما يمنعك ان تستخلفه ؟

ابن عمر: الصحيفة التی كتبناها بيننا

والعهد فی الكعبة، فسكت ابن عمر

امیر المومنینؑ: فقال اسئلك بحق رسولك

لم سكت عنی ؟

کیوں ایک ایک شخص کو بلا رہے تھے۔

پس حضرت علیؑ نے ان کے فرزند عبد اللہ سے فرمایا کہ کیا ایسا نہیں ہوا تھا اے عبد اللہ ابن عمر خدا کی قسم جب تم باہر نکل رہے تھے تمہارے لئے کیا کہا تھا۔

ابن عمر: جب آپ نے مجھے خدا کی قسم دی ہے تو لیجئے میں کہدیتا ہوں بیشک انھوں نے کہا تھا کہ اگر تم (اصلع قریش یعنی حضرت علیؑ کی متابعت) کروگے تو اس کو مصائب میں مددگار پاؤ گے اور وہ سب کو اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنے نبیؐ کی سنت پر قایم رکھے گا۔

امیر المومنینؑ: اے ابن عمر تم نے اس شئے کے متعلق کیا کہا تھا۔

ابن عمر: میں نے انسے پوچھا تھا کہ پھر کیا چیز تمکو انھیں خلیفہ بنانے میں مانع ہے

امیر المومنینؑ: کیا انہوں نے تمھاری تردید نہیں کی۔

ابن عمر: اس شئے سے متعلق انہوں نے جو جواب دیا تھا میں نے اسے پوشیدہ رکھا

امیر المومنینؑ: بتحقیق کہ رسول اللہ نے اپنی زندگی میں اور پھر عالم خواب میں تمہارے باپ کے انتقال کی شب اس سے متعلق خبر دیدی تھی کہ جس نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا ایسا ہی ہے کہ درحقیقت انھیں دیکھا۔

ابن عمر: اس سے متعلق آپکو کیا خبر دی تھی۔

امیر المومنینؑ: اے ابن عمر خدا کی قسم اگر میں تم کو سنا دوں کہ کیا خبر دی تھی تو کیا تم اس کی تصدیق کروگے۔ تب ابن عمر خاموش ہو گئے۔

امیر المومنینؑ: بیشک انہوں نے اسوقت کہا تھا جبکہ تم نے پوچھا تھا کہ انھیں (یعنی علیؑ کو) خلیفہ بنانے کونسی چیز مانع ہو رہی ہے۔

ابن عمر: وہ ایک صحیفہ تھا جسکو ہم نے کعبہ میں لکھا تھا اور اسپر عہد کیا تھا پھر ابن عمر خاموش ہو گئے

امیر المومنینؑ: میں تمھارے رسولؐ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ میرے متعلق کیوں ساکت ہو گئے۔

قال سليم فرأيت ابن عمر في ذلك المجلس خنقة العبرة وعيناه تسيلان

واقبل امير المومنينؑ على طلحة والزبير وابن عوف وسعد .

امير المومنينؑ: لئن كان اولئك الخمسة او الاربعة كذبوا على رسول الله مايحل لكم ولايتهم وان كانوا صدقوا ماحل لكم ايها الخمسة او الاربعة ان تدخلوني معكم في الشورى لان ادخالكم اياى فيها خلاف على رسول الله ورد عليه .

ثم اقبل على الناس فقالؑ: اخبروني عن منزلتي فيكم وما تعرفوني به اصادق انا فيكم ام كاذب ؟

قالوا: صدوق لا والله ماعلمناك كذبت قط في الجاهلية ولا الاسلام

امير المومنينؑ: فوالله الذى اكرمنا اهلبيتؑ بالنبوة ، وجعل منا محمدؐ واكرمنا بعده بان جعلنا ائمة للمومنين، لا يبلغ عنه غيرنا ولاتصلح الامامة والخلافة الا فينا ولم يجعل لاحد من الناس فيها معنا اهلبيتؑ نصيباً ولاحقاً ، اما رسول الله خاتم النبيينؐ ليس بعده نبي ولا رسول ختم برسول الله الانبياء الى يوم القيامة وجعلنا من بعد محمدؐ خلفاء في ارضه وشهداء على خلقه فرض طاعتنا في كتابه وقرنتا بنفسه ونبيه

سلیم نے کہا کہ اس مجلس میں میں نے دیکھا کہ عبرت سے ابن عمر کا گلا گھٹ رہا تھا اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ۔

امیر المومنینؑ نے طلحہ، زبیر، ابن عوف اور سعد کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ :

امیر المومنینؑ : اگر ان پانچ یا چار اشخاص نے رسول اللہ کی تکذیب کی تھی تو انکی حکومت کا قبول کرنا تمہارے لئے جائز نہیں اور اگر انھوں نے تصدیق کی تھی تو تمہارے لئے کسی مشکل کو حل کرنا نہیں ہے اے پانچ یا چار لوگو کیا تم نے اپنے ساتھ مجھے بھی شوریٰ میں صرف اس لئے داخل کیا تھا کہ میں رسول اللہ کے خلاف کہوں اور انکی تردید کروں۔

پھر سب کی طرف متوجہ ہو کر حضرتؑ نے فرمایا کہ کیا تم بتاؤ گے کہ تمہارے درمیان میری کیا منزلت ہے اور اپا پھر مجھے اس منزلت کیساتھ نہ پہچانو گے کہ میں تمہارے نزدیک سچا ہوں یا جھوٹا۔
سب نے کہا خدا کی قسم آپؑ ہمیشہ سے سچ بولنے والے ہیں ہم نے آپؑ سے نہ کبھی جاہلیت کے زمانہ میں کذب سُنا اور نہ اسلام کے بعد
امیر المومنینؑ ۔ اس اللہ کی قسم جس نے ہم اہلبیتؑ کو نبوت کیساتھ کرم کیا اور محمدؐ کو ہم میں قرار دیا اور انکے بعد ہم کو بزرگی عطا فرمائی اور مومنین کیلئے ہمکو ائمہ قرار دیا انکی کنہ تک ہمارا غیر پہونچ ہی نہیں سکتا۔ امامت وخلافت کی اصلاح سوائے ہمارے کوئی کر نہیں سکتا سوائے رسول اللہ کے کہ جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہے ایک متنفس بھی ایسا نہیں جس کا ہم اہلبیتؑ کیساتھ اس امر میں کوئی حصہ یا حق ہو۔ البتہ رسول اللہ خاتم النبیینؐ ہیں انکے بعد کوئی رسول نہیں ہے۔ قیامت تک کے لئے انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ خداوند عالم نے محمدؐ کے بعد اپنی زمین پر ہم کو خلیفہ قرار دیا اور مخلوق پر ہمکو گواہ بنایا۔ اپنی کتاب میں اپنی طاعت کو فرض گردانا اور ہم کو اپنے نفس کے ساتھ اور اپنے نبیؐ کے ساتھ اپنے حکم سے

فی غیر آیة من القرآن، فالله عز وجل جعل محمداً نبیاً، وجعلنا خلفاء من بعده فی کتابه المنزل، ثم ان الله عز وجل امر نبیه ان یبلغ ذلک امته فبلغهم کما امره الله: فایکما احق بمجلس رسول الله ومکانه؟ وقد سمعتم رسول الله حین بعثنی ببرأة فقال "لا یبلغ عنی الا رجل منی"

انشدتکم بالله اسمعتم ذلک من رسول الله؟

قالو: اللّٰهم نعم، نشهد انا سمعنا ذلک من رسول الله حین بعثک ببرأة.

امیر المومنینؑ: لا یصلح لصاحبکم ان یبلغ عنه صحیفة اربع اصابع، ولن یصلح ان یکون المبلغ عنه غیری، فایهما احق بمجلسه ومکانه الذی سمی بخاصه، انه من رسول الله ومن حضر مجلسه من الائمة؟

فقال طلحه: قد سمعنا ذلک من رسول الله نفسر لنا کیف لا یصلح لاحد ان یبلغ عن رسول الله غیرک؟ وقد قال لنا ولسائر الناس "لیبلغ الشاهد الغائب" فقال — بعرفة فی حجة الوداع — "نضر الله امرأ سمع مقالتی فوعاها ثم بلغها غیره، فرب حامل فقه لا فقه له ورب حامل فقه الی من هو افقه

جو آیات قرآن کے علاوہ ہے معروف کیا۔ پس خدا کی قسم جس نے محمدؐ کو نبیؐ قرار دیا اپنی نازل کردہ کتاب میں اُن کے بعد ہم کو خلفاء قرار دیا پھر اللہ نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ اپنی امت میں اس کی تبلیغ کرا اور حضرت نے اس کی تبلیغ کر دی جیسا کہ خدا کا حکم تھا۔ پس تم میں کون سب سے زیادہ حقدار ہے کہ رسول اللہؐ کے مقام پر بیٹھے۔ جب سورۂ برأت کی تبلیغ کے لئے میں بھیجا گیا تھا تم نے رسول اللہ کو کہتے سنا تھا کہ "میری جانب سے کوئی تبلیغ نہیں کر سکتا مگر وہ جو مجھ سے ہو۔

تمھیں خدا کی قسم بتاؤ کہ تم نے رسول اللہ سے یہ سنا تھا یا نہیں۔

سب نے کہا: خدا کی قسم یہ صحیح ہے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ کو سورہ برأت کیساتھ بھیجتے وقت ہم نے رسول اللہ کو یہ کہتے سنا تھا

امیر المومنینؑ: تمہارے صاحب کیلئے ممکن نہیں کہ اصلاح یا قرآن کی تبلیغ چار انگل بھی کر سکے میرے سوا قرآن کی تبلیغ کرنے والا اور اصلاح کرنے والا کوئی نہیں پس ان دونوں میں سے کون سب سے زیادہ ان کی جگہ پر بیٹھنے اور اس کے مرتبہ کا حقدار ہے جس نے خصوصیت کے ساتھ مجھے موسوم کیا تھا بیشک وہ رسول اللہؐ سے ہے۔ ائمہؑ میں سے کون ہے جو ان کی مجلس میں حاضر تھا۔

طلحہ: بیشک ہم نے رسول اللہ سے یہ سنا تھا اور حضرت ہمارے لئے تفسیر کی تھی کہ ان کے کسی غیر کیلئے مناسب نہیں کہ ان کی جانب سے تبلیغ کرے اور ہمارے لئے اور تمام لوگوں کے لئے فرمایا تھا کہ حاضرین غائبین تک پہونچا دیں پھر حجۃ الوداع کے حوالہ سے فرمایا کہ خدا اس شخص کی نصرت کرے جس نے میرے قول کو سنا اسکو یاد رکھا پھر دوسروں تک پہونچایا۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ حامل فقہ صاحب فہم نہیں ہوتا اور اکثر حامل فقہ جس کی جانب جاتا ہے وہ اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے —— مرد مسلم کے قلب کے لئے

منه ثلاث لا يغل عليهن قلب امرء مسلم اخلاص العمل لله عز وجل: السمع والطاعة والمناصحة لولاة الامر ولزوم جماعتهم فان دعوتهم محيطة من ورائهم" وقال في غير موطن "ليبلغ الشاهد الغائب"

امير المومنين: ان الذي قال رسول الله يوم غدير خم ويوم عرفة في حجة الوداع في اخر خطبة خطبها حين قال" اني قد تركت فيكم امرين لن تضلوا ما ان تمسكتم بهما: كتاب الله واهل بيتي، فان اللطيف الخبير قد عهد الى انهما لا يفترقان حتى يردا على الحوض، كهاتين ولا اقول كهاتين فاشار الى سبابته وابهامه لان احدهما قدام الاخر فتمسكوا بهما لن تضلوا ولا تزالوا ولا تقدموهم، ولا تخلفوا عنهم ولا ...... تعلموهم، فانهم اعلم منكم: انما امر الله العامة جميعاً ان يبلغوا من لقوا من العامة ايجاب طاعة الائمة من آل محمد وايجاب حقهم، ولم يقل ذلك في شيء من الاشياء غير ذلك وانما امر العامة ان يبلغوا العامة حجة من لا يبلغ عن رسول الله جميع ما بعثه الله به غيرهم، الا ترى يا طلحة ان رسول الله قال لي وانتم تسمعون۔ "يا اخي انه لا يقضي عني ديني ولا يبرئ ذمتي غيرك۔ تبرئ ذمتي وتودي ديني

جس کا عمل اللہ کے لئے خالص ترین ہو تین امور ایسے ہیں جن کا حل نہیں ۔ "سننا، اطاعت کرنا، اور باہم ایک دوسرے کو نصیحت کرنا" اگر یہ امر ان جماعتوں پر لازم نہ ہوتا ان کی دعوت انھیں پیچھے سے گھیر لیتی اور جو لوگ حاضر نہ تھے ان کے لئے فرمایا کہ شاہدین غائبین تک پہونچا دیں۔

امیر المومنینؑ: یوم غدیر خم اور حجۃ الوداع میں یوم عرفہ اپنے خطبہ کے آخر میں رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ تحقیق میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جو بھی تم میں سے ان دونوں سے متمسک رہے گا گمراہ نہ ہوگا ان میں سے ایک کتاب خدا ہے اور دوسری میری اہلبیتؑ تحقیق کہ اس لطیف و خبیر نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس لوٹ آئیں گے ان دونوں کیطرح (کلمہ کی انگلی اور درمیانی انگلی) اور (انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کیطرف اشارہ کرکے) فرمایا کہ ایسا نہیں کیونکہ ان میں سے ایک دوسرے سے آگے ہے۔ پس تمسک رہو ان دونوں سے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور نہ انھیں زائل کرو اور نہ ان سے آگے بڑھو نہ انکی مخالفت کرو اور نہ ان کو کچھ سکھاؤ کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ عالم ہیں۔ تحقیق کہ اللہ نے سب کو حکم دیا ہے کہ جب عوام الناس سے ملیں آل محمدؐ سے پیدا ہونے والے ائمہؑ کی اطاعت قبول کرنے کی تبلیغ کریں اور ان کے حق کو قبول کریں اس کے علاوہ دوسرے امور کیلئے اس طرح نہیں فرمایا اور عوام الناس کے لئے حکم اس کے سوا نہیں ہے کہ اس حجت کی تبلیغ کریں جو اُس رسول خدا سے ان کو پہونچی ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے لئے بھیجا۔ اے طلحہ آگاہ ہو جاؤ اور سمجھ لو کہ رسول اللہ نے میرے لئے یہ کہا تھا اور تم سب نے سنا تھا کہ "اے بھائی سوائے تمہارے نہ کوئی شخص میرے دین کو ادا کرسکتا ہے اور نہ مجھے بری الذمہ کرسکتا ہے۔ تم مجھے بری الذمہ کروگے میرے دین اور قرض کو ادا کروگے اور میری سنت پر مقاتلہ کروگے۔ پس جب

وعدا مالی، وتقاتل علی سنتی فلما ولی ابوبکر
قضی عن رسول اللہ عداتہ ودینہ،
فاتبعتموہ جمیعا فقضیت دینہ وعداتہ و
قد اخبرھم انہ لا یقضی عنہ دینہ وعداتہ
غیری، فلم یکن ما اعطاھم ابوبکر قضاء لدینہ
وعداتہ، وانما کان الذی قضی من الدین و
العدۃ ھو الذی ابرء منہ وانما بلغ عن
رسول اللہ جمیع ماجاء بہ من عند اللہ من
بعد الائمۃ الذین فرض اللہ فی الکتاب
طاعتھم، وامر بولایتھم، الذین من
اطاعھم فقد اطاع اللہ ومن عصاھم
فقد عصی اللہ

فقال طلحۃ: "فرجت عنی، ماکنت ادری ما
عنی بذلک رسول اللہ حتی فسرتہ لی فجزاک
اللہ یا ابا الحسنؑ عن جمیع امۃ محمدؐ الجنۃ
یا ابو الحسنؑ شیئاً ارید ان اسألک عنہ رایتک
خرجت بثوب مختوم

امیر المومنینؑ: یا ایھا الناس انی لم ازل
مشتغلا برسول اللہ بغسلہ، وکفنہ ودفنہ
ثم اشتغلت بکتاب اللہ حتی جمعتہ، فھذا
کتاب اللہ عندی مجموعاً لم یسقط حتی
حرف واحد . ولم ار ذلک الذی کتبت
والفت، وقد رایت عمر بعث الیک ان
ابعث بہ الی فابیت ان تفعل فدعا عمر
الناس فاذا شھد رجلان علی آیۃ کتبھا
وان لم یشھد علیھا غیر رجل واحد

حاکم ہوگئے رسول اللہ مکمل طور پر رسول اللہ کے دین وادائے بھی
تم لوگوں نے ان کی پیروی کی پھر میں نے مکمل طور پر ان کا دین و
قرضہ ادا کیا اور انھیں اطلاع دی کہ سوائے میرے رسول خدا کا
قرضہ اور دین کسی نے ادا نہ کیا۔ کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جس کو ابوبکر
نے ان کا قرضہ اور سامان ادا کیا ہو اور تحقیق کہ وہ شخص جس نے
ان کے وعدوں کو پورا کیا اور قرضہ ادا کیا وہ وہی ہے جو ان سے
(رسول خدا سے) علٰحدہ کر دیا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ
کے ذریعہ اللہ کی جانب سے ان کے بعد ان ائمہؑ کے متعلق جن کی اطاعت
خدا نے قرآن میں فرض گردانی ہے اور ان کی ولایت کے بارے میں
حکم دیا ہے کہ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی
اور جس نے ان کا گناہ کیا اس نے اللہ کا گناہ کیا پس جملہ احکام
پہونچ چکے ہیں۔

طلحہ: آپ نے میرے لئے اس بات کو کھول کر بیان کر دیا۔ رسول اللہ
کا مقصد میں نے نہیں سمجھا تھا یہاں تک کہ آپ نے اس کی تفصیل کر دی
اے ابوالحسنؑ خدا آپ کو جمیع امت محمدی کی جانب سے جنت کی جزا
دے۔ اے ابوالحسنؑ میں چاہتا ہوں کہ اس سے متعلق آپ سے ایک
سوال کروں کہ میں نے دیکھا تھا کہ آپ ایک مہر لگے ہوئے کپڑے کے ساتھ نکلے تھے

امیر المومنینؑ: اے لوگو میں وہاں سے نہیں ہٹا اور رسول اللہ
کے غسل و کفن اور دفن میں مشغول تھا پھر میں کتاب خدا کے جمع کرنے
میں مشغول ہوا یہاں تک کہ اس کو جمع کر لیا۔ یہ میری جمع کردہ کتاب خدا
ہے جس میں سے ایک حرف بھی ساقط نہیں ہوا اور اس کی کسی گھٹیا
آدمی نے کتابت اور تالیف نہیں کی اور میں نے دیکھا کہ عمر نے
یہ تمہارے پاس بھیجدیا تاکہ مجھے واپس کر دے اور تم نے
اس پر عمل کرنے سے انکار کیا۔ پس عمر نے لوگوں کو بلایا اور جب
دو آدمیوں نے کسی آیت کے لئے گواہی دی اس کو لکھ لیا اور اگر
کسی آیت کے لئے ایک آدمی سے زائد گواہی نہ ملی اس کو چھوڑ دیا

ارجاها فلم يكتب، فقال عمر وانا اسمع
انه قد قتل يوم اليمامة قوم كانوا يقرؤن
قرانا لا يقرأه غيرهم، فقد ذهب وقد
جاءت شاة الى صحيفة وكتاب يكتبون
فاكلتها وذهب مافيها والكاتب يومئذ
عثمان، وسمعت عمر واصحابه الذين الفوا
ما كتبوا على عهد عمر وعلى عهد عثمان يقولون
ان الاحزاب كانت تعدل سورة البقرة، و
ان النور ستون ومائة آية، والحجر تسعون و
مائة آية، فما هذا؟ وما يمنعك يرحمك الله
ان تخرج كتاب الله الى الناس، وقد عهد عثمان
حين اخذ ما الف عمر فجمع له الكتاب وحمل
الناس على قراءة واحدة، فمزق
مصحف ابي بن كعب وابن مسعود وحرقهما
بالنار؟

امیرالمومنینؑ: ياطلحة ان كل آية
انزلها الله جل وعلا على محمدؐ عندي
باملاء رسول الله وخط يدي وتاويل كل
آية انزلها الله على محمدؐ وكل حرام وحلال
اوحد اوحكم اوشيئ تحتاج اليه الامة
الى يوم القيامة مكتوب باملاء رسول الله
وخط يدي حتى ارش الخدش.

قال طلحة: كل شيئ من صغير
اوكبير اوخاص اوعام كان اويكون الى
يوم القيمة فهو عندك مكتوب؟

امیرالمومنینؑ: نعم وسوى ذلك ان رسول الله

اور نہیں لکھا۔ عمر نے کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ یوم یمامہ وہ قوم
قتل کر دی گئی جو قرآن پڑھا کرتی تھی ان کے علاوہ کسی اور نے
قرآن نہیں پڑھا بس وہ (حضرت عمر) چلے گئے اور ایک بکری
آئی اور جو صحیفہ انہوں نے لکھا تھا کھالی اور جو کچھ اس میں تھا
چلا گیا اس روز کاتب عثمان تھے اور میں نے سُنا ہے کہ عمر اور
ان کے اصحاب نے جو کچھ عمر اور عثمان کے عہد میں لکھا گیا تھا اس کی
تالیف کرلی تھی۔ کہتے ہیں کہ احزاب میں سورہ بقر کے برابر آیتیں تھیں
اور سورۂ نور میں ایک سو ساٹھ آیات تھیں اور سورہ حجر میں
ایک سو نوے آیتیں تھیں اب یہ کہاں ہیں۔ اور تجھے کون روک
رہا ہے اس سے کہ کتاب خدا کو عوام الناس کے لئے منظر عام پر
لائے خدا رحم کرے عہد عثمان میں وہ سب لے لیا گیا جو عمر نے
تالیف کی تھی اور پھر کتاب کی تالیف ہوئی اور لوگوں کو
پابند کیا گیا کہ صرف اسی کی تلاوت کریں پھر ابی بن کعب اور
ابن مسعود کے مصحف پھاڑ کر پارہ پارہ کر دیئے گئے اور ان
دونوں کو آگ میں جلا دیا گیا۔

امیرالمومنینؑ: اے طلحہ تمام آیات جو خداوند جل علا نے محمدؐ پر
نازل کی تھیں میرے ہاتھ سے لکھی ہوئی میرے پاس موجود ہیں جو
رسول خدا کی لکھائی ہوئی ہیں اور تمام آیات کی تاویل جو خدا نے محمدؐ
پر نازل کی اور تمام حلال و حرام یا کسی بابت کی حد و حکم اور کوئی
شے جس کی امت قیامت تک محتاج ہوتی ہو میرے ہاتھ سے
رسول اللہ کی لکھائی ہوئی موجود ہیں یہاں تک کہ ایک کھروچ
کے زخم کا بھی اس میں ذکر ہے۔

طلحہ: آیا تمام اشیاء خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی اور خاص ہوں
یا عام واقع ہو چکی ہوں یا قیامت تک ہونے والی ہوں وہ
آپ پاس لکھی ہوئی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: ہاں اور اس سے بھی زیادہ کہ رسول اللہ

اسرالی فی مرضه مفتاح الف باب من العلم یفتح من کل باب الف باب، ولو ان الامة منذ قبض رسول الله اتبعونی و اطاعونی " لاکلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم " (مائدہ ۶۶) یا طلحة الست قد شهدت رسول الله حین دعا بالکتف لیکتب فیه مالا تضل امته، فقال صاحبك ان نبی الله یهجر، فغضب رسول الله وترکها؟

فقال: بلی قد شهدته

امیرالمومنینؑ: فانکم لما خرجتم اخبرنی رسول الله بالذی اراد ان یکتب ویشهد علیه العامة، فاخبره جبرئیل ان الله قد قضی علی امتك الاختلاف والفرقة ثم دعا بصحیفة فاملی علی ما اراد ان یکتب فی الکتف، واشهد علی ذلك ثلاثة رهط: سلمان، واباذر والمقداد وسمی من یکون من ائمة الهدی الذین امر الله بطاعتهم الی یوم القیامة (ینابیع المودة)

فسمانی اولهم، ثم ابنی هذا (واشار بیده الی الحسنؑ والحسینؑ) ثم تسعة من ولد ابنی الحسینؑ، کذالك کان یا اباذر ویا مقداد؟ فقاما ثم قالا: نشهد بذلك علی رسول الله۔

فقال طلحة: والله لقد سمعت رسول الله یقول ما اقلت الغبراء ولا اظلت الخضراء علی ذی لهجة اصدق ولا ابر عند الله من ابی ذر"

ایک مرتبہ اپنے مرض کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے علم کے ایک ہزار باب مجھ پر کھول دیئے جن میں سے ہر باب سے ہزار باب کھل گئے۔ اگر رحلت رسولؐ کے وقت سے امت میری متابعت و اطاعت کرتی تو بقول خدا " وہ اسمان کا بھی رزق کھاتے اور زمین کا بھی" (مائدہ ۶۶)۔ اے طلحہ کیا تم گواہی نہ دوگے کہ رسول اللہ نے اس وقت کاغذ وقلم منگایا تھا کہ کچھ لکھ دیں تاکہ امت گمراہ نہ ہو۔ تمھارے صاحب نے کہا تھا کہ خدا کے نبی کو ہذیان ہوگیا ہے پس رسول خدا غضب میں آگئے اور اسکو ترک کردیا۔

طلحہ: ہاں میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔

امیرالمومنینؑ: جب تم لوگ چلے گئے رسول اللہ نے مجھے اُس چیز کی خبر دی کہ جس کے لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا اور جس پر عوام الناس کو گواہ کرنا چاہتے تھے پس جبرئیلؑ نے خبر دی کہ خدا نے فرمایا ہے کہ آپکی امت میں اختلاف و تفرقہ پیدا ہوگا پھر آپ نے ایک کتاب منگی اور میں نے لکھ لیا جو حضرت نے ارادہ کیا تھا کہ لکھ دیں اور اس پر میں اور تین آدمی یعنی سلمان، ابوذر اور مقداد گواہ ہیں اور ان ائمہ ہدیٰ کے نام بتائے جو امر خدا ہیں اور جن کی اطاعت قیامت تک واجب کی گئی ہے۔

پس ان میں کا اول میں ہوں پھر میرے یہ دونوں فرزند (حسنؑ حسینؑ) ہیں۔ ان کے بعد میرے فرزند حسینؑ کی اولاد سے نو ہوں گے۔ اے ابوذر و مقداد کیا اس طرح نہیں ہے پس دونوں کھڑے ہوکر کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایسا ہی فرمایا تھا۔

طلحہ: خدا کی قسم میں نے رسول اللہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ " کسی کہنے والے پر نہ زمین تنگ ہوئی اور نہ کسی درخت نے سیہ کیا جو خدا کے پاس ابوذر سے زیادہ سچا اور نیک ہو۔

وانا اشهد انهما لم يشهدا الا بالحق، ولانت عندي اصدق وابر منهما.

ثم اقبل علیؑ فقال:

اتق الله يا طلحه، وانت يا زبير، وانت يا سعد وانت يا ابن عوف. اتقوا الله وآثروا رضاه، واختاروا ما عنده، ولا تخافوا في الله لومة لائم.

طلحة: لا اراك يا ابا الحسن اجبتني عما سألتك عنه من امر القرآن الا تظهره للناس:

امير المومنینؑ: يا طلحة عمداً كففت عن جوابك فاخبرني عما كتب عمر وعثمان اقرآن كله ام فيه ماليس بقرآن؟

قال طلحة: بل قرآن كله

امير المومنینؑ: ان اخذتم بما فيه نجوتم من النار ودخلتم الجنة، فان فيه حجتنا وبيان حقنا وفرض طاعتنا.

طلحة: حسبي اما اذا كان قرآن فحسبي

ثم قال طلحة: فاخبرني عما في يدك من القرآن وتاويله، وعلم الحلال والحرام الى من تدفعه ومن صاحبه بعدك؟

امير المومنینؑ: ان الذي امرني رسول الله ان ادفعه اليه وصيي واولى الناس بعدي بالناس ابني الحسنؑ، ثم يدفعه ابني الحسنؑ الى ابني الحسينؑ ثم يصير الى واحد بعد واحد من ولد الحسينؑ حتى

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں نے گواہی نہیں دی مگر حق کیساتھ اور میرے نزدیک آپ ان دونوں سے زیادہ سچے اور زیادہ نیک ہیں۔

پھر حضرت علیؑ آگے بڑھے اور فرمایا:

امیرالمومنینؑ: اے طلحہ خدا سے خوف کرو اور اے زبیر وسعد اور اے ابن عوف اللہ سے ڈرو اور اس کی رضا حاصل کرو اور وہی اختیار کرو جو وہ چاہتا ہے اور اللہ کے حکم کی تعمیل میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرو۔

طلحہ: اے ابوالحسنؑ میں نے آپکو نہیں دیکھا کہ میرے امر قرآن سے متعلق جوبات بھی آپ سے دریافت کی آپؑ نے مجھکو جواب نہ دیا ہو اور..... اسکو سب پر ظاہر کر دیا ہو۔

امیرالمومنینؑ: اے طلحہ میں عمداً تمہارے جواب سے باز رہا ہوں مجھے یہ بتاؤ کہ کیا عمر اور عثمان نے پورا قرآن لکھا تھا یا اس میں قرآن کا کچھ حصہ نہیں ہے۔

طلحہ: بلکہ یہ پورا قرآن ہے۔

امیرالمومنینؑ: اگر تم اس سے اس بات کو اختیار کرلو جو تم کو آگ سے نجات دلانے والی اور جنت میں پہونچانے والی ہے بتحقیق کہ اس میں ہم ہی حجت ہیں اور اس میں ہمارے ہی حق کا بیان ہے اور ہماری اطاعت آئین فرض ہے

طلحہ: میرے لئے کافی ہے بہرحال جب یہ قرآن ہے تو میرے لئے کافی ہے

طلحہ: اب آپؑ بتائیے آپ پاس جو قرآن ہے وہ کیا ہے اور اس کی تاویل کیا ہے اور علم حلال وحرام کیا ہے آپؑ یہ کس کے حوالہ کریں گے اور آپؑ کے بعد اس کا مالک و وارث کون ہوگا۔

امیرالمومنینؑ: بتحقیق کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ شخص جس کو میں یہ حوالہ کروں گا وہ میرا وصی اور انسانوں میں میرے بعد سب سے زیادہ بلند مرتبہ میرا فرزند حسنؑ ہوگا پھر یہ حسنؑ سے میرے فرزند حسینؑ کو منتقل ہوگا اس کے بعد حسینؑ کی اولاد میں ایک کے بعد دوسرے کو ملتا رہیگا یہانتک کہ ان میں کا آخری حوض کوثر پر میرے پاس لوٹ آئیگا

يرد آخرهم حوضه، هم مع القرآن لا يفارقونه والقرآن معهم لا يفارقهم، اما ان معاوية وابنه سليمان بعد عثمان، ثم يليها سبعة من ولد الحكم بن ابى العاص، واحد بعد واحد، تكملة اثنا عشر امام ضلالة، وهم الذين رأى رسول الله على منبره: يردون الامة على أدبارهم القهقرى عشرة منهم من بنى امية ورجلان اسسا ذلك لهم، عليهما مثل جميع اوزار هذه الامة الى يوم القيمة۔

یہ سب قرآن کے ساتھ ہونگے اور وہ بھی ان سے جدا نہ ہوگا اور قرآن سب کیساتھ ہوگا اور نہ اس سے جدا ہونگے۔ تحقیق کہ عثمان کے بعد معاویہ اور اس کا بیٹا پھر اسکے بعد حکم ابن ابی العاص کے سات فرزند مسلسل آئینگے جو بارہ اماماتِ گمراہی کی یکے بعد دیگرے تکمیل کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں رسول اللہ نے خواب میں منبر پر دیکھا تھا جو امّت کو ان کی پشت کیطرف پلٹا دیں گے۔
ان میں سے دس بنی امیہ میں سے ہوں گے اور دو وہ ہوں گے جنھوں نے ان کیلئے بنیاد رکھی ان پر یوم قیامت تک اس امت کے تمام اعمال کا بار ہوگا۔

ابوذر کی روایت میں لکھا ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا تھا کہ یا علیؑ قرآن کو جمع کرکے مہاجرین و انصار سے اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کہنا اس ارشادِ رسولؐ کے مطابق حضرت علیؑ قرآن جمع کرکے ابوبکر کے پاس لے گئے۔ ابوبکر نے کھول کر دیکھا تو اس میں قوم کی فضیحتیں تھیں۔ پس حضرت عمر نے کہا کہ :۔

حضرت عمر: "يا علىؑ اردده فلاحاجة لنا فيه" فاخذه علىؑ وانصرف۔ ثم احضروا زيد بن ثابت وكان قاريا" للقرآن۔ فقال له عمر" ان عليا جاء بالقرآن وفيه فضائح المهاجرين والانصار وقد رأينا ان نؤلف القرآن ونسقطمنه ما كان فيه فضيحة وهتك للمهاجرين والانصار فاجابه زيد الى ذلك، ثم قال" فان انا فرغت من القرآن علىؑ ما سالتم واظهر على القرآن الذى الفه اليس قد بطل كل ما عملتم؟

قال عمر: فما الحيلة؟

قال زيد: انتم اعلم بالحيلة

فقال عمر: ماحيلة دون ان نقتله ونستريح

یا علیؑ اس کو واپس لے جاؤ کہ ہم کو اس کی حاجت نہیں ہے پس علیؑ اس کو واپس لے کر چلے گئے۔ پھر ان لوگوں نے زید ابن ثابت کو بلایا جو قرآن کا قاری تھا اور اس سے عمر نے کہا کہ علیؑ ایک قرآن لائے تھے جس میں مہاجرین و انصار کی فضیحتیں تھیں جس کو ہم نے دیکھا اور ہم نے خود قرآن کی تالیف کرلی اور اس میں مہاجرین و انصار کا جو کچھ ہتک اور فضیحت تھی سب ساقط کردیا۔ اس کو زید نے قبول کرلیا اور کہا کہ بیشک ہم علیؑ کے قرآن سے فارغ تو ہوگئے مگر جو کچھ تم نے سوال کیا اور ان کے تالیف کردہ قرآن کے بالمقابل بیان کیا تمہارے ان تمام اعمال کو باطل نہ کردیا ہو جو تم نے کیا ہے۔

حضرت عمر: کس طرح؟

زید: عذر و حیلہ آپ بہت بہتر جانتے ہیں۔

حضرت عمر: اس کے سوائے کوئی حیلہ نہیں کہ ہم ان کو قتل کردیں

منه، فدبر فی قتله علیٰ ید خالد بن الولید فلم یقدر علیٰ ذلك

فلما استخلف عمر سئل علیا علیه السلام ان یدفع الیهم القرآن فیحرفوه فیما بینهم فقال یا ابو الحسن ان جئت بالقرآن الذی کنت قد جئت به الی ابی بکر حتی نجتمع علیه؟

امیرالمومنینؑ: هیهات لیس الیٰ ذلك سبیل، انما جئت به الی ابی بکر لتقوم الحجة علیکم، ولا تقولوا یوم القیامة انا کنا عن هذا غافلین، او تقولوا ما جئتنا به ان القران الذی عندی لا یمسه الا المطهرون والاوصیاء من ولدی۔

قال عمر: فهل لاظهاره وقت معلوم

امیرالمومنینؑ: نعم اذا قائم القائم من ولدی، یظهره ویحمل الناس علیه، فتجری السنة به صلوات الله علیه۔

اور پھر آ رام لیں۔ پس خالد ابن ولید سے ان کو قتل کرانے پر غور کرو کہ سوا اس کے کوئی اور اس کام پر قادر نہیں ہو سکتا۔

پس جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے علی علیہ السلام سے کہا کہ ان کو وہ قرآن عطا کریں تاکہ وہ سب آپس میں circulate کرکے ایک نتیجہ پر پہونچیں۔ پھر کہا کہ یا ابو الحسنؑ اگر آپ وہ قرآن لے آئیں جو آپ نے ابو بکر کے پاس لے گئے تھے تو ہم سب اس پر اکٹھے ہو جاتے اس کے لئے اجتماع کرتے۔

امیرالمومنین: افسوس اب اس کی کوئی سبیل نہیں۔ بیشک میں نے اس کو ابوبکر کے پاس لے گیا تھا تاکہ تم سب پر حجت قایم ہو جائے اور تم لوگ قیامت کے روز یہ نہ کہیں کہ ہم اس سے لاعلم تھے یا کہیں کہ البتہ یہ ہمارے پاس نہیں لایا گیا تھا۔ تحقیق کہ یہ قرآن جو میرے پاس ہے اس کو اب سوائے پاک لوگوں کے اور میرے بعد میرے فرزندوں میں جو اولیا ہوں گے کوئی مس نہیں کر سکتا۔

حضرت عمر: کیا یہ وقت معلوم تک ظاہر نہ کیا جائیگا۔

امیرالمومنین: ہاں جب میرے فرزندوں میں سے قائمؑ ظہور کریں گے اس قرآن کو لے آئیں گے اور لوگ اس کو برداشت کریں گے اور اس کے ساتھ سنت کو جاری کریں گے۔

(احتجاج طبرسی ج۔۱ ص ۲۱۰)

۶- احتجاج امیر المومنینؑ بر ناکثین بیعت

امیر المومنینؑ: ان اللہ ذالجلال والاکرام لما خلق الخلق واختار خیرۃ من خلقه و اصطفی صفوۃ من عبادہ، وارسل رسولاً منهم وانزل علیه کتابه، وشرع له دینه وفرض فرائضه، فکانت الجملة قول اللہ عزوجل ذکرہ حیث امر فقال: "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" فهو لنا اهل البیتؑ خاصة دون غیرنا، فانقلبتم علی اعقابکم وارتددتم ونقضتم الامر ونکثتم العهد ولم تضروا اللہ شیئاً، وقد امرکم اللہ ان تردوا الامر الی اللہ والی رسوله والی اولی الامر منکم المستنبطین للعلم، فاقررتم ثم جحدتم، وقد قال اللہ لکم "اوفوا بعهدی اوف بعهدکم وایای فارهبون" (سورۂ بقرہ ۴۰) ان اهل الکتاب والحکمة والایمان آل ابراهیمؑ بینه اللہ لهم فحسدوا، فانزل اللہ جل ذکرہ: "ام یحسدون الناس علی ما آتاهم اللہ من فضله، فقد آتینا آل ابراهیمؑ الکتاب والحکمة وآتیناهم ملکاً عظیما" (نساء ۵۴)

فمنهم من آمن به ومنهم من صد عنه وکفی بجهنم سعیرا" (نساء)

فنحن آل ابراهیم فقد حسدنا کما

امیر المومنینؑ: بتحقیق کہ خدا صاحب جلال واکرام ہے کہ اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور مخلوق میں سب سے زیادہ اچھی ہستی کو منتخب فرما کر تمام بندوں پر برگزیدہ کیا اور انہیں رسول بنا کر ان پر اپنی کتاب نازل کی اور ان کو شریعت دین عطا کی فرائض واجب قرار دیئے پس تمام ارشادات خداوندی انہی کے ذکر میں ہیں جیسا کہ خداوند عالم نے حکم دیا ہے کہ "اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اس کی جو تم میں صاحب امر ہے" پس وہ بالتخصیص ہم اہلبیتؑ میں ہے ہمارا غیر نہیں ہے پس تم اپنی پشت کیطرف پلٹ گئے اور مرتد ہو گئے، حکم کی خلاف ورزی کی اور عہد شکنی کی مگر خدا کو کوئی ضرر نہ پہونچا سکے خدا نے تمہیں حکم دیا ہے کہ امر خدا کو اللہ کیطرف اسکے رسولؐ کی طرف اور اولی الامر کیطرف پلٹا دو جو کہ علم سے استنباط کرتے ہیں۔ پس تم نے اقرار کیا پھر انکار کر دیا اسی لئے خدا نے تمہارے لئے فرمایا کہ "مجھ سے جو عہد کر چکے ہو اسکو پورا کرتے رہو تاکہ میں نے تم سے جو عہد کیا ہے پورا کردوں اور مجھ سے صرف ڈرتے رہو (بقرہ ۴۰) بتحقیق کہ آل ابراہیمؑ اہل کتاب وحکمت اور اہل ایمان تھے جنکو خدا نے ان کے لئے روشن دلیل قرار دی پس لوگوں نے حسد کیا اور اللہ جل ذکرہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ کیا وہ لوگوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے تحقیق ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی" (نساء ۵۴)

"پھر آدمیوں میں سے کچھ لوگ تو اس پر ایمان لائے اور کچھ اس سے رک گئے ان کے لئے بھڑکتا ہوا جہنم کافی ہے" (نساء ۵۵)

پس ہم آل ابراہیمؑ ہے جس نے حسد کیا گویا اس نے ہمارے بزرگوں

حسد آبائنا، اول من حسد آدم الذی
خلقه الله عزوجل بیده ونفخ فیه من
روحه، واسجد له ملائکته وعلمه
الاسماء کلها، واصطفاه علی العالمین،
فحسده الشیطان فکان من الغاوین، ثم
حسد قابیل هابیل فقتله فکان من الخاسرین
ونوح حسده قومه فقالوا "ماهذا الا بشر
مثلکم یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون
ولئن اطعتم بشرا" مثلکم انکم اذا لخاسرون
(مومنون آیت ۳۳تا۳۴) ولله الخیرة یختار من
یشاء ویختص برحمته من یشاء ویوتی
الحکمة والعلم من یشاء ثم حسد وانبیاً
محمداً الا ونحن اهل البیت الذین
اذهب الله عنهم الرجس، ونحن المحسودون
کما حسد آبائنا، قال الله عزوجل "ان
اولی الناس بابراهیم الذین اتبعوه وهذا
النبی والذین امنوا (آل عمران ۶۵)
وقال " واولوا الارحام بعضهم
اولی ببعض فی کتاب الله " (احزاب ۶)
فنحن اولی الناس بابراهیم، ونحن
ورثناه ونحن اولوا الارحام الذین ورثنا
الکعبة، ونحن آل ابراهیمؑ، افترغبون
ملة ابراهیمؑ ؟
وقد قال الله "ومن تبعنی فانه منی"
(سورہ ابراهیم) یاقوم ادعوکم الی الله والی
رسوله، والی کتابه، والی ولی امره، والی

سے حسد کیا۔ سب سے پہلے جس نے آدمؑ یعنی اس ہستی سے حسد کیا جس کو
اللہ عزوجل نے اپنے دست قدرت سے خلق کیا تھا اور اسمیں
اپنی روح پھونکی تھی اور اس کے لئے فرشتوں کو سجدہ میں جھکایا
تھا اور اسکو تمام اسمار کا علم عطا کیا تھا اور عالمین پر برگزیدہ کیا
تھا کہ اُس سے شیطان نے حسد کیا جو گمراہوں میں سے تھا۔ پھر قابیل نے
ہابیل سے حسد کیا اور اس کو قتل کر ڈالا۔ پس وہ گھاٹا اٹھانے وال
میں سے تھا اور نوحؑ سے ان کی قوم نے حسد کیا اور کہنے لگے کہ یہ
تو تم ہی جیسا ایک آدمی ہے جو کچھ تم کھاتے ہو وہی وہ بھی کھاتا
ہے اور جو کچھ تم پیتے ہو وہی وہ بھی پیتا ہے اگر تم اپنے ہی جیسے آدمی
کی اطاعت کرنے لگو گے تو تم بھی ضرور نقصان اٹھانے والے
ہو جاؤ گے (مومنون ۳۴) تمام اچھائی اللہ کے لئے ہے وہ جس کو
چاہتا ہے منتخب کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کرتا ہے
اور اسکو علم و حکمت عطا کرتا ہے۔ پھر ان لوگوں نے نبی محمدؐ سے حسد کیا آگاہ
ہو جاؤ کہ ہم ہی وہ اہلبیتؑ ہیں جن سے اللہ نے ہر برائی کو دور رکھا ہے اور وہ ہم ہی
ہیں جن سے حسد کیا گیا جسطرح ہمارے بزرگوں کیساتھ کیا گیا تھا۔ خدا فرماتا ہے
"بیشک بمقابلہ تمام آدمیوں کے ابراہیمؑ سے زیادہ خصوصیت ان لوگوں
کو ہے جو انکے پیرو ہیں اور اس نبیؐ کو ہے اور ان لوگوں کو جنھوں نے ایمان
لایا۔ و نیز فرماتا ہے ہیکہ" اور قرابت داروں میں سے خدا کی کتاب
کے بموجب بعض بہ نسبت بعض کے زیادہ مستحق ہیں" (احزاب ۶)
پس ہم لوگ ابراہیمؑ سے بلند مرتبہ لوگ ہیں و نیز ہم انکے
وارث ہیں اور ہم ہی وہ صاحبان قرابت ہیں جو کعبہ کے وارث
ہوئے اور ہم ہی آل ابراہیمؑ ہیں کیا تم ملت ابراہیمؑ سے منہ
پھیر لیتے ہو۔
و نیز خدا نے فرمایا ہے کہ "جس نے میری اطاعت کی وہ مجھ سے
ہے" اے قوم میں تمہیں اللہ، اس کے رسولؐ اور اس کی کتاب
سے اُس کے ولی امر اُس کے وصی اور ان کے بعد ان کے وارث

وصيه و وارثه من بعده فاستجيبوا لنا، واتبعوا آل ابراهيم، واقتدوا بنا فان ذالك لنا آل ابراهيم فرضاً واجباً والافئدة من الناس تهوى الينا، وذلك دعوة ابراهيم حيث قال "فاجعل افئدة من الناس تهوى اليهم (ابراهيم ۳۷)

فهل نقمتم منا، الا ان آمنا بالله وما انزل علينا ولا تتفرقوا فتضلوا، والله شهيد عليكم، قد انذرتكم ودعوتكم وارشدتكم ثم انتم وما تختارون

(کتاب الاحتجاج ص۲۳۳)

کی طرف دعوت دیتا ہوں پس ہمکو قبول کرلو اور آل ابراہیمؑ کی متابعت کرو اور ہماری اقتدا کرو کہ یہ سب ہم آل ابراہیم کیلیے فرض و واجب گردانا گیا ہے اور آدمیوں میں سے بعض کے دل ہماری طرف مائل ہوگئے یہی ابراہیم کا بلانا تھا جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے "پس آدمیوں میں سے بعض کے دل انکی طرف مائل و گرویدہ کردو"

(ابراہیم ۳۷)

پس کیا تم ہم سے انتقام لینا چاہتے ہو سوائے اس کے کہ اللہ پر اور جو کچھ ہم پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائیں ہیں تفرقہ مت ڈالو کہ گمراہ ہوجاؤ گے بیشک اللہ تم پر گواہ ہے میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں تمہیں راہ راست کی دعوت دیتا ہوں اور صحیح راستہ کی ہدایت کرتا ہوں پھر تمہارے لئے ہے کہ کیا اختیار کرتے ہو۔

۷۔ احتجاج امیرالمومنینؑ بر نکث بیعت زبیر بن عوام و طلحہ بن عبیداللہ

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؑ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ طلحہ و زبیر نے آکر عمرہ کے لئے جانے کی اجازت چاہی۔ حضرتؑ نے فرمایا خدا کی قسم تمہارا ارادہ عمرہ کا نہیں ہے بلکہ غدر و بغاوت کا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت انھیں اجازت نہ دیں۔ حضرت نے پھر فرمایا کہ ان کا ارادہ عمرہ کا نہیں ہے بلکہ نکث بیعت اور امت میں تفرقہ ڈالنے کا ہے پس انھوں نے قسم کھائی کہ ایسا نہ کریں گے تو حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ جہاں چاہیں چلے جائیں ـــــ روایت ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا :۔

اما بعد فان الله عزوجل بعث محمد للناس كافة، وجعله رحمة للعالمين فصدع بما امر به وبلغ رسالات ربه، فلم به الصدع ورتق به الفتق وامن به السبل وحقن به الدماء والف بين ذوى الاحن والعداوة والوغر فى الصدور، والضغائن الراسخة فى القلوب، ثم قبضه الله اليه حميداً لم

بتحقیق کہ خدائے عزوجل نے محمدؐ کو انسانوں کا سردار بنا کر بھیجا تھا اور ان کو تمام عالمین کے لئے رحمت قرار دیا پس جو کچھ خدا نے حکم دیا تھا انھوں نے ظاہر کیا اور اپنے پروردگار کے پیام پہونچانے گروہوں کی اصلاح کی جدا شدہ فرقوں کو آپس میں ملایا راہ خدا کی حفاظت کی۔ آپس کی خونریزی کا تدارک کیا۔ دشمنوں اور کینہ پروروں کے غصہ سے بھرے ہوئے سینوں اور قلوب کے درمیان محبت پیدا کردی۔ پھر اللہ نے حمد کے ساتھ انکو اپنی بارگاہ میں طلب فرمالیا

52

يقصر في الغاية التي ايها ذي الرسالة، ولا بلغ شيئاً كان في التقصير عنه عند العقد وكان من بعده ما كان من التنازع في الامرة، وتولى ابوبكر، و بعده عمر، ثم عثمان، فلما كان من امره ما كان اتيتموني فقلتم "بايعنا" فقلت "لا افعل" فقلتم "بلى" فقلت "لا" وقبضت يدي فبسطتموها، ونازعتكم فجذبتموها و تداككتم علي تداك الابل الهيم على حياضها يوم ورودها، حتى ظننت انكم قاتلي وان بعضكم قاتل بعض، فبسطت يدي فبايعتموني مختارين، وبايعني في اولكم طلحة والزبير طائعين غير مكرهين، ثم لم يلبثا ان استاذناني في العمرة، والله يعلم انهما ارادا الغدرة فجددت عليهما العهد في الطاعة، و ان لا يبغيا للامة الغوائل، فعاهداني، ثم لم يفيا لي ونكثا بيعتي، ونقضا عهدي فعجباً من انقيادهما لابي بكر وعمر، و خلافهما لي، ولست بدون احد الرجلين، ولو شئت ان اقول لقلت "اللهم اغضب عليهما بما صنعا واظفرني بهما"

آخر میں حضرتؑ نے فرمایا کہ:۔۔۔

وهذا طلحة والزبير ليسا من اهل النبوة ولا من ذرية الرسولؐ، حين رايا ان قد رد علينا حقنا، بعد اعصر فلم يصبرا

انھوں نے کار رسالت کی انجام دہی میں نہ کوتاہی کی اور نہ ایسی کوئی چیز پہونچائی جو غلط تھی۔ اُن کے بعد جو کچھ ہوا وہ امارت سے متعلق نزع تھی اور ابوبکر حاکم بن گئے ان کے بعد عمر اور ان کے بعد عثمان حاکم بنے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا یہ تھا کہ تم لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم بیعت کرتے ہیں اور میں نے کہا کہ نہیں، پھر تم لوگوں نے کہا کہ "ہاں کریں گے" اور میں نے کہا کہ "نہیں" پھر تم نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس کو دراز کیا اور میں نے اس کو کھینچ لیا پھر تم نے اسکو کھینچا اور ایک دوسرے کو اسی طرح ریلنے لگے جیسا کہ اونٹ حوض پر وارد ہو کر ایک دوسرے کو ڈھکیلتے ہیں یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ تم لوگ مجھے قتل کر دوگے کیوں کہ تمھارے بعض بعض کے قاتل ہیں پس میں نے ہاتھ بڑھایا اور سب نے اپنے اختیار سے میری بیعت کی۔ سب سے پہلے طلحہ و زبیر نے بلا جبر و اکراہ فرماں برداروں کی طرح بیعت کی پھر دونوں نہیں ٹھہرے بلکہ مجھ سے عمرہ ادا کرنے کی اجازت حاصل کر کے چلے گئے۔

اللہ بہتر جانتا ہے کہ انھوں نے عہد شکنی کا ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے طاعت کے عہد کی ان سے تجدید کروائی کہ وہ بغاوت نہیں کریں گے اور امت کو گمراہ کرنے میں حصہ نہ لیں گے پس دونوں نے مجھ سے بغاوت کی اور نکث بیعت کی اور مجھ سے عہد کو توڑ دیا پس ان کے ابوبکر و عمر کی متابعت اور مجھ سے مخالفت کرنے پر تعجب ہے۔ ان دو کے علاوہ کوئی اور شخص ایسا نہ تھا اگر میں چاہتا کہ کہوں تو کہتا کہ خدا وندا ان دونوں نے جو کچھ کیا ہے اس کی وجہ ان پر غضب نازل کر اور ان پر مجھکو کامیابی عطا فرما

یہ طلحہ و زبیر ہیں جو نہ اہل بیتؑ نبوت سے ہیں اور نہ ذریت رسولؐ سے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ ایک عرصہ کے بعد ہمارا حق ہماری طرف پلٹ آیا۔ وہ ایک سال بھر بلکہ ایک مہینہ بھی صبر نہ کر سکے حتیٰ کہ ماضی کے

احولا کاملا، ولا شهراً کاملا، حتی د ثبا علی داب الماضین قبلهما، لیذهبا بحقی ویفرقا جماعة المسلمین عنی

ثم دعا علیهما۔

مہر فریق کی طرف جھلانگ لگائی جوان سے قبل تھا تاکہ مجھ سے میرا حق چھین لیں اور جماعت مسلمین اور مجھ میں افتراق پیدا کریں۔

پھر حضرتؑ نے ان دونوں کے لئے بددعا کی

سلیم ابن قیس سے روایت ہے کہ یوم جمل حضرت علیؑ نے زبیر کو آواز دی تھی کہ اے زبیر یہاں آؤ۔ پس طلحہ وزبیر دونوں حاضر خدمت ہوئے اور حضرت نے فرمایا کہ :-

والله انکما لتعلمان واولوا العلم من آل محمدؐ وعائشة بنت ابی بکر: ان کل اصحاب الجمل ملعونون علی لسان محمدؐ وقد خاب من افتری

خدا کی قسم تم دونوں نے اور عائشہ بنت ابوبکر نے آل محمدؐ کے صاحبان علم سے معلوم کرلیا تھا کہ تمام اصحاب جمل ملعون ہیں جیسا کہ محمدؐ نے فرمایا تھا اور جس نے افترا کیا بیشک وہ محروم ہوگیا۔

قالا: کیف نکون ملعونین ونحن اصحاب بدر واهل الجنة؟

طلحہ وزبیر نے کہا کہ ہم اصحاب بدر سے ہیں اور اہل جنت ہیں ہم کیسے ملعون ہوسکتے ہیں

امیرالمومنینؑ: لو علمت انکم من اهل الجنة لما استحللت قتالکم

امیرالمومنینؑ: اگر میں جانتا کہ تم اہل جنت سے ہو تو پھر تمہارے ساتھ قتال کو کیوں جائز سمجھتا

زبیر: اما سمعت حدیث سعید بن عمرو بن نفیل وهو یروی. انه سمع من رسول الله یقول "عشرة من قریش فی الجنة"

زبیر: میں نے سعید بن عمرو بن نفیل سے ایک حدیث سنی ہے "وہ راوی ہے کہ اس نے رسول اللہ کو کہتے سنا کہ قریش سے دس آدمی جنت میں جائیں گے

امیرالمومنینؑ: سمعته یحدث بذلك عثمان فی خلافته

امیرالمومنینؑ: میں نے عثمان کو ان کے زمانہ خلافت میں اسطرح کہتے سنا تھا۔

زبیر: افتراه کذب علی رسول الله؟

زبیر: کیا یہ رسول اللہ پر کذب وافترا ہے ؟

امیرالمومنینؑ: لست اخبرك بشئ حتی تسمیهم

امیرالمومنینؑ: میں کوئی بات نہ کہونگا جب تک کہ تم ان کے نام نہ بتا دو۔

زبیر: ابوبکر وعمر وعثمان وطلحة، والزبیر وعبد الرحمٰن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وابو عبیده بن الجراح وسعید بن عمرو بن نفیل

زبیر: ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن ابن عوف سعد بن ابی وقاص، ابوعبیدہ ابن جراح، سعید ابن عمر ابن نفیل۔

امیرالمومنینؑ: "عددت تسعه فمن العاشر؟"
زبیر: انت
امیرالمومنینؑ: قد اقررت انی من اهل الجنة، واما ادعیك لنفسك واصحابك فانا به من الجاحدین الکافرین۔
زبیر: افتراه کذب علی رسول الله؟
امیرالمومنینؑ: ما اراه کذب، ولکنه والله الیقین
فقالؑ: والله ان بعض من سمیته لفی تابوت فی شعب فی جب فی اسفل درك من جهنم علی ذلك الجب صخرة اذا اراد الله ان یسعر جهنم رفع تلك الصخرة، سمعت ذلك من رسول الله والا اظفرك الله بی وسفك دمی علی یدیك والا اظفرنی الله علیك وعلی اصحابك وسفك دمائکم علی یدی وعجل ارواحکم الی النار فرجع الزبیر الی اصحابه وهو یبکی

امیرالمؤمنینؑ: تم نے نو ہی گنے پس دسواں کون ہے؟
زبیر: آپ ہیں۔
امیرالمؤمنینؑ: تم نے اقرار کیا کہ میں اہل جنت سے ہوں پھر کیا وجہ ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی اپنے کو منکرین وکفار کی طرف لیے جا رہے ہیں۔
زبیر: (آپکے جنتی ہونے کی خبر) کیا رسول اللہ پر کذب ہے؟
امیرالمؤمنینؑ: میں اس میں کذب نہیں دیکھتا بلکہ خدا کی قسم اس پر یقین ہے۔
امیرالمؤمنینؑ: خدا کی قسم تم جن جن کے نام لئے ان میں سے بعض تو جہنم کے پست ترین مقام پر ایک کنویں میں ایک تابوت میں رہینگے اس کنویں پر ایک بڑا پتھر ہوگا جب خدا چاہے گا کہ جہنم کو بھڑکائے اس پتھر کو ہٹا دیگا۔ یہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے۔ دیکھو کہ اللہ تم کو مجھ پر فتح دیتا ہے اور تمہارے ہاتھوں سے میرا خون بہنے دیتا ہے یا پھر مجھکو تم پر تمہارے ساتھیوں پر ظفریاب کرتا ہے اور تم لوگوں کا خون میرے ہاتھ اللہ بہاتا ہے اور تمہاری روحوں کو جہنم بھیجنے میں تعجیل کرتا ہے۔ پس زبیر اپنے ساتھیوں کی جانب روتے ہوئے لوٹ گئے۔

اس کے بعد جنگ کی صفیں اراستہ ہوئیں اور حضرتؑ نے زبیر سے فرمایا:۔

امیرالمومنینؑ: یا زبیر انشدك بالله اسمعت رسول الله یقول انك ستقاتل علیا وانت له ظالم؟
زبیر: نعم
امیرالمومنینؑ: فلم جئت
زبیر: جئت لاصلح بین الناس

امیرالمومنینؑ: اے زبیر کیا تم خدا کی قسم کھا کر کہوگے کہ تم نے رسول اللہ سے نہ سنا تھا کہ تم علیؑ سے مقاتلہ کروگے اور تم اس کے حق میں ظالم ہوگے
زبیر: جی ہاں
امیرالمومنینؑ: پھر کیوں آئے
زبیر: لوگوں میں صلح کرانے آیا

اس کے بعد زبیر میدان جنگ چھوڑ کر چلے گئے اور ان کے قتل کئے جانے کے بعد جب انکا سر امیرالمومنینؑ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا

امیرالمومنینؑ: طال ما والله جلی به الکرب عن

امیرالمومنینؑ:۔ باتیں طولانی ہوگئیں لہذا خدا کی قسم اس کی وجہ سے

۸۔ احتجاج امیرالمومنینؑ بعد دخول بصرہ وجوابات مسائل وغیرہ

یحییٰ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ بصرہ میں داخل ہونے کے بعد امیرالمومنینؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا خطبہ کے دوران ایک شخص نے اٹھکر سوال کیا:

سائل: یا امیرالمومنینؑ اخبرنی من اهل الجماعة ومن اهل الفرقة ومن اهل البدعة ومن اهل السنة۔

سائل: یا امیرالمومنینؑ مجھے سمجھائیے کہ اہل جماعت، اہل فرقہ، اہل بدعت اور اہل سنّت کون کون ہیں۔

امیرالمومنینؑ: ویحك اما اذا سئلتنی فافهم عنی ولا علیك ان تسئل عنها احداً بعدی اما اهل الجماعة فانا ومن اتبعنی وان قلوا، وذلك الحق عن امر الله وعن امر رسوله، واهل الفرقة المخالفون لی ولمن اتبعنی وان کثروا، واما اهل السنة، فالمتمسکون بما سنة الله لهم و رسوله وان قلوا، واما اهل البدعة فالمخالفون لامر الله ولکتابه ولرسوله العاملون برأیهم واهوائهم وان کثروا، وقد مضی منهم الفوج الاول وبقیت افواج، وعلی الله قبضها واستیصالها عن جدد الارض۔

امیرالمومنینؑ: وائے ہو تجھ پر چونکہ تونے مجھ سے سوال کیا ہے مجھ سے سمجھ لے۔ تجھے نہیں چاہیئے کہ میرے بعد ان سے متعلق اور کسی سے سوال کرے۔ اہل جماعت .... وہ لوگ ہیں جو میری متابعت کرتے ہیں وہ اقلیت میں ہیں اور یہ امر خدا اور اُس کے رسولؐ کے مرکی جانب سے حق پر ہیں اور اہل فرقہ وہ ہیں جو میری اور میرے تابعین کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ لوگ کثرت سے ہیں۔ اور اہل سنّت وہ ہیں جو سنت خدا و رسولؐ سے متمسک رہتے ہیں وہ بھی اقلیت میں ہیں مگر اہل بدعت وہ ہیں جو امر خدا، اس کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے اور اپنی رائے وخواہش پر عمل کرتے ہیں یہ لوگ کثرت سے ہیں انکے گروہ اول کے لوگ گذر گئے اور مزید گروہ باقی ہیں۔ یہ اللہ کیلئے ہے کہ انکو گرفت میں لے اور ان کا روئے زمین سے استیصال کردے۔

فئے کا سوال: عمار نے سوال کیا کہ:۔

عمار: "یا امیرالمومنینؑ ان الناس یذکرون الفئ ویزعمون ان من قاتلنا فهو وماله و ولده فئ لنا۔

عمار: یا امیرالمومنینؑ لوگ فئے سے متعلق گفتگو کرتے ہیں اور اس خیال میں ہیں کہ ہمارے قاتل کا مال اور اس کی اولاد ہمارے لئے مال فئے ہے۔

وجه رسول الله وبكى الحسن، ومصادع أسيء

رسول اللہ کے چہرہ پر کرب نمایاں ہوجاتا تھا لیکن موت نے سختی سے پچھاڑ دیا

اور جب امیرالمومنینؑ مقتولین میں سے گذر رہے تھے اور طلحہ کی میت کے قریب پہونچے تو فرمایا کہ اس کو کھڑا کرو۔ پھر فرمایا:

امیرالمومنین. انه كانت لك سابقة من رسول الله لكن الشيطان دخل في منخرك فاوردك النار

وروى انه امیرالمومنین علیهم السلام مر علیه فقال: هذا ناكث بيعتي، والمنشئ للفتنة في الامة والمجلب على الداعي الى قتلي وقتل عترتي اجلسوا طلحة

امیرالمومنینؑ: بیشک تو رسول اللہ کے سابقین سے تھا لیکن شیطان تیری ناک میں سے داخل ہوا اور تجھ کو جہنم میں پہونچا دیا

دنیز مروی ہے کہ جب امیرالمومنین علیہ السلام اس کی میت پر سے گذر رہے تھے فرمایاؑ: یہ میری بیعت کا توڑنے والا اور امت میں فتنہ پیدا کرنے والا اور لوگوں کو میرے قتل کے لئے ابھارنے والا تھا اس نے میری عترت کو قتل کیا۔ طلحہ کو بٹھا دو۔

امیرالمومنینؑ. فاجلس" یاطلحة بن عبيد الله قد وجدت ما وعدني ربي حقاً فهل وجدت ما وعدك ربك حقاً؟

ثم قالؑ: اضجعوا طلحه

امیرالمومنین: پس بیٹھ جا اے طلحہ ابن عبید اللہ میرے رب نے جو وعدہ کیا تھا میں نے سچ پایا اور اس کو میں نے پالیا۔ کیا تو نے بھی اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا۔

پھر فرمایاؑ طلحہ کو لٹا دو۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یوم جمل عائشہ کی ہودج کے قریب تشریف لاکر حضرت علیؑ نے فرمایا تھا کہ

امیرالمومنینؑ: "والله ما اراني الا مطلقها فانشد الله رجلا سمع من رسول الله يقول " یا علیؑ امر نسائي بيدك من بعدي" لما قام فشهد؟

فقالؑ: فقام ثلاثة عشر رجلا فيهم بدريان انهم سمعوا رسول الله يقول لعليؑ بن ابي طالب" یا علیؑ امر نسائي بيدك من بعدي"

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم اب میرے پاس اس کے سوائے چارہ نہیں کہ صیغہ ہائے طلاق جاری کردوں۔ خدا کی قسم ایا کوئی دو آدمی ہیں جنہوں نے رسول اللہ کو کہتے سنا تھا کہ "یا علیؑ میرے بعد میری عورتوں کا امر تمہارے اختیار میں رہیگا

فرمایاؑ: "کون کھڑا ہوتا ہے کہ شہادت دے بس بدریوں سے تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ بیشک ہم رسول اللہ کو علیؑ ابن ابی طالب کے متعلق کہتے سنا تھا کہ "یا علیؑ میرے بعد میری عورتوں کا امر تمہارے اختیار میں رہے گا۔"

یہ سنکر حضرت عائشہ رونے لگیں پھر حضرت علیؑ نے فرمایا:۔

"لقد انبأني رسول الله ینبأ"

حضرت عایشہ: ان الله تعالى يمدك يا عليؑ يوم الجمل بخمسة آلاف من الملائكة مسومين۔

رسول اللہ نے مجھے اس بات کی خبر دی تھی۔

حضرت عائشہ: یا علیؑ بیشک اللہ تعالیٰ نے یوم جمل آپ کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کی۔

(کتاب الاحتجاج صـ۲۳۵)

قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے کہا کہ:

"یا امیرالمومنینؑ واللہ ما قسمت بالسویۃ، ولا عدلت بالرعیۃ"

امیرالمومنینؑ: وھم ویحک؟

سائل: لانک قسمت ما فی العسکر وترکت الاموال والنساء والذریۃ

امیرالمومنینؑ: ایھا الناس من کانت بہ جراحۃ فلیداوھا بالسمن

فقال عباد: جئنا نطلب غنائمنا فجائتنا بالترھات۔

امیرالمومنینؑ: ان کنت کاذباً فلا اماتک اللہ حتی یدرکک غلام ثقیف،

قیل: ومن غلام ثقیف؟

امیرالمومنینؑ: رجل لا یدع للہ حرمۃ الا انتھکھا فقیل افیموت او یقتل؟

امیرالمومنینؑ: یقصمہ قاصم الجبارین بموت فاحش یحترق منہ دبرہ لکثرۃ ما یجری من بطنہ، یا اخا بکر انت امرؤ ضعیف الرأی وما علمت انا لا ناخذ الصغیر بذنب الکبیر، وان الاموال کانت لھم قبل الفرقۃ وتزوجوا علی رشدۃ، وولدوا علی فطرۃ وانما لکم ما حوی عسکرکم، وما کان فی دورھم فھو میراث فان عدا احد منھم اخذناہ بذنبہ، وان کف عنا لم نحمل علیہ ذنب غیرہ، یا اخا بکر لقد حکمت فیھم بحکم رسول اللہ فی اھل مکۃ، فقسم ما حوی العسکر، ولم

قلبیہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے کہا:

یا امیرالمومنینؑ خدا کی قسم آپ نے رعیت کے ساتھ نہ ہی عدل سے کام لیا اور نہ برابر برابر تقسیم کیا۔

امیرالمومنینؑ: وائے ہو تجھ پر ایسا نہیں ہے۔

سائل: کیونکہ جو کچھ تھا فوج میں تقسیم کردیا اور اموال عورتوں اور بچوں کو چھوڑ دیا

امیرالمومنینؑ: اے لوگو کون ہے جس کو ہاتھوں یا نیزوں سے زخم آئے۔

سب نے کہا: ہم اپنے غنائم طلب کرنے تکالیف برداشت کرتے ہوئے آئے ہیں۔

امیرالمومنینؑ: بیشک تم جھوٹے ہو پس خدا تمہیں موت نہ دیگا جب تک کہ غلام ثقیف تمھارے پاس نہ پہونچ جائے۔

عرض کیا کہ غلام ثقیف کون ہے۔

امیرالمومنین: وہ ایک شخص ہے جو اللہ کی طرف دعوت تو نہ دیگا بلکہ ہتک حرمت کریگا عرض کیا گیا کہ آیا وہ مار ڈالیگا یا قتل کردیگا

امیرالمومنینؑ: جبارین کو شکست دینے والا اس کو اچانک موت سے شکست دیگا اس کے بدن سے جو چیز کثرت سے بہتی ہوگی اس سے اسکی دبر جلتی رہے گی۔ اے بھائی بکر تم ایک کمزور رائے والے انسان ہو یا تم نے نہیں سمجھا کسی گناہ کبیرہ کیوجہ میں کسی چھوٹے کو نہیں پکڑوں گا بیشک ان کا مال جدائی سے پہلے ان ہی کا تھا۔ ہدایت کے مطابق انھوں نے ازدواج کیا تھا اور فطرت کے مطابق صاحب اولاد ہوئے۔ بتحقیق کہ تمہارے لشکر نے جو کچھ جمع کیا ہے وہ تمھارے ہی لئے ہے اور جو کچھ ان کے دور میں ہوا تھا وہ میراث ہے اگر ان میں سے ایک آدمی بھی ایسا ہو تو ہم اسکو اسکی خطا کی پاداش میں گرفتار کریں گے۔ اگر یہ ہمارے لئے کافی ہو اور کسی دوسرے کے گناہ کے عوض اسکو ذمہ دار نہ گردانیگے اے بھائی بکر اہل مکہ کو میں نے حکم رسولؐ کے مطابق حکم دیا تھا اور جو کچھ لشکر

يتعرض لما سوى ذلك. وانما اتبعت اثره حذو النعل بالنعل، يا اخا بكر اما علمت ان دار الحرب يحل ما فيها وان دار الهجرة يحرم ما فيها الا بالحق، مافمهلا مهلا رحمكم الله فان لم تصدقوني واكثرتم علي. وذلك انه تكلم في هذا غير واحد ـ فايكم ياخذ عائشة بسهمه؟ فقالوا: يا اميرالمومنين اصبت واخطانا وعلمت وجهلنا، فنحن نستغفر الله تعالى. ونادى الناس من كل جانب: اصبت يا اميرالمومنين، اصاب الله بك الرشاد والسداد.

نے جمع کیا تھا تقسیم کر دیا جو کچھ میں نے کیا تھا اس سے کسی نے تعرض نہیں کی تحقیق کہ میں نے انکے (رسولؐ کے) آثار کا برابر اتباع کیا اور ہر چیز برابر برابر تقسیم کی اے بھائی بکر میں جانتا ہوں کہ دار الحرب ہر چیز کو حلال کر دیتا ہے جو اسمیں ہے اور دار الھجرت سوائے حق کے ہر چیز کو حرام کر دیتا ہے جو اسمیں ہے پس ٹھہر جاؤ جلدی نہ کرو خدا تم پر رحم کرے۔ تحقیق کہ تم نے میری تصدیق نہ کی اور میری مخالفت پر ٹوٹ پڑے اس لئے کہ تم نے اس بارے میں میرے سوا بہت لوگوں سے گفتگو کی ہے پس تم میں سے کون عائشہ کو اپنے حصہ میں لے گا۔

سب نے کہا: یا امیرالمومنینؑ آپ نے صحیح فرمایا اور ہم نے خطا کی اور اب اپنے جہل سے واقف ہوئے اور ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے ہیں۔ ہر جانب سے لوگوں نے آواز دی کہ آپ نے درست فرمایا یا امیرالمومنینؑ خدا نے آپکے ذریعہ درستی اور ہدایت عطا فرمائی

عبادہ نے کہا کہ اے لوگو خدا کی قسم رسول اللہ نے امیرالمومنینؑ کو علم منایا وقضایا وفصل الخطاب وغیرہ سکھایا اور فرمایا تھا کہ تمہاری منزلت مجھ سے ایسی ہی ہے جیسی ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

حضرت امیرالمومنین نے فرمایا:—

انظروا رحمكم الله ما تومرون فامضوا له، فان العالم اعلم بما ياتي به من الجاهل الخسيس الاخس، فاني حاملكم ان شاء الله ان اطعتموني على سبيل النجاة وان كان فيه مشقة شديدة، ومرارة عديدة والدنيا حلوة الحلاوة لمن اغتر بها من الشقاوة والندامة عما قليل. ثم اني اخبركم ان جيلا من بني اسرائيل امرهم نبيهم ان لا يشربوا من النهر فلجوا في ترك امره فشربوا منه الا قليل منهم، فكونوا

امیرالمومنینؑ

خدا تم پر رحم کرے غور تو کرو کہ تم کس بات کا حکم دیتے ہو پس اس پر عمل بھی کرو۔ تحقیق کہ عالم بہ نسبت خسیس ترین جاہل کے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے۔ انشاء اللہ میں تمہیں راہ نجات پر لے چلوں گا اگر تم میری اطاعت کرو خواہ اس میں کتنی ہی مشقتیں اور تلخیاں کیوں نہ ہوں۔ دنیا اسکو بہت ہی شیریں معلوم ہوتی ہے جو شقاوت اور ندامت کیساتھ اس کا فریفتہ ہو مگر بالکل کم۔ پھر میں تمھیں خبر دیتا ہوں کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو انکے نبی نے حکم دیا تھا کہ نہر کا پانی نہ پئیں پس انہوں نے حکم کے ماننے میں جھگڑا کیا اور نہر سے تھوڑا سا پانی پیا۔ پس خدا نے ان لوگوں پر رحم کیا جنھوں نے اپنے نبی کی اطاعت کی تھی اور اپنے رب کا گناہ نہ کیا تھا گر عائشہ نے عورتوں کی رائے کا اور اک کیا اور

رحمکم الله من اولئك الذين اطاعوا
بنبيهم ولم يعصوا ربهم واما عائشة فادركها
رأى النساء، ولها بعد ذلك حرمتها الاولى و
الحساب على الله يعفو عمن يشاء ويعذب من يشاء

سب تنے اُسی پہلی حرمت کو اختیار کر لیا جس کا اللہ کے پاس
حساب ہے خدا جسے چاہے معاف کر دے اور جسے
چاہے معذب کرے۔

اصبغ بن بناتہ سے مروی ہے کہ یوم جمل ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ :-

یا امیرالمومنینؑ کبر القوم وکبرنا، وهلل القوم
وهللنا، وصلی القوم وصلينا، فعلى ما
نقاتلهم؟

امیرالمومنینؑ: على ما انزل الله جل ذكره
فی كتابه

قال: یا امیرالمومنینؑ ليس كل ما انزل الله
فی كتابه اعلمه فعلمنيه۔

امیرالمومنینؑ: ما انزل الله فی سورة البقرة

قال: یا امیرالمومنینؑ ليس كل ما انزل الله
فی سورة البقرة اعلمه فعلمنيه

امیرالمومنینؑ۔ هذه الاية "تلك الرسل
فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله
ورفع بعضهم درجات وآتينا عيسى بن
مريم البينات وايدناه بروح القدس
ولو شاء الله ما اقتتل الذين من بعدهم
من بعد ما جاءتهم البينات ولكن اختلفوا
فمنهم من آمن ومنهم من كفر ولو
شاء الله ما اقتتلوا ولكن الله يفعل
ما يريد" (سورہ بقرۃ ۲۵۳) فنحن الذين
آمنا وهم الذين كفروا۔

اصبغ: كفر القوم ورب الكعبة

یا امیرالمومنینؑ قوم کا بزرگ اور ہمارا بزرگ اور قوم میں تسبیح خدا
کرنے والا اور ہمارا تسبیح کنندہ اور قوم کے عبادت گذار اور ہم میں
کے عبادت گذاروں کو آپ نے کس طرح قتل کیا۔

امیرالمومنینؑ: خدا اُس حکم پر جس کو اس نے اپنی کتاب میں
نازل فرمایا ہے۔

اصبغ: یا امیرالمومنینؑ جو کچھ خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا
ہے میں نہیں جانتا آپ تعلیم دیجئے۔

امیرالمومنینؑ۔ اللہ نے جو سورۂ بقرہ میں فرمایا ہے

اصبغ: یا امیرالمومنینؑ خدا نے جو کچھ سورہ بقرہ میں نازل فرمایا
میں نہیں جانتا آپ تعلیم دیجئے۔

امیرالمومنینؑ: یہ آیت "ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو
بعض پر فضیلت دی ان میں سے ایسے بھی ہیں جن سے خدا نے
کلام کیا اور بعض کے درجے بڑھائے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو
کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس کے ذریعہ ان کی مدد کی
اور اگر خدا کو منظور ہوتا تو وہ لوگ بعد اس کے کہ ان کے پاس
کھلی دلیلیں آچکی تھیں ان پیغمبروں کے بعد نہ لڑتے لیکن انہوں
نے انہوں نے اختلاف کیا پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا اور کوئی
کافر ہوگیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ قتال نہ کرتے لیکن اللہ جو چاہتا
ہے کرتا ہے" (سورہ بقرہ ۲۵۳) بس ہم وہ لوگ ہے جنھوں
نے ایمان لایا اور وہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا

اصبغ: رب کعبہ کی قسم قوم نے کفر کیا

جنگ جمل کے بعد ایک شخص نے سوال کیا کہ :-

یا امیر المومنینؑ رایت فی هذه الواقعة امراً هالنی من روح قد بانت وجثة قد زالت ونفس قد فاتت، لا اعرف فیهم مشرکاً بالله تعالیٰ، فالله الله مما یجللنی من هذا ان یك شراً فهذا نتلقی بالتوبه، وان یك خیراً ازددنا منه اخبرنی عن امرك هذا الذی انت علیه، افتنة عرضت لك فانت تنفح الناس بسیفك ام شیئ خصك به رسول الله؟

امیر المومنینؑ: اذن اخبرك، اذن انبئك اذن احدثك، ان ناسا من المشرکین اتوا رسول الله واسلموا ثم قالوا لابی بکر استاذن لنا علی رسول الله حتی نأتی قومنا فناخذ اموالنا ثم نرجع فدخل ابوبکر علی رسول الله فاستاذن لهم، فقال عمر یا رسول الله انرجع من الاسلام الی الکفر؟

امیر المومنینؑ: وما علمك یا عمر انّ ینطلقوا فیاتوا بمثلهم معهم من قومهم ثم انهم اتوا ابابکر فی العام المقبل فسالوه ان یستاذن لهم علی النبی فاستاذن لهم وعند عمر فقال بمثل قوله فغضب رسول الله

ثم قالؑ: والله ما اراکم تنتهون حتی یبعث الله علیکم رجلا من قریش یدعوکم

سائل :-

یا امیر المومنینؑ اس واقعہ میں میں نے ایک امر دیکھا کہ جس نے میری روح کو جھنجوڑ دیا وہ مجھ سے علاحدہ ہوگئی اور جسم جلا ہوگیا اور نفس فوت ہوگیا میں اُن میں پہچان نہ سکا کہ مشرک باللہ کون ہے بس خدا نے اس میں سے میرے لئے جو قرار دیا ہے اگر یہ شر ہے تو اس سے توبہ کرتا ہوں اور اگر یہ خیر ہے تو اللہ اُسے زیادہ کرے آپ اپنے امر سے باخبر فرمایئے اور جس مرحلہ میں آپ ہیں اس سے مطلع فرمایئے کہ جو کچھ میں نے عرض کیا کہیں فتنہ تو نہیں ہے۔ آپ وضاحت کریں کہ آپ لوگوں کو اپنی تلوار سے دفع کرتے ہیں یا اس چیز سے جسے رسول اللہؐ نے آپ سے مخصوص فرمایا ہے

امیر المومنینؑ، سن لے میں تجھے خبر دیتا ہوں سُن لے میں تجھے اطلاع دیتا ہوں، سن لے میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ مشرکین سے کچھ لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے پھر ابوبکر سے کہا کہ آپ رسول اللہ سے ہم کو اجازت دلادیں تاکہ ہماری قوم آئے اور اپنا مال لے لے اور پھر ہم واپس چلے جائیں پس ابوبکر نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے لئے اجازت مانگی اور حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اسلام سے کفر کی طرف پلٹ جائیں ؟

امیر المومنینؑ :- اے عمر تم نہیں جانتے کہ وہ آزاد ہوگئے ہیں اور اپنی قوم کے اپنے امثال کے ساتھ حاضری دے رہے ہیں انہوں نے دوسرے سال ابوبکر کے پاس پہونچکر سوال کیا کہ نبی کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت دلائیں اور انھیں اجازت دلادی گئی وہاں عمر موجود تھے انہوں نے تجاوز کیا اور پھر وہی بات کہی پس رسول اللہ غضبناک ہوگئے اور فرمایا: خدا کی قسم میں نہیں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ باز رہوگے یہاں تک کہ خدا قریش سے تم لوگوں پر ایک مرد کو مبعوث کریگا

الی الله فتختلفون عنه اختلاف الغنم الشيء د، فقال له ابو بكر فداك ابي وامي يا رسول الله انا هو؟
قال: لا، قال عمر: فمن هو يا رسول الله؟ فاومی الی وانا اخصف نعل رسول الله وقال: "هو خاصف النعل عندكما ابن امي واخي وصاحبي ومبرئ ذمتي والمؤدي عني ديني وعداتي والمبلغ عني رسالاتي ومعلم الناس من بعدي ومبينهم من تاويل القرآن مالا يعلمون"
فقال الرجل: اكتفي منك بهذا يا امير المومنين.
(احتجاج طبرسی ج۔۱)

جو تم کو خدا کی طرف دعوت دے گا اور تم لوگ بھاگنے والی بکریوں کی طرح اُس مرد سے اختلاف کر کے بھاگو گے۔ ابوبکر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں کیا وہ مرد میں ہوں؟ فرمایا کہ نہیں، پھر عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ مرد کون ہوگا پس حضرتؐ نے میری طرف اشارہ کیا جبکہ میں رسول اللہ کی نعل میں ٹانکا لگا رہا تھا اور فرمایا کہ وہ جو تمہاری نظر میں میری نعل میں ٹانکا لگا رہا ہے وہ میرا ابن عم میرا بھائی میرا ساتھی مجھے اپنی ذمہ داری سے بری کرنے والا میرے دین کا میری جانب سے ادا کرنے والا ہمسر میری جانب سے میری رسالت کا پہونچانے والا اور میرے بعد بندگان خدا کا معلم اور انکے لئے اس تاویل قرآن کا بیان کرنیوالا ہے جسکو بندگان خدا نہیں جانتے پس اس شخص نے کہا کہ یا امیر المومنینؑ آپکے متعلق میرے لئے یہ کافی ہے۔

احتجاج

۹ - علیٰ مَن قال بالرّای فی الشّرع

روی عن امیر المومنین علیه السلام انه قال:۔
ترد علی احدهم القضية فی حكم من الاحكام فيحكم فيها برأيه، ثم ترد تلك القضية بعينها علی غيره فيحكم فيها بخلاف قوله ثم يجتمع القضاة بذلك عند الامام الذی استقضاهم فيصوب آراءهم جميعاً والههم واحد ونبيهم واحد وكتابهم واحد، افامرهم الله سبحانه بالاختلاف فاطاعوه، ام نهاهم عنه فعصوه، ام انزل الله ديناً ناقصاً

مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔
کسی قاضی کے پاس کوئی قضیہ پیش کیا جاتا ہے تو وہ اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہے۔ پھر اسی قضیہ کو دوسرے قاضی کے پاس پیش کیا جائے تو وہ پہلے قاضی کے فیصلہ کے خلاف فیصلہ کرتا ہے پھر تمام قاضی اس امام کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے ان کو قاضی بنایا تھا اور وہ ان کی رائے کو درست کرتا ہے جن کا اللہ ایک، نبی ایک اور کتاب ایک ہے تو کیا خدا نے انھیں اختلاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ پس اس کی اطاعت کرو لیکن وہ نافرمانی کر کے عصیان کرتے ہیں۔ ایا اللہ نے ناقص دین نازل فرمایا ہے اور اس کو کامل کرنا چاہتے ہیں یا یہ اللہ کے

فاستعان بهم على اتمامه ام كانوا شركاً
له فلهم ان يقولوا وعليه ان يرضى، ام
انزل الله سبحانه ديناً قاماً فقصر الرسول
عن تبليغه وادائه، والله سبحانه يقول
" ما فرطنا في الكتاب من شئ " (انعام ۳۸)
" وفيه تبيان كل شى " وذكر ان الكتاب يصدق
بعضه بعضاً، وانه لا اختلاف فيه فقال
سبحانه " ولو كان من عند غير الله لوجدوا
فيه اختلافاً كثيراً " وان القران ظاهره
انيق، وباطنه عميق لا تفنى عجائبه ولا
تنقضى غرائبه، ولا تكشف الظلمات
الابه۔

(كتاب الاحتجاج ص ۳۸۹)

قال امير المومنين : ان ابغض الخلايق الى
الله تعالى رجلان: رجل وكله الله الى نفسه
فهو جائر عن قصد السبيل، سائر بغير علم
ولا دليل، مشعوف بكلام بدعة ودعاء ضلالة
فهو فتنة لمن افتتن به، ضال عن هدى من
كان قبله، مضل لمن اقتدى به في حياته و
بعد وفاته، حمال خطايا غيره، رهن
بخطيئته۔

ورجل قمش جهلا، فوضع في جهال
الامة، غار في اغباش الفتنة، قد لهم
منها بالصوم والصلاة عمى في عقد الهدنة،
سماه الله : عاريا منسلخاً وسماه اشباه
الناس : عالماً وليس به، ولما يغن في

شریک ہیں جو کہتے ہیں کہ انھیں حق ہے کہ وہ اس کو
مان لے یا اللہ نے دین کامل نازل فرمایا نے اس
تبلیغ میں کوتاہی کی اور پورا نہ پہونچایا۔
خدا کی قسم وہ فرماتا ہے کہ :۔
" ہم نے کتاب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی " (انعام)
ونیز فرمایا کہ " اس میں ہر چیز کا واضح بیان اور ہے۔
بتحقیق کہ اس کتاب کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق ہے
اور اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ ونیز خدا نے فرمایا
کہ " اگر یہ کتاب خدا کے علاوہ کہیں اور سے نازل ہوتی تو
اس میں کثیر اختلاف پایا جاتا " قرآن کا ظاہر تو خوش آیند اور
اچھا ہے اور اس کا باطن بہت گہرا ہے اس کی عجیب باتیں
لا فانی ہیں اور غریب یعنی نادر باتیں ختم ہونیوالی نہیں۔
تاریکیوں کو مٹایا نہیں جا سکتا مگر اس کتاب سے۔
امیر المومنین : اللہ کے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ مبغوض
(قابل نفرت وبغض) دو آدمی ہیں ایک وہ جس کو خدا نے اپنا وکیل
بنایا اور وہ اعتدال کے راستہ کو چھوڑ کر بغیر کسی دلیل کے باطل
کے راستہ پہ چلے اور کلام بدعت میں دیوانہ وار چلے اور اس کو
گمراہی کی دعوت دے پس ایسا شخص ایک فتنہ ہے جو بھی اس فتنہ
میں مبتلا ہوا وہ ہدایت سے گمراہ ہے اور اسکو گمراہ کرتا ہے جو اسکی
حیات میں اور اس کے مرنے کے بعد اس کی تقلید کرتا ہے وہ
دوسروں کی خطاؤں کا حامل اور اپنی خطاؤں کا مرہون رہتا ہے
دوسرا وہ شخص ہے جو جہالت میں غرق ہے وہ امت کے
جاہلوں ہی میں رہنے کے قابل ہے اور فتنہ وفساد کی تاریکیوں
میں پھنسا ہوا ہے۔ صوم وصلواۃ کے لئے نیند اور سستی میں مبتلا
ہے اللہ نے ایسے آدمی کا نام برہنہ اور رکھا ہوا ہے
اور انسان صورت لوگوں نے اسکا نام عالم رکھا ہے حالانکہ وہ عالم

العلم يوما سالما بكو فاستكثر من جمع ما قل منه خير مما كثر، حتى اذا ارتوى من آجن، واكثر من غير طائل جلس بين الناس مفتياً، قاضياً ضامناً لتلخيص ما التبس على غيره، ان خالف من سبقه لم يا من من نقض حكمه من يأتي من بعده، كفعله بمن كان قبله فان نزلت به احدى المبهمات هيأ لها حشواً رثاً من رايه، ثم قطع به، فهو من لبس الشبهات فى مثل نسج العنكبوت، خباط جهالات، رکاب عشوات، و مفتاح شبهات فهو لا يدرى اصاب الحق ام اخطا، ان اصاب خاف ان يكون قد اخطا، وان اخطا رجا ان يكون قد اصاب، فهو من رأيه فى مثل نسج غزل العنكبوت الذى اذا مرت به النار لم يعلم بها، لم يعض على العلم بضرس قاطع، فيغنم بذرى الروايات اذراء الريح الهشيم ولا ملئ والله باصدار ما ورد عليه، لا يحسب العلم فى شئ مما انكره، ولا يرى ان من وراء ما ذهب فيه مذهب ناطق ما يلغ منه مذهباً لغيره، وان قاس شيأ بشئ لم يكذب رأيه كيلا يقال له: لا يعلم شيأ وان خالف قاضياً سبقه لم يؤمن فضيحته حين خالفه، وان اظلم عليه امر اكتتم به لما يعلم من جهل نفسه، تصرخ من جور قضائه الدماء وتعج منه المواريث الى الله اشكو معشراً يعيشون جهالاً، ويموتون ضلالاً، لا يعتذر مما لا

نہیں ہے اور ایک دن کے لئے بھی اسے علم کی دولت نہیں ملی۔ وہ اپنا تحفظ کرتے ہوئے جاہتا ہے کہ اس کے پاس جو تھوڑا بہت علم ہے اس کو زیادہ اچھا کر کے ظاہر کرے

اور اکثر بغیر کسی فائدہ کے وہ غیروں کے درمیان مفتی و قاضی بنکر بیٹھتا ہے تاکہ اس چیز کو خالص کر کے بتائے جس پر دوسروں کو شبہ ہے اور وہ اس کی ضمانت دیتا ہے اگر اس نے اپنے سابق قاضی کی مخالفت کی ہے تو اس بات سے خائف رہتا ہے کہ اس کے بعد کا آنے والا کہیں اس کی بات کو رد نہ کردے جیسا کہ اس کا فعل اس کے قبل والے سے تھا۔ اگر اس کے پاس کوئی مبہم بات آجائے تو اسکو اپنی رائے سے جواب دیتا ہے پھر اس کو کاٹ بھی دیتا ہے پس اسکا شمار ایسے لوگوں میں ہے جو شبہات کا لباس پہنے ہوں جو کمڑی کے جالے کے مثل جہالت اور خبط میں مبتلا، اندھی اونٹنیوں پر سوار اور شبہات کے دفع کرنے کے مدعی ہیں وہ نہیں جانتا کہ حق اس کو ملا بھی یا اس نے غلطی کی اگر اس نے پایا بھی تو خوف کرتا ہے کہ اس نے خطا کی اور اگر اس نے خطا کی بھی تو امید رکھتا ہے کہ ممکن ہے وہ صحیح ہو پس وہ اپنی رائے میں کمڑی کے جالا تننے کی مانند ہے۔ ایسا جالا کہ اگر وہاں سے آگ کا گذر ہو جائے تو اس کا نام تک باقی نہ رہے اس نے علم کو یقین کے ڈاڑھ سے نہیں چبایا (یعنی صحیح طریقہ سے علم حاصل نہ کیا) پس یہ روایت کے ذرات کو ایسا لوٹتا ہے جیسا کہ ہوا خس و خاشاک اڑا لیجاتی ہے۔ خدا کی قسم میں تمکو وہ لکھا دونگا جو اس کے لئے وارد ہوا ہے۔ علم میں کوئی ایسی شئے نہیں ملے گی جس سے کوئی انکار کر سکے اور کسی مخالفت کرنیوالے یا بات کرنیوالے کو نہیں پائیگا اس سے اسکے طریقہ کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ملا اور اگر اس نے کسی بات کے متعلق قیاس کیا تو اپنی رائے کی تکذیب نہیں کرتا تاکہ اسکے لئے یہ نہ کہا جائے کہ کچھ نہیں جانتا اور اگر اس نے اپنے سابقہ قاضی کی مخالفت کی تو مخالفت کے وقت اسکی فضیحت کرنے میں مامون نہیں تھا اگر کوئی امر اس پر تاریک

يعلم فيسلم، وتولول منه الفتيا وتبكي
منه المواريث ويحلل بقضائه الفرج الحرام
ويحرم بقضائه الفرج الحلال، و
ياخذ المال من اهله فيدفعه الى غير
اهله۔

وروى انه صلوات الله عليه قال بعد ذلك:
ايها الناس عليكم بالطاعة والمعرفة
بمن لا تعتذرون بجهالته، فان العلم الذي
هبط به آدم وجميع ما فضلت به النبيون الى
خاتم النبيين في عترة نبيكم محمد فانى يتاه
بكم؟ بل اين تذهبون؟ يا من نسخ من اصلاب
اصحاب السفينة: هذه مثلها فيكم فاركبوها،
فكما نجى في هاتيك من نجى فكذلك ينجو في
هذه من دخلها، انا رهين بذلك قسماً
حقاً وما انا من المتكلفين، والويل لمن تخلف
ثم الويل لمن تخلف
اما بلغكم ما قال فيكم نبيكم حيث يقول في
حجة الوداع۔ "انى تارك فيكم الثقلين ما ان
تمسكتم بهما لن تضلوا، كتاب الله وعترتي
اهل بيتي وانهما لن يفترقا حتى يردا على
الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما" الا
هذا عذب فرات فاشربوا منه وهذا ملح
اجاج فاجتنبوا

(كتاب الاحتجاج ج۔۱)

(یعنی سمجھ میں نہ آئے) تو اس کو چھپا لیتا ہے تاکہ اس کی جہالت
کا کسی کو علم نہ ہو۔ اسکے فیصلے کے ظلم سے خون بہتے ہیں میراثیں اللہ
سے شکوہ کرینگی مجھے ان لوگوں سے شکایت ہے جو جہالت میں زندگی
گزارتے ہیں اور گمراہ مرتے ہیں وہ اس بات سے معذرت نہیں چاہتے
جو وہ نہیں جانتے تاکہ وہ بچے رہیں ایسے قاضی کے فتوے واویلا مچاتے
ہیں اور میراثیں روتی ہیں انکے فیصلے حرام فرجوں کو حلال اور حلال فرجوں
کو حرام کر دیتے ہیں۔ وہ صاحب مال سے مال لیکر غیر کو دیدیتے ہیں۔
اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ :۔
اے لوگو تم پر ان لوگوں کی طاعت و معرفت لازم ہے جو اپنی جہالت کا
عذر نہیں کرتے درحقیقت علم وہ ہے جس کو آدم لیکر آئے تھے اور وہ تمام
باتیں علم ہیں جس سے تمام نبیوں کو خاتم الانبیاء تک فضیلت دی گئی جو
تمہارے نبی محمدؐ کی عترت میں بھی موجود ہے۔ پس یہ تمہارے پاس کہاں
سے آرہا ہے اور تم کہاں جا رہے ہو۔ اے وہ لوگو جو اصحاب سفینہ
کی اولاد میں لکھے گئے ہیں یہ تمہارے لئے اس کے مثل ہیں۔ پس اسمیں سوار
ہو جاؤ جیسا کہ اس میں سوار ہونے والوں کو نجات ملی تھی یہاں بھی
انہی کو نجات ملیگی جو اس میں داخل ہوں گے آگاہ ہو جاؤ کہ میں
اس کے ساتھ رہن ہوں (یعنی نجات دلانیوالا ہوں)۔
قسم ہے میں سچ کہتا ہوں میں تکلیف کرنیوالوں میں نہیں ہوں افسوس
ہے اسکے لئے کہ جس نے تخلف کیا مزید افسوس ہے جس نے تخلف کیا
اس سے جو تمہارے لئے نبیؐ نے فرمایا تھا یا وہ تمہیں نہیں ملا
جیسا کہ حجۃ الوداع میں فرمایا تھا کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں
چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہو گے
ہرگز گمراہ نہ ہوگے یہ کتاب خدا اور میری عترت اہلبیت ہے یہ دونوں
ہرگز علیحدہ نہ ہونگے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آ جائیں
دیکھو کسطرح مجھسے ان دونوں کے بارے میں تم نے اختلاف کیا آگاہ ہو جاؤ کہ یہ
میٹھے پانی کا چشمہ ہے اس میں سے پیو اور یہ کھارا پانی ہے اس سے بچو۔

موت کی حقیقت

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کیا کہ موت کے متعلق کچھ فرمائیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ تو نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو موت سے اچھی طرح واقف ہے:

فقال علی الخبیر سقطتم هو احد امور ثلثة یرد علیه اما بشارة بنعیم الابد واما بشارة بعذاب الابد واما تخویف و تهویل وامر مبهم لایدری من ای الفرق هو اما ولینا والمطیع لامرنا فهو المبشر بنعیم الابد و اما عدونا والمخالف لامرنا فهو المبشر بعذاب الابد واما المبهم امره الذی لایدری ما حاله فهو المومن المسرف علی نفسه لایدری ما یؤل الیه حاله یاتیه الخبر مبهما مخوفا ثم لن یسویه الله باعدائنا ولکن یخرجه من النار بشفاعتنا فاعملوا واطیعوا ولا تتکلوا ولا تستصغروا عقوبة الله فان من المسرفین من لا تلحقه شفاعتنا الا بعد عذاب الله بثلثمائة الف سنة

(از احسن الفوائد ص ۲۰۸ فی شرح العقاید از شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ ابن بابویہ قمی)

جب کسی کو موت آتی ہے تو تین باتوں میں سے ایک ضرور ہوتی ہے یا تو اسے دائمی نعمتوں کی خوشخبری دی جاتی ہے یا ابدی عذاب کی خوشخبری دی جاتی ہے یا مرنے والے پر خوف و دہشت طاری کی جاتی ہے اور اس کا امر مبہم رکھا جاتا ہے۔ اسے اس کا علم ہی نہ ہوگا کہ وہ کس گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو شخص ہمارا محب اور ہمارا مطیع ہوگا اس کو دائمی نعمتوں کی خوشخبری دی جائے گی اور ہمارے دشمنوں کو ابدی عذاب کی خبر سنائی جائے گی۔ مگر جس شخص کا امر مبہم ہوا ور اسے اپنے انجام کی خبر تک نہ ہو وہ ایسا مومن ہوگا جس نے اپنے نفس پر خدا کی نافرمانی کی وجہ زیادتی کی ہو وہ جانتا نہ ہوگا اس کا انجام کیا ہوگا اس کے پاس خوفناک اور مبہم خبریں آتی رہیں گی۔ خداوند عالم ایسے شخص کو ہمارے دشمنوں کے ساتھ نہ لائے گا بلکہ اس کو ہماری شفاعت کے ذریعہ دوزخ سے آزاد کریگا۔ پس تم لوگ نیک کام کرو خدا کی اطاعت کرو، اپنے پر بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جاؤ اور خدا کے عذاب کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ مسرفین میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کو ہماری شفاعت نہ ملے گی مگر تین تین لاکھ سال عذاب الٰہی میں گرفتار رہنے کے بعد اس کے بعد وہ جہنم سے نجات پائیں گے۔

نوٹ: ۱۔ ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام سے سوال کیا کہ موت کیا ہے جس سے لوگ بے خبر ہیں۔ حضرتؑ نے جواب دیا کہ مومنین کے لئے موت باعث خوشی ہے کیونکہ موت ہی کی وجہ وہ دنیاوی مصائب سے چھٹکارا پا کر خدا کی ابدی نعمتوں کی طرف منتقل ہوتے ہیں اور کافروں کے لئے موت مصیبت عظیم ہے اس لئے موت ہی ان کو دنیاوی نعمتوں سے ایسی آگ کی طرف لیجاتی ہے جو نہ کبھی بجھے گی اور نہ کبھی ختم ہوگی۔

۲۔ یوم عاشورہ جب امام حسین علیہ السلام کے بعض اصحاب آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو حضرت کو موت کی پرواہ تک نہیں تو حضرتؑ

نے فرمایا کہ اے شریف زادو صبر کرو موت ایک پل کی مانند ہے جو تمہیں اس سختی اور ہولناک مصیبت سے پاک کر کے وسیع و عریض باغات اور ابدی نعمتوں میں پہونچا دے گی۔ تم میں کون شخص ایسا ہے جو اس دنیا کے قیدخانہ سے رہا ہو کر جنت کے عالی شان محلوں میں جانا پسند نہ کرتا ہو، تمہارے ان دشمنوں کی مثال ایسے شخص کی جیسی ہے جو عظیم الشان محلوں سے نکل کر قیدخانہ اور دردناک عذاب کی طرف منتقل ہو۔ میرے جد رسالت مآبؐ نے فرمایا ہے کہ دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔ اور موت مومنوں کے لئے جنت میں جانے اور کافروں کے لئے دوزخ کے گھاٹ اترنے کے لئے ایک پل ہے۔ میرے پدر بزرگوار نے کبھی جھوٹ بولا اور نہ میں۔

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ موت کیا ہے۔ حضرتؑ نے جواب دیا کہ موت نیند کی مانند ہے جو ہر رات تم کو آتی ہے مگر اس کی مدت اتنی دراز ہے کہ قیامت سے پہلے تم بیدار نہ ہوگے۔ بعض لوگوں کو خواب میں دل خوش کن چیزیں دیکھنے سے اسقدر فرحت و سرور حاصل ہوتا ہے جو تمہارے اندازہ سے باہر ہے اور بعض کو مختلف ہولناک چیزوں کے مشاہدہ سے اس قدر پریشانی اور رنج حاصل ہوتا ہے جس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ تم خود ہی اندازہ لگاؤ کہ موت کے وقت جبکہ حقیقی ثواب یا عذاب کا سامنا ہوگا اس وقت مرنے والے کی خوشی یا غم کی کیا کیفیت ہوگی۔ یہ موت ہے تم اس کے لئے تیار ہو جاؤ۔

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ مومن کے لئے موت خوشبو کی مانند ہے جس کی عطر بیز ہوا کے سونگھنے سے انسان سو جاتا ہے اور اس کی تمام تکان اور تکلیف یکسر ختم ہو جاتی ہے اور کافروں کے لئے موت اس طرح ہے جیسے کسی کو بچھو اور سانپ کاٹ کھاتے ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔

کسی نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ موت کی سختی آرہ سے چیرنے، قینچی سے کاٹنے، پتھر سے کوٹنے اور آنکھ میں چکی کی کیلی گھمانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ہاں بعض کافروں اور گنہگاروں کی حالت موت کے وقت ایسی ہی ہوتی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان میں سے بعض اپنی اس حالت کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ ان کے لئے دنیا کے عذاب سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔

ایک شخص نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ بعض کفار پر نزع کے وقت جان کنی آسان ہو جاتی ہے اور ہوش کی حالت میں باتیں کرتے کرتے مر جاتے ہیں وہ بعض مومنین کی بھی یہی حالت ہوتی ہے مگر اس کے برعکس بعض مومن اور بعض کافر نزع کے وقت موت کے شدائد سے دوچار ہوتے ہیں۔ حضرتؑ نے جواب دیا کہ جن مومنین کو موت کے وقت راحت نصیب ہوتی ہے ان کے ثواب میں اسی وقت سے عجلت ہو جاتی ہے اور جس مومن پر وقت نزع کچھ سختی ہوتی ہے وہ اس کے گناہوں میں تخفیف کا سبب اور کفارہ بن جاتی ہے جس سے وہ پاک و صاف اور طیب و طاہر ہو کر ثواب کا مستحق ہو کر میدان حشر میں داخل ہوتا ہے پھر اس کے ذمہ کوئی ایسا گناہ باقی نہیں رہتا جس کی وجہ سے وہ ثواب الٰہی سے محروم رہے۔ اور بعض کافروں پر جو موت کی آسانی ہوتی ہے یہ اسکی دنیاوی نیکیوں کا عاجل حقیقی معاوضہ اجر ہے جس کے بعد وہ اس قابل نہیں رہتا کہ قیامت میں رحمت خداوندی سے کچھ حصہ نصیب ہو یا اس کے مبتلائے عذاب ہونے میں کوئی چیز مانع ہو۔ موت کے وقت جن کافروں پر سختی ہوتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ

انھوں نے اپنے اعمال خیر کا بدلہ دنیا ہی میں حاصل کرلیا ہوتا ہے اس لئے ان کے عذاب خداوندی کی ابتدا یہیں سے ہوجاتی ہے۔ یہ اس لئے ہیکہ خداوند کریم عادل ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے جو نزع کی حالت میں تھا اور کسی بات کرنے والے کو جواب نہ دیتا تھا۔ حضرتؑ سے اصحاب خانہ نے عرض کیا کہ ابن رسول اللہ ہم اپنے ساتھی کی حالت اور موت کی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ موت مومنینؑ کو پاک کرنیوالی ہے۔ یہ مومن کے لئے آخری صدمہ اور کفارہ ہے۔ یہی موت کافروں کی نیکیاں ختم کردیتی ہے اور ان کے لئے آخری لذت آخری راحت اور ان کے اعمال خیر کی آخری جزا ہے۔ تمہارا دوست گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا ہے جو پاک ہونے کا حق ہے اور تمام گناہوں کی آلائش سے اس طرح پاک ہوگیا ہے جیسا کہ میل کچیل سے کپڑا پاک وصاف ہوجاتا ہے اور ہم اہل بیت کیساتھ ہمارے ابدی محلوں میں ہمیشہ کی زندگی گزارنے کے قابل ہوچکا ہے

۶۔ امام علی رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص بیمار ہوگیا اور حضرتؑ اس کے پاس مزاج پرسی کیلئے تشریف لیگئے اور پوچھا کہ اپنے کو کیسا پاتے ہو اس نے جواب دیا کہ حضور آپکے جانے کے بعد میں نے مرض کی سخت شدت جھیلی تھی۔ حضرتؑ نے پوچھا کہ کیا شدت جھیلی تھی۔ عرض کیا کہ مجھے بہت ہی رنج والم کا سامنا ہوا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ موت کی حالت نہ تھی بلکہ ایک مرض تھا جس نے تجھے ڈرایا تھا۔ اس کے بعد موت کی حالت کا کچھ تعارف کرایا کہ انسان دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو موت کی وجہ راحت پاتے ہیں دوسرے وہ جن کے مرنے سے دوسرے لوگ ارام پاتے ہیں اب تم توحید ورسالتؐ اور ہماری ولایت کا اقرار کرکے تجدید عہد کرلو تاکہ تمھیں راحت نصیب ہو۔ پس اس شخص نے ایسا ہی کیا۔

۷۔ امام محمدؑ تقی علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کیا ہوگیا ہے کہ لوگ موت کو پسند نہیں کرتے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ چونکہ موت کی حقیقت اور اس کی خوبیاں ان سے پوشیدہ ہیں اس لئے یہ موت کو اچھا نہیں سمجھتے اگر یہ موت کو پہچان لیتے ورخدا کے سچے دوست ہوتے تو ضرور موت کو پسند کرتے اور جان لیتے کہ آخرت ان کے لئے دنیاوی زندگی سے بہتر ہے۔ اے بندۂ خدا کیا وجہ ہے کہ بچے اور دیوانے دوا نہیں پیتے حالانکہ یہ دوا اُن کے بدن کو پاک وصاف اور بیماری کو دور کرتی ہے۔ سائل نے جواب دیا کہ اس لئے کہ یہ لوگ دوا کے اثر سے واقف نہیں ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آنحضرتؐ صلعم کو حق کیساتھ مبعوث برسالت کیا جو شخص موت کیلئے کما حقہ ہر وقت تیار رہے موت اس کے لئے اس دوا سے بھی زیادہ سودمند ثابت ہوگی جو کسی بیمار کیلئے فائدہ مند ہوتی ہے اگر ان لوگوں کو اس بات کا علم ہوجاتا کہ موت ان کو کن کن نعمتوں تک پہونچانیوالی ہے تو وہ یقیناً موت کی خواہش کرتے جس طرح ایک عقلمند مریض اپنے جسم کی سلامتی اور دفع امراض کے لئے دوا چاہتا ہے یہ لوگ اس سے زیادہ موت کی خواہش کرتے

۸۔ امام علی نقی علیہ السلام اپنے ایک صحابی کے پاس اسوقت تشریف لے گئے جبکہ وہ موت کی دہشت ناک حالت کو دیکھ کر رو رہا تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ اے بندۂ خدا تو موت سے اس لئے خوف کھا رہا ہے کہ تو اسکی حقیقت سے واقف نہیں ہے اس بابت تیری کیا رائے ہیکہ جب تیرا لباس میلا ہوجاتا ہے اور تجھے نجاست وکثافت سے تکلیف محسوس ہونے لگے، گندگی کی وجہ زخم

اور خارش میں مبتلا ہو جائے اور اس بات کا علم بھی نہ ہو کہ حمام میں غسل کرنے سے ان تمام مصیبتوں سے نجات مل جائیگی کیا تو اسوقت حمام کرنے سے کراہت کریگا اور اپنے امراض کو دفع کرنے غسل نہ کریگا۔ عرض کیا کہ فرزند رسولؐ ضرور غسل کروں گا حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ موت اسی غسل کی مانند ہے تیرے گناہوں سے جو باقی رہ گیا ہے ان سے نجات پانے اور اپنی اعمالیوں سے پاک ہونے کا یہی آخری وقت ہے تو جب موت کے گھاٹ اتر کر اس کے پار ہو جائے گا تجھے ہر رنج والم اور مصیبت وغم سے نجات مل جائیگی اور اس کے عوض ہر طرح کی خوشی اور راحت نصیب ہوگی۔

۹۔ امام حسن عسکری علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ موت کیا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ موت سے مراد ان چیزوں کی تصدیق کرنا ہے جو ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوئیں۔ جب مومن مرتا ہے تو وہ مردہ نہیں ہوتا بلکہ کافر مرنے کے بعد میّت ہوتا ہے جیسا کہ کلام الہٰی میں مذکور ہے کہ وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے یعنی مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے پیدا کرتا ہے۔

حضرتؑ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسالت مآب کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ موت مجھے ناپسند ہے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ آیا تیرے پاس کچھ مال و دولت ہے۔ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ تو اپنی زندگی میں کیا تو اس مال کو اپنی زندگی میں راہ خدا میں خرچ کر کے آگے بھیجا بھی ہے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ اسی لئے تجھے موت پسند نہیں ہے

فلسفہ موت وحیات

فلسفہ موت وحیات کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ :۔

"ما للانسان و للتکبر اوّلہ نطفۃ و آخرہ جیفۃ۔ لا یملک لنفسہ ضرّاً ولا نفعاً ولا موتاً ولا حیواۃً ولا نشوراً"

انسان کو تکبر سے کیا تعلق ہے جس کی ابتدا ایک گندہ نطفہ اور انتہا مردار ہے۔ وہ اس قدر کمزور و ناتوان ہے کہ نہ اپنی موت کا مالک اور نہ اپنی حیات کا اور نہ اپنے نفع ونقصان کا مالک*

سوال وجواب قبر | حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا :

ولو انا اذا متنا ترکنا لکان الموت راحۃ کل شیئ و لکنا اذا متنا بعثنا و نسئل بعدہ عن کل شیئ ؛

سوال وجواب قبر | حضرتؑ نے فرمایا کہ :۔

اگر ایسا ہوتا کہ مرنے کے بعد ہمکو آزاد چھوڑ دیا جاتا تو پھر موت ہر زندہ آدمی کیلئے باعث راحت ہو جاتی لیکن جب ہم مر جائینگے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اسکے بعد ہم سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا جائیگا۔

بعد الموت | حضرتؑ نے فرمایا کہ :

" یا عباد اللہ ما بعد الموت لمن لا یغفر لہ اشد من الموت ... القبر فاحذروا ضیقہ

موت کے بعد | بندگان خدا جس کو معاف نہیں کیا جائیگا موت کے بعد کا زمانہ موت سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔ قبر کی تنگی اور ظلمت سے ڈرو۔ تحقیق قبر میں

پہلی مصلحت : سلسلہ موت وحیات کی پہلی اور اہم مصلحت قدرت کے اس ارشاد سے واضح ہوتی ہے "ھو الذی خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم

(باقی بر صفحہ آئندہ)

جنت کی بشارت دے کر چلے جاتے ہیں اور جسم سے روح نکال لی جاتی ہے۔ مومنین کی روحیں وادی سلام بھیج دی جاتی ہیں جہاں وہ عیش و آرام کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ نصاب، خوارج اور کفار و مشرکین کی روحیں وادی برہوت (جو یمن میں ہے) میں مبتلائے عذاب و عقاب رہتی ہیں۔

امام محمد باقر و جعفر صادق علیہم السلام نے فرمایا کہ قبر میں سوال نہیں کیا جائیگا مگر اسی سے جو خالص مومن ہو یا خالص کافر۔ راوی نے عرض کیا کہ دوسروں کے متعلق کیا ہوگا فرمایا کہ انھیں بالکل مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔

(بحار ج ٣، اصول کافی)

فشار قبر: سوال و جواب کے بعد فشار کا مرحلہ ہے۔ اصول کافی میں مرقوم ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آیا کوئی شخص فشار قبر سے محفوظ بھی رہیگا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ کس قدر کم ہیں وہ لوگ جو اس سے بچ سکیں گے۔

(اصول کافی)

قرب خدا کیلئے دعا

حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اس دعا کی مداومت کریں۔

اللّٰھمّ نوّر ظاھری بطاعتک و باطنی بمحبّتک و قلبی بمعرفتک و روحی بمشاھدتک و سرّی باستقلال اتصال حضرتک یا ذا الجلال و الاکرام اللّٰھمّ اجعل قلبی نوراً و سمعی نوراً و بصری نوراً و لسانی نوراً و یدیّ نوراً و رجلیّ نوراً و جمیع جوارحی نوراً۔ یا نور الانوار اللّٰھمّ ارنا الاشیاء کما ھی۔ اللّٰھمّ کن وجھتی فی کلّ وجھۃ و مقصدی فی کلّ قصد و غایتی فی کلّ سعی و ملجائی و ملاذی فی کلّ شدّۃ و ھمّ و وکیلی فی کلّ امر و تولّنی تولّی عنایۃ و محبّۃ فی کلّ حال۔

(بحر المعارف)

عبودیت و اسرار ربوبیت

حضرت امیر المومنین نے فرمایا:

"العقل لمراسم العبودیۃ لا لادراک سرّ الربوبیۃ"

عقل انسان بندگی کے لئے ہے نہ کہ اسرار ربوبیت کے ادراک کے لئے۔

(")

صنکہٗ وظلمتہ ان القبر یقول کل یوم انا بیت الغربۃ انا بیت التراب انا بیت الوحشۃ انا بیت الدود والھوام والقبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفرۃ النار

(نہج البلاغہ)

یعنی تنگی کہ میں تنہائی اور مٹی کا مکان ہوں۔ میں وحشت کا مکان ہوں میں کیڑوں کا مکان ہوں میں حشرات الارض یعنی سانپ اور بچھوؤں کا مکان ہوں۔ و نیز قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ)

احسن عملاً (ملک) یعنی خدا نے موت و حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ یہ معلوم ہو کہ تم میں سے زیادہ اچھے کام کرنے والا کون ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" (حجرات) یعنی اللہ کے پاس سب سے زیادہ کرم وہی ہے جو سب سے زیادہ ڈرتا ہے۔

دوسری مصلحت: امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ "خط الموت علیٰ ابن آدم کما خط القلادۃ علیٰ جید الفتاۃ" یعنی فرزند آدم کے لئے موت اسی طرح باعث زیب و زینت ہے جس طرح ایک ہار کسی نوجوان لڑکی کی زینت ہوتا ہے۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ موت انسان کے لئے بمنزلہ زیور کے ہے جس کے بغیر اس کا حسن و جمال نکھرتا ہی نہیں

تیسری مصلحت: اگر سلسلہ موت نہ ہوتا تو دنیا میں جو چہل پہل اور رعنائی و دلربائی موجود ہے ختم ہو کر رہ جاتی۔ یہ سب اس جذبہ کا نتیجہ ہے کہ ہر انسان کو مرنے کا یقین ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ اسے جو کچھ یہاں کرنا ہے اسے جلد سرانجام دے لے معلوم نہیں کب فرشتہ اجل کی نظر اس پر پڑتی ہے

چوتھی مصلحت: موت سے انسان کو اپنے مقصد خلقت یعنی "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" کی تکمیل میں کافی مدد ملتی ہے اور کبر و نخوت اور حرص و ہوس جیسے صفات رذیلہ کے دور کرنے میں بہت اعانت حاصل ہوتی ہے اور طلسم کبر و نخوت ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی خدائی کا دعویٰ کرنے والے پیدا ہوئے اور اپنے انجام کو پہونچ گئے ـــــــ

عالم برزخ ائمہ طاہرینؑ نے عالم برزخ سے بہت ڈرایا ہے جو موت کے وقت سے قیامت کے روز تک ہوتا ہے۔ اس کے شدائد سے نجات حاصل کرنے ذخیرۂ اعمال کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "واللہ ما اخاف علیکم الا البرزخ فاما اذا صار الامر الینا فنحن اولیٰ بکم" یعنی خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق جس قدر خوف و ہراس ہے وہ عالم برزخ کے متعلق ہے لیکن جب قیامت کا روز ہوگا اور معاملہ ہمارے ہاتھ میں ہوگا اس وقت ہم تمھاری شفاعت کرنے کے سبب سب سے زیادہ حقدار ہیں۔ (حق الیقین)

ائمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب انسان کی روح قبض ہوتی ہے وہ میّت کے ساتھ ساتھ رہتی ہے۔ میّت کو دفن کرنے کے بعد روح کو دوبارہ اس کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے اور دو فرشتے منکر و نکیر جو نہایت ڈراونی اور ہولناک صورت رکھتے ہیں اور ان کی آواز بھی بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے قبر میں داخل ہوتے ہیں بعض روایات میں ہے کہ مومن کی قبر میں جو دو فرشتے داخل ہوتے ہیں ان کا نام مبشر و بشیر ہے جو نہایت خوبصورت اور خوش آواز ہوتے ہیں جو ان کے سوالات کے صحیح جوابات دے دے اس کو

مناجات

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ یَوْمَ لَا
یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ
سَلِیْمٍ وَاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ
عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ
سَبِیْلًا وَاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ یَوْمَ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
بِسِیْمَاهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ وَ
اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ یَوْمَ لَا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ
وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْئًا اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ وَاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ
مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ
وَاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ
شَیْئًا وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ وَاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ یَوْمَ
یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ
وَبَنِیْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ
وَاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ یَوْمَ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ
مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ
وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُؤْوِیْهِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
ثُمَّ یُنْجِیْهِ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰی نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی
مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْمَوْلٰی وَاَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ
یَرْحَمُ الْعَبْدَ اِلَّا الْمَوْلٰی، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ
الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَمْلُوْكَ
اِلَّا الْمَالِكُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ
وَاَنَا الذَّلِیْلُ وَهَلْ یَرْحَمُ الذَّلِیْلَ اِلَّا الْعَزِیْزُ
مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ

خداوندا تجھ سے اُس روز کے لئے امان چاہتا ہوں جس روز نہ مال ہی فائدہ پہونچا سکتا ہے اور نہ اولاد سوائے اس کے جس کو اللہ نے قلب سلیم عطا کیا ہو اور اس روز کیلئے امان چاہتا ہوں جس روز ظالم یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کو کاٹیگا کہ کاش میں رسولؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا اور اس روز کیلئے امان چاہتا ہوں جس روز مجرمین انکی پیشانیوں سے پہچانے جائیں گے اور پیشانی کے بالوں اور پیروں سے پکڑے جائیں گے اور میں تجھ سے اس روز کے لئے امان چاہتا ہوں جس روز نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کا عوض بنے گا اور نہ کوئی مولود اپنے باپ کا کسی بات میں بھی جزا دلانے والا ہوگا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور میں اس روز کیلئے تجھ سے امان چاہتا ہوں جس روز ظالمین کی معذرت انہیں کوئی فائدہ نہ پہونچائیگی ان پر لعنت کیجائیگی اور انہیں برا ٹھکانہ ملیگا اور میں تجھ سے اس روز کیلئے امان چاہتا ہوں جس روز کوئی شخص کسی کیلئے کسی چیز کا مالک نہ ہوگا اُس روز صرف امر خدا ہوگا اور میں تجھ سے اس روز کیلئے امان چاہتا ہوں جس روز کوئی شخص اپنے بھائی، باپ، ماں، بیوی اور بچوں سے ہر امر میں دوری اختیار کریگا اس روز کسی کے کسی معاملہ کی پرواہ نہ کریگا اور میں تجھ سے اس روز کیلئے امان چاہتا ہوں جس روز کوئی مجرم چاہیگا کہ اسکے عذاب کے عوض اسکی اولاد، بیوی، بھائی اور دودھ چھڑائے ہوئے بچہ سے فدیہ قبول کرلے و نیز ان سے جو روئے زمین پر ہیں اور اُسے نجات دیدے مگر یہ ہرگز نہ ہوگا

اے میرے مولا اے میرے آقا تو مولا ہے اور میں تیرا غلام ہوں۔ غلام پر کون رحم کرسکتا ہے سوائے مولا کے۔ میرے مولا میرے آقا تو مالک ہے اور میں مملوک ہوں مملوک پر سوائے مالک کے کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا و میرے مالک تو عزت والا ہے اور میں ذلیل ہوں۔ ذلیل پر سوائے عزیز کے کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا و میرے آقا تو خالق ہے اور میں مخلوق ہوں۔ مخلوق پر سوائے خالق کے کون رحم کرسکتا

وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَخْلُوْقَ اِلَّا الْخَالِقُ، مَوْلَایَ
یَامَوْلَایَ اَنْتَ الْعَظِیْمُ وَاَنَا الْحَقِیْرُ وَهَلْ یَرْحَمُ
الْحَقِیْرَ اِلَّا الْعَظِیْمُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ
الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ وَهَلْ یَرْحَمُ الضَّعِیْفَ
اِلَّا الْقَوِیُّ مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا
الْفَقِیْرُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْفَقِیْرَ اِلَّا الْغَنِیُّ، مَوْلَایَ
یَامَوْلَایَ اَنْتَ الْمُعْطِیْ وَاَنَا السَّائِلُ وَهَلْ یَرْحَمُ
السَّائِلَ اِلَّا الْمُعْطِیْ، مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ اَنْتَ
الْحَیُّ وَاَنَا الْمَیِّتُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَیِّتَ اِلَّا الْحَیُّ
مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ اَنْتَ الْبَاقِیْ وَاَنَا الْفَانِیْ وَ
هَلْ یَرْحَمُ الْفَانِیْ اِلَّا الْبَاقِیْ، مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ
اَنْتَ الدَّائِمُ وَاَنَا الزَّائِلُ وَهَلْ یَرْحَمُ الزَّائِلَ
اِلَّا الدَّائِمُ، مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ اَنْتَ الرَّازِقُ
وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَرْزُوْقَ اِلَّا الرَّازِقُ
مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ اَنْتَ الْجَوَادُ وَاَنَا الْبَخِیْلُ وَهَلْ
یَرْحَمُ الْبَخِیْلَ اِلَّا الْجَوَادُ، مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ
اَنْتَ الْمُعَافِیْ وَاَنَا الْمُبْتَلٰی وَهَلْ یَرْحَمُ الْمُبْتَلٰی
اِلَّا الْمُعَافِیْ مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ اَنْتَ الْکَبِیْرُ وَاَنَا
الصَّغِیْرُ وَهَلْ یَرْحَمُ الصَّغِیْرَ اِلَّا الْکَبِیْرُ، مَوْلَایَ
یَامَوْلَایَ اَنْتَ الْهَادِیْ وَاَنَا الضَّالُّ وَهَلْ یَرْحَمُ
الضَّالَّ اِلَّا الْهَادِیْ مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ
وَاَنَا الْمَرْحُوْمُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَرْحُوْمَ اِلَّا الرَّحْمٰنُ
مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ اَنْتَ السُّلْطَانُ وَاَنَا الْمُمْتَحَنُ
وَهَلْ یَرْحَمُ الْمُمْتَحَنَ اِلَّا السُّلْطَانُ، مَوْلَایَ
یَامَوْلَایَ اَنْتَ الدَّلِیْلُ وَاَنَا الْمُتَحَیِّرُ وَهَلْ
یَرْحَمُ الْمُتَحَیِّرَ اِلَّا الدَّلِیْلُ، مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ

ہے میرے مولا واے میرے آقا تو عظیم ہے اور میں
حقیر ہوں حقیر پر سوائے عظیم کے کون رحم کر سکتا ہے۔
میرے مولا واے میرے آقا تو طاقتور ہے اور میں کمزور ہوں
کمزور پہ سوائے قوی کے کون رحم کر سکتا ہے۔ میرے مولا و میرے
مالک تو غنی ہے اور میں فقیر ہوں۔ فقیر پر سوائے غنی کے کون رحم
کر سکتا ہے۔ میرے مولا واے میرے آقا تو عطا کرنے والا ہے
اور میں سائل ہوں۔ سائل پہ سوائے عطا کرنے والے کے کون
رحم کر سکتا ہے۔ میرے مولا و میرے آقا تو زندہ ہے اور
میں مردہ ہوں میت پر سوائے زندہ کے کون رحم کر سکتا ہے
میرے مولا و میرے آقا تو باقی ہے اور میں فانی ہوں۔ فانی پا
سوائے باقی کے کون رحم کر سکتا ہے۔ میرے مولا واے میرے
آقا تو زندہ جاوید ہے اور میں زوال پذیر ہوں۔ زائل پر
سوائے دائم کے کون رحم کر سکتا ہے۔ میرے مولا اے میرے آقا
تو رازق ہے اور میں مرزوق ہوں۔ مرزوق پر سوائے رازق کے کون رحم
کر سکتا ہے میرے مولا واے میرے آقا تو بہت بڑا سخی ہے اور میں بخیل ہوں
بخیل پر سوائے سخی کے کون رحم کر سکتا ہے۔ میرے مولا واے
میرے آقا تو معاف کرنے والا ہے اور میں بلا میں پھنسا ہوا ہوں
سوائے معاف کرنے والے کے مبتلا پر کون رحم کر سکتا ہے۔ اے میرے مولا و میرے
آقا تو بہت بڑا ہے اور میں بہت چھوٹا ہوں چھوٹے پر سوائے بڑے کے
کون رحم کر سکتا ہے۔ میرے مولا و میرے آقا تو ہادی ہے اور میں گمراہ ہوں
ہادی کے سوائے کون گمراہ پر رحم کر سکتا ہے۔ اے میرے مولا آقا تو صاحب
قدرت ہے اور میں امتحان دینے والا۔ سوائے سلطان کے کون
ممتحن پر رحم کر سکتا ہے۔ اے میرے مولا و میرے آقا تو رہبر
ہے اور میں حیران ہوں سوائے رہبر کے کون متحیر پر رحم کر سکتا
ہے میرے مولا و میرے آقا تو معاف کرنے والا ہے اور میں گناہگار
ہوں ایک گنہگار پر سوائے غفور کے کون رحم کر سکتا

اَنْتَ الْغَفُوْرُ وَ اَنَا الْمُذْنِبُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُذْنِبَ اِلَّا الْغَفُوْرُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْغَالِبُ وَ اَنَا الْمَغْلُوْبُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَغْلُوْبَ اِلَّا الْغَالِبُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّبُّ وَ اَنَا الْمَرْبُوْبُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَرْبُوْبَ اِلَّا الرَّبُّ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْمُتَكَبِّرُ وَ اَنَا الْخَاشِعُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْخَاشِعَ اِلَّا الْمُتَكَبِّرُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اِرْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَ اَرْضَ عَنِّیْ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَ فَضْلِكَ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ وَالطَّوْلِ وَ الْاِمْتِنَانِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

ہے۔
اے مولا و آقا تو غالب ہے اور میں مغلوب ہوں۔ مغلوب پر سوائے غالب کے کون رحم کرسکتا ہے اے میرے مولا و آقا تو پالنے والا ہے اور میں پلنے والا ہوں سوائے رب کے کون مربوب پر رحم کرسکتا ہے۔ اے میرے مولا و اے میرے آقا تو متکبّر ہے اور میں عاجزی کرنیوالا ہوں ایک خاشع پر سوائے صاحب کبر کے کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا اے میرے مولا تیری رحمت کا واسطہ مجھ پر رحم فرما تیرے جود و کرم اور فضل کا واسطہ اے صاحب بخشش و احسان و صاحب منت و رحمت مجھ سے راضی ہو جا۔

اجابتِ دُعا کیلئے ۱۹ کلمات

ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر المومنینؑ نے رسول اللہؐ سے کچھ سوال کیا۔ اور رسول اللہؐ نے جواباً فرمایا کہ اے علیؑ اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ میرے پاس کم و بیش کا سوال نہیں ہے البتہ میں تمہیں ایک بات بتلاتا ہوں جو جبرئیل نے نازل ہو کر کہا کہ اے محمدؐ خدائے عز و جل کی جانب سے آپ کے لئے ایک ہدیہ لایا ہوں جس سے خدا نے آپ کو مکرم فرمایا ہے اور آپ سے قبل کسی پیغمبر کو یہ عطا نہ فرمایا تھا وہ انیس کلمات ہیں جن کے ذریعہ کوئی دل سوختہ اور گرفتارِ غم و اندوہ چوری و آتش زدگی سے پریشان، اور حاکم و بادشاہ سے خوف زدہ دعا کرے تو خداوند عالم اسکی مشکلوں کو آسان کر دیتا ہے۔ ان انیس۱۹ کلمات میں سے چار اسرافیل کی پیشانی پر، چار میکائیل کی پیشانی پر چار جبرئیل کی پیشانی پر اور چار عرش کے اطراف لکھے ہوئے ہیں اور تین اس جگہ لکھے ہوئے ہیں جہاں خدا نے چاہا۔

رسول اللہ نے فرمایا کہ اس طرح کہو۔

"یَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ وَیَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ وَیَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهٗ وَیَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهٗ وَیَا غِیَاثَ مَنْ لَا غِیَاثَ لَهٗ وَیَا كَرِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ الْبَلَاءِ وَیَا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ وَیَا عَوْنَ الضُّعَفَاءِ وَیَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی وَیَا مُنْجِیَ الْهَلْكٰی یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ وَیَا مُفْضِلُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَكَ

سَوَادَ اللَّیْلِ وَنُوْرَ النَّهَارِ وَضَوْءِ الْقَمَرِ وَشُعَاعِ الشَّمْسِ وَدَوِیِّ الْمَاءِ وَحَفِیْفَ الشَّجَرِ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ"

پھر کہیں خداوندا میری یہ حاجت بر لا۔ اس کے بعد اپنی جگہ سے نہ اٹھو گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری دعا مستجاب ہو جائے گی۔ (کتاب الخصال ج۔٢ صد٢٨٦) دعا کرنے والا ان شرائط کی پابندی کرے۔ غیر شرعی امور کیلئے یہ دعا نہ کی جائے۔ تقویٰ اور صوم صلوٰۃ کی پابندی لازمی ہے سفیہ و نا اہل کو نہ بتائی جائے۔

امراض قلب

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب کہ لوگ بہت زیادہ امراض قلب میں مبتلا ہوں گے۔ میرے محب اگر ان سے محفوظ رہنا چاہیں تو نماز فجر اور مغرب کے بعد اول و آخر تین تین مرتبہ درود کے ساتھ یہ دعا پڑھ لیں اور اسکی مداومت کریں۔

" یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ "

زیادتی رزق کیلئے

حضرت نے فرمایا کہ روزی کی زیادتی کے لئے سوتے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تحصیل بہشت

حضرت نے فرمایا کہ آدمی کو چاہیئے کہ جب تک خدا سے بہشت کی تحصیل اور دوزخ سے پناہ اور حور العین سے تزویج کا سوال اس طرح نہ کرلے نماز سے فارغ نہ ہو۔

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِی الْحُوْرَ الْعِیْنَ " (مفاتیح)

---

۷۰ فضائل علیؑ از زبان علیؑ و نبیؐ

مکحول سے روایت ہے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ حافظین اصحاب پیغمبرؐ جانتے ہیں کہ ان میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی فضیلت رکھتا ہو مگر یہ کہ میں اسکے ساتھ شریک ہوں اور اس پر برتری رکھتا ہوں مگر میں ایسی ستر منقبتیں رکھتا ہوں کہ انمیں سے کوئی شخص بھی ان میں شریک نہیں۔

مکحول :- یا امیر المومنین مجھے ان سے آگاہ فرمایئے۔

امیر المومنینؑ :- (۱) اول منقبة انی لم اشرك بالله طرفة عین ولم اعبد اللات والعزی

(۱) میں نے ایک چشم زدن کے لئے بھی خدا کے ساتھ شرک نہ کیا اور لات و عزیٰ کی پرستش نہ کی۔

(۲) انی لم اشرب الخمر قط۔

(۲) میں نے کبھی شراب نہیں پی۔

(۳) ان رسول الله استوهبنی من ابی فی صبائی فکنت اکیله وشریبه ومونسه ومحدثه۔

(۳) میرے بچپن ہی میں رسول خدا نے میرے پدر بزرگوار سے میری نگہداری کی خواہش کی تھی اور میں ہمیشہ ہمیشہ آنحضرتؐ کا ہم خوراک مونس اور مورث رہا۔

(۴) انی اول الناس ایماناً واسلاماً

(۴) ایمان و اسلام میں میں سب سے اول رہتا تھا۔

(۵) ان رسول الله قال یا علیؑ انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی۔

(۵) رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علی میرے ساتھ تمہاری نسبت اسی منزلت پر ہے جیسی ہارون کو موسیٰ سے تھی سوا اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(۶) انی کنت اخر الناس عهداً برسول الله فی حفرته۔

(۶) میں آخری آدمی تھا جو رسول خدا کو قبر میں اتارنے کے بعد ان سے جدا ہوا۔

(۷) ان رسول الله انا منی علی فراشه حیث ذهب الی الغار وسجانی ببردة فلما جاء المشرکون ظنونی محمداً فایقظونی وقالوا ما فعل صاحبك فقلت ذهب فی حاجته فقالوا لو کان هرب

(۷) جب رسول اللہ غار ثور تشریف لیگئے مجھے اپنے بستر پر سلایا تھا اور اپنی چادر مجھے اڑھائی تھی پھر جب مشرکین نے انکے مکان کو گھیر لیا تھا گمان کیا تھا کہ میں محمدؐ ہوں پس انہوں نے مجھے بیدار کیا اور پوچھا کہ تمہارا صاحب کہاں گیا میں نے کہا کہ کسی کام سے گیا ہوگا پس انہوں نے کہا کہ اگر وہ بھاگ گئے ہیں تو یہ

لهرب هذا معه.

(٨) فان رسول الله علمنى الف باب من العلم يفتح كل باب الف ولم يعلم ذلك احد غيرى.

(٩) فان رسول الله قال لى يا علىّ اذا حشر الله الاولين والآخرين نصب لى منبر فوق منابر الوصيين فترتقى عليه.

(١٠) فانى سمعت رسول الله يقول يا علىّ لا اعطى فى القيامة شيئًا الا سالت لك مثله.

(١١) فانى سمعت رسول الله يقول يا علىّ انت اخى وانا اخوك يدك فى يدى حتى تدخل الجنة.

(١٢) فانى سمعت رسول الله يقول يا علىّ مثلك فى امتى كمثل سفينة نوح من ركبها نجى ومن تخلف عنها غرق.

(١٣) فان رسول الله عممنى بعمامة نفسه بيده ودعالى بدعوات النصر على اعداء الله فهزمتهم باذن الله عز وجل.

(١٤) فان رسول الله امرنى ان امسح يدى على ضرع شاة قد يبس ضرعها فقلت يا رسول الله بل امسح انت فقال يا على فعلك فعلى فمسحت عليها يدى فدر على من لبنها فسقيت رسول الله شربة ثم اتت عجوز

علی بھی ان کے ہمراہ بھاگ گئے ہوتے۔

(۸) رسول خدا نے علم کے ہزار باب مجھے تعلیم دی اور ہر باب سے مجھ پر ہزار باب کھل گئے۔ ان میں سے ایک باب کا علم بھی میرے سوا نے کوئی نہیں جانتا۔

(۹) رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علی جب خداوند عالم اولین و آخرین کو محشور کریگا میرے لئے ایک منبر نصب کریگا جو تمام اوصیاء کے منبروں سے برتر ہوگا اور تم اس منبر پر رونق افروز ہوگے۔

(۱۰) میں نے رسول خدا کو کہتے سنا ہے کہ یا علی قیامت کے روز مجھے کوئی چیز عطا نہ ہوگی مگر یہ کہ اس کے مثل کیلئے میں تمہارے لئے پہلے ہی سوال کرچکا ہوں گا۔

(۱۱) میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ یا علی تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں رہے گا حتی کہ بہشت میں داخل ہو جائیں۔

(۱۲) میں نے رسول اللہ سے سنا ہے حضرت نے فرمایا کہ یا علی میری امت میں تم نوح کی کشتی کیطرح ہو کہ جس نے اسمیں سوار ہوا نجات پائی اور جس نے اس سے تخلف کیا غرق ہوا۔

(۱۳) رسول نے اپنا عمامہ اپنے دست مبارک سے میرے سر پر باندھا اور میرے لئے دعا کی کہ دشمنان خدا پر مجھے کامیابی حاصل ہو پس میں نے حکم خدا سے انہیں شکست دی۔

(۱۴) رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ بکری کے خشک شدہ پستان پر ہاتھ پھیروں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بلکہ آپ ہی مس کریں فرمایا کہ اے علی تمہارا فعل میرا فعل ہے پس میں نے ہاتھ پھیرا اسکے ساتھ ہی وہ دودھ دینے لگی اور اس سے میں نے رسول اللہ کو سیراب کیا پھر ایک ضعیفہ آئی اور تشنگی کی شکایت کرنے لگی اور میں نے

فشكت الظماء فسقيتها فقال رسول الله اني سألت الله عز وجل ان يبارك لي في يدك ففعل۔

اسے بھی سیراب کیا پس رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے خداوند عزوجل سے درخواست کی تھی کہ میری وجہ تمہارے ہاتھ میں برکت دے اور اس نے قبول فرمایا۔

(۱۵) فان رسول الله اوصى الي وقال يا علي لا يلي غسلي غيرك ولا يواري عورتي غيرك فانه ان رأى احد عورتي غيرك تفقأت عيناه فقلت له كيف لي بتقليبك يا رسول الله فقال انك ستعان فوالله ما اردت ان اقلب عضوا من اعضائه الا قلب لي۔

(۱۵) تحقیق کہ رسول اللہ نے مجھے اپنا وصی بنایا اور فرمایا اے علی تمہارے سوائے نہ مجھے کوئی غسل دیگا اور نہ میری شرمگاہ پر نظر ڈال سکے گا اگر تمہارے سوا کوئی اور میری شرمگاہ پر نظر ڈالیگا اسکی آنکھیں حلقوں سے باہر نکل جائینگی۔ میں نے عرض کیا کہ میں تنہا آپ کو کسطرح پلٹا سکوں گا فرمایا کہ تمہاری غیب سے مدد کیجائیگی خدا کی قسم جوں ہی تم چاہو گے کہ کسی عضو کو پلٹائیں وہ خود پلٹ جائے گا

(۱۶) فاني اردت ان اجرده فنوديت يا وصي محمد لا تجرده فغسلته والقميص عليه فلا والله الذي اكرمه بالنبوة وخصه بالرسالة ما رايت له عورة خصني الله بذلك من بين اصحابه۔

(۱۶) جب میں نے چاہا کہ حضرت کے کپڑے اتاروں آواز آئی کہ اے محمد کے وصی ان کے کپڑے نہ اتارو پس میں نے قمیص رکھتے ہوئے غسل دیا اس خدا کی قسم جس نے حضرت کو نبوت سے مکرم کیا اور رسالت سے مخصوص کیا میں نے انکی شرمگاہ نہ دیکھی خدا نے آنحضرت کے اصحاب کے درمیان مجھے اس شرافت سے مخصوص فرمایا۔

(۱۷) فان الله عز وجل زوجني فاطمة وقد كان خطبها ابوبكر وعمر فزوجني الله من فوق سبع سماواته فقال رسول الله هنيأ لك يا علي فان الله عز وجل قد زوجك فاطمة سيدة نساء اهل الجنة وهي بضعة مني فقلت يا رسول الله اولست منك فقال بلى يا علي انت مني وانا منك كيميني من شمالي لا استغني عنك في الدنيا والآخرة۔

(۱۷) ابوبکر اور عمر نے فاطمہؑ کی خواستگاری کی تھی مگر خداوند تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر ان کی مجھ سے تزویج کردی تھی پس رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علی تم کو مبارک ہو کہ خدائے عزوجل نے فاطمہؑ کی جو زنان جنت کی سردار ہے اور میری پارۂ جگر ہے تم سے تزویج کی میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ سے نہیں ہوں؟ فرمایا کہ ہاں یا علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں جیسا کہ دایاں اور بایاں ہاتھ میں دنیا و آخرت میں تم سے مستغنی نہیں ہوں۔

(۱۸) فان رسول الله قال یا علیؑ انت صاحب لواء الحمد فی الآخرة وانت یوم القیمة اقرب الخلائق منی مجلساً یبسط لی و یبسط لك فاكون فی زمرة النبیین وتكون فی زمرة الوصیین ویوضع علی راسك تاج النور و اكلیل الكرامة یحف بك سبعون الف ملك حتی یفرغ الله عزوجل من حساب الخلایق۔

(۱۸) رسول خدا نے فرمایا "یا علی آخرت میں پرچم حمد کے ہوگے اور قیامت کے روز تم مجھ سے تمام مخلوق سے زیادہ قریب بیٹھو گے ایک مسند میرے لئے بچھائی جائے گی اور ایک تمہارے لئے۔ میں پیغمبروں کے گروہ میں رہوں گا اور تم وصیوں کے گروہ میں۔ تمہارے سر پر نور اور جواہرات سے مرصع تاج رکھا جائے گا اور ستر ہزار فرشتے تمہیں گھیرے رہیں گے جب تک کہ خداوند تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ نہ ہو جائے۔

(۱۹) فان رسول الله قال لی ستقاتل الناكثین والقاسطین والمارقین فمن قاتلك منهم فان لكل رجل منهم شفاعة فی مائة الف من شیعتك فقلت یا رسول الله فمن الناكثون قال طلحة والزبیر سیبایعانك بالحجاز و ینكثانك بالعراق فاذا فعلا ذلك فحاربهما فان فی قتالهما طهارة لاهل الارض، قلت فمن القاسطون؟ قال معاویة و اصحابه قلت فمن المارقون؟ قال اصحاب ذی الثدیة وهم یمرقون من الدین كما یمرق السهم من الرمیة فاقتلهم فان فی قتالهم فرجاً لاهل الارض و عذاباً معجلا علیهم وذخراً لك عند الله عزوجل یوم القیمة۔

(۱۹) رسول خدا نے مجھ سے فرمایا کہ تم عنقریب ناکثین، قاسطین اور مارقین سے جنگ کرو گے ہر شخص جو تمہاری جانب سے ان سے مقاتلہ کرے گا تمہارے شیعوں میں سے ایک ایک لاکھ آدمیوں کی شفاعت کرے گا میں نے پوچھا یا رسول اللہ ناکثین کون ہیں فرمایا کہ طلحہ و زبیر جو حجاز میں تمہاری بیعت کریں گے اور عراق میں بیعت شکنی کریں گے جب وہ ایسا کریں ان سے جنگ کرنا کیونکہ ان کا قتال زمین کو پاک کر دے گا۔ عرض کیا کہ قاسطین کون ہیں فرمایا معاویہ اور ان کے اصحاب۔ عرض کیا کہ مارقین کون ہیں فرمایا کہ ذی الثدیہ کے اصحاب (یعنی خوارج) وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے پس انہیں قتل کرو اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں اہل زمین کے لئے کشایش ہے اور ان کے لئے فوراً نازل ہونیوالا عذاب ہے اور تمہارے لئے یوم قیامت کیلئے ایک اچھا ذخیرہ ہے۔

(۲۰) فانی سمعت رسول الله یقول لی مثلك فی امتی مثل باب حطة فی بنی اسرائیل فمن دخل فی ولایتك فقد دخل الباب كما امر الله عزوجل۔

(۲۰) میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ حضرت نے میرے لئے فرمایا کہ میری امت میں تمہاری مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کیلئے باب حطہ تھا جو تمہاری ولایت میں داخل ہوا اس دروازہ میں داخل ہوا

(۲۱) فانی سمعت رسول الله يقول انا مدينة
العلم وعلیٌ بابها ولن يدخل المدينة الّا من
بابها ثم قال يا علی انك سترعی ذمتی وتقاتل
علی سنتی و تخالفك امّتی۔

(۲۱) میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں شہر علم ہوں
اور علی اسکا دروازہ ہے شہر میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا مگر اس کے
دروازہ سے پھر فرمایا یا علی تم بہت جلد میرے عہد کی رعایت کروگے
اور میری سنت پر مقاتلہ کروگے اور میری امت تم سے مخالفت کرے گی۔

(۲۲) فانی سمعت رسول الله يقول انّ الله
تبارك وتعالیٰ خلق ابنی الحسنؑ والحسینؑ من
نور القاه اليك والی فاطمهؑ وهما يهتزان
كما يهتز القرطان اذا كان فی الاذنين ونورهما
متضاعف علی نور الشهداء سبعون الف
ضعف يا علیؑ ان الله تبارك وتعالیٰ قد وعدنی
ان يكرمهما كرامة لا يكرم بها احداً ما
خلا النبيين والمرسلين۔

(۲۲) میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ
تبارک وتعالیٰ نے میرے دونوں فرزندوں حسنؑ وحسینؑ کو نور سے
پیدا کیا جو تمہیں اور فاطمہؑ کو القا کیا گیا تھا اور وہ درخشاں ہیں
جیسا کہ کان کے گوشوارے چمکتے ہیں ان کا نور شہداء کے نور
سے ستر ہزار گنا زیادہ ہے۔ یا علی اللہ تعالے نے مجھ سے
وعدہ کیا ہے کہ ان دونوں کو اس قدر گرامی کرے گا
کہ اور کسی کو نہ کیا ہوگا سوائے انبیاء اور
مرسلین کے۔

(۲۳) فان رسول الله اعطانی خاتمه فی
حياته ودرعه ومنطقته وقلدنی سيفه
واصحابه كلهم حضور وعمی العباس حاضر
فخصنی الله منه بذلك دونهم۔

(۲۳) رسول خدا نے اپنی زندگی ہی میں مجھے اپنی ایک
انگشتری اور کمربند وزرہ عطا فرمائی تھی اور اپنی تلوار
میری کمر میں باندھی تھی جب کہ آپکے تمام اصحاب موجود
تھے ونیز میرے چچا عباس بھی حاضر تھے پس خدا نے
اس کرامت سے مجھے مخصوص کیا نہ کہ ان لوگوں کو۔

(۲۴) فان الله عزوجل انزل علی رسوله " يا
ايها الذين آمنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا
بين يدی نجويكم صدقة فكان لی دينار
فبعته بعشرة دراهم فكنت اذا ناجيت رسول
الله اصدق قبل ذلك بدرهم والله ما
فعل هذا احد من اصحابه قبلی ولا بعدی
فانزل الله عزوجل ءاشفقتم ان تقدموا

(۲۴) خداوند عزوجل نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی
"اے وہ لوگو جنہوں نے ایمان لایا جب رسول خدا سے سرگوشی
کرو تو نجویٰ کرنے سے پہلے صدقہ دیدیا کرو" (مجادلہ۱۲)۔ میرے
پاس ایک دینار تھا اسکو میں نے دس درہم میں فروخت
کیا تھا اور جب کبھی رسول اللہ سے سرگوشی کرنا ہوتا تو
اس سے پہلے ہی ایک درہم صدقہ دیدیتا خدا کی قسم اصحاب
میں سے مجھ سے پہلے یا میرے بعد کسی نے بھی یہ کام نہ کیا

بین یدی نجواکم صدقات فاذلم تفعلوا وتاب الله علیکم" الآیة فهل تکون التوبة الا من ذنب کان....

یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تم اس بات سے ڈر گئے کہ اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دیدیا کرو پھر جب تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ نے تمہیں توبہ کی توفیق دی" (مجادلہ ۱۳) آیا توبہ جز گناہ ہے یا کبھی جز گناہ تھا۔

(۲۵) فانی سمعت رسول الله یقول الجنة محرمة علی الانبیاء حتی ادخلها انا وهی محرمة علی الاوصیاء حتی تدخلها انت یا علی ان الله تبارک وتعالی بشرنی فیک ببشری لم یبشر بها نبیا قبلی بشرنی بانک سید الاوصیاء وان ابنیک الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة یوم القیمة۔

(۲۵) میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں تمام انبیاء کا داخلہ حرام ہے اور یہ تمام اوصیاء پر حرام ہے جب تک کہ یا علی تم اس میں داخل نہ ہو جاؤ خدائے تعالیٰ نے تمہارے بارہ میں مجھے یہ خوشخبری سنائی جو میرے قبل کسی پیغمبر کو نہ سنائی تھی۔ مجھے یہ مژدہ سنایا کہ تم تمام اوصیاء کے سردار ہو اور تمہارے دونوں فرزند حسن اور حسین روز قیامت جوانان اہل بہشت کے سردار ہیں۔

(۲۶) فان جعفرا اخی الطیار فی الجنة مع الملائکة المزین بالجناحین من در و یاقوت وزبرجد۔

(۲۶) بتحقیق کہ میرے ہی بھائی جعفر طیار ہیں جو موتی، یاقوت اور زبرجد کے دو پروں سے مزین کئے گئے ہیں اور ملائکہ کے ساتھ جنت میں پرواز کرتے رہتے ہیں۔

(۲۷) نعمی حمزة سید الشهداء

(۲۷) میرے ہی چچا حمزہ سید الشہداء ہیں۔

(۲۸) فان رسول الله قال ان الله تبارک وتعالی وعدنی فیک وعدا لن یخلفه جعلنی نبیا وجعلک وصیا وستلقی من امتی من بعدی مالقی موسی من فرعون فاصبروا احتسب حتی تلقانی اوالی من والاک واعادی من عاداک۔

(۲۸) رسول اللہ نے فرمایا کہ خدائے بزرگ نے تمہارے متعلق مجھے ایسی خوشخبری سنائی ہے کہ جس میں کوئی تخلف نہ ہوگا وہ یہ کہ مجھے نبی قرار دیا اور تمہیں وصی میرے بعد میری امت تم سے وہی سلوک کرے گی جو فرعون نے موسیٰ سے کیا تھا پس تم صبر کرنا اور اس کا حساب خدا پر چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو، میں تمہارے دوستوں کو دوست اور دشمنوں کو دشمن رکھوں گا۔

(۲۹) فانی سمعت رسول الله یقول یا علی انت

(۲۹) میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے کہ یا علی تم حوض کوثر کے

صاحب الحوض لا یملکه غیرك وسیأتیك
قوم فیستسقونك فتقول لا ولا مثل ذرة
فینصرفون مسودة وجوههم و ستَرِد
علیك شیعتی وشیعتك فتقول رِواء
مرویین فیردون مبیضة وجوههم۔

(۳۰) فانی سمعت رسول اللہ یقول تحشر
امتی یوم القیمة علیٰ خمس رایات فاوّل
رایة ترد الحوض رایة فرعون هذه الامة
وهو معاویة والثانیه مع سامری هذه
الامة وهو عمرو بن العاص والثالثة مع
جاثلیق هذه الامة وهو ابو موسیٰ الاشعری
والرابعة مع ابی الاعور السلمی واما الخامسة
فمعك یا علی تحتها المومنون وانت امامهم
ثم یقول اللہ تبارك وتعالی للاربعة ارجعوا
ورائکم فالتمسوا نوراً فضرب بینهم
بسور له باب باطنه فیه الرحمة وهم
شیعتی ومن والانی وقاتل معی الفئة الباغیة
والناکثة عن الصراط وباب الرحمة هم شیعتی
فینادی هؤلاء الم نکن معکم قالوا بلی و
لکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم
وغرتکم الامانی حتیٰ جاء امر اللہ وغرکم
باللہ الغرور فالیوم لا یوخذ منکم فدیة
ولا من الذین کفروا ماویکم النار هی

مالک ہو تمہارے سوائے اس پر اور کسی کا تسلط نہیں ہوگا
ایک گروہ تمہارے پاس آئیگا اور پانی سے سیرابی چاہے گا اور
تم کہو گے نہیں نہیں تمہارے لئے ایک ذرہ برابر بھی پانی
نہیں ہے اور وہ سیاہ روئی کے ساتھ لوٹ جائیں گے
اور پھر میرے اور تمہارے شیعہ وارد ہوں گے تو تم کہو گے
کہ سیراب و سرشار ہو کر واپس ہوں اور وہ سفید چہروں کے
ساتھ واپس ہوں گے۔
(۳۰) میں نے رسول خدا سے سنا ہے حضرت نے فرمایا
کہ میری امت قیامت کے روز پانچ پرچموں کے ساتھ محشور
ہوگی۔ پہلا پرچم جو حوض کوثر پر آئے گا اس امت کے
فرعون کا ہوگا۔ دوسرا اس امت کے سامری کا ہوگا
جو عمرو بن عاص ہے، تیسرا اس امت کے جاثلیق کا ہوگا
وہ ابوموسیٰ اشعری ہوگا اور چوتھا ابوالاعور سلمی
کا ہوگا اور پانچواں یا علی تمہارے ساتھ ہوگا جس کے
تحت مومنین ہوں گے اور تم ان کے امام ہوگے پھر خدا
وند تعالیٰ ان چاروں سے کہیگا کہ لوٹ جائیں اور نور سے
ملتمس ہوں پس ان کے درمیان ایک دیوار حائل
کر دی جائے گی جسمیں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر
رحمت ہوگی کہ وہ میرے شیعہ اور میرے موالی اور میرے
ساتھ باغیہ اور صراط حق و باب رحمت سے ہٹ جانے
والوں سے مقاتلہ کرنیوالے ہوں گے پس وہ لوگ فریاد
کریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے یہ کہیں گے کہ ہاں
لیکن تم نے اپنے نفوس کو فتنہ میں مبتلا کیا دنیا کی آرزو
رکھی اور اس سے دوستی کی اور اپنے دل کو فریب دیا یہاں
تک کہ حکم خدا (موت) آپہونچا اور شیطان نے تمہیں دھوکا دیا

مولاکم وبئس المصیر. ثم ترد امتی و
شیعتی فیروون من حوض محمدؐ وبیدی
عصا عوسج اطرد بها اعدائی طرد غریبة
الابل۔

(٣١) فانی سمعت رسول الله یقول لولا ان
یقول فیک الغالون من امتی ما قالت
النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک
قولا لا تمر بملاء من الناس الا اخذوا التراب
من تحت قدمك يستشفون به۔

(٣٢) فانی سمعت رسول الله يقول ان
الله تبارک وتعالی نصرنی بالرعب فسالته
ان ینصرک بمثله فجعل لک من ذلک
مثل الذی جعل لی۔

(٣٣) فان رسول الله التقم اذنی وعلمنی
ماکان ومایکون الی یوم القیمة فساق
الله عز وجل ذلک لی علی لسان نبیه۔

(٣٤) فان النصاری ادعوا امرا فانزل الله
عز وجل فیه فمن حاجک فیه من بعد ما
جائك من العلم فقل تعالوا ندع ابنائنا و
ابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم
ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین
(آل عمران ٦١) فکانت نفسی نفس رسول الله
والنساء فاطمة والابناء الحسن والحسین ثم

پس آج کے روز نہ تم سے اس کے عوض میں کوئی فدیہ
قابل قبول ہے اور نہ کفار سے۔ اب تمہارا مقام جہنم ہے
اور یہی آگ تمہارا مقام بازگشت ہے اسی کے بعد میرے
شیعہ اور میری امت آئے گی اور حوض محمدؐ سے سیراب ہونگے
میرے ہاتھ عوسج کا عصا ہوگا جس سے میں اپنے دشمنوں
کو اسطرح ہانکوں گا جیسا کہ نادار اونٹ ہانکے جاتے ہیں۔

(٣١) میں نے رسول خدا کو کہتے سنا کہ اگر ایسا نہ ہوتا کہ
میری امت کے غالی وہی کہنے لگتے جو نصاریٰ عیسیٰ
ابن مریمؑ کے بارے میں کہتے ہیں تو میں تمہارے چند فضائل
بیان کرتا تو لوگ تمہارے پیر کے نیچے کی مٹی اپنے
بیماروں کے شفا کیلئے استعمال کرتے۔

(٣٢) میں نے رسول اللہ سے سنا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے دشمنوں کے خوف سے میری نصرت کی۔ میں نے عرض
کیا کہ تمہاری بھی اسی طرح نصرت کرے پس خدا نے
تمہارے لئے بھی وہی قرار دیا جو میرے لئے قرار دیا۔

(٣٣) رسول اللہ نے جو کچھ گذر گیا اور قیامت تک جو ہونے
والا ہے میرے کان میں کہہ دیا خداوند عز وجل نے یہ میرے
لئے پیغمبرؐ کی زبان سے جاری کروا دیا تھا۔

(٣٤) نصاریٰ نے ایک امر کا ادعا کیا تو خداوند تعالیٰ نے
حکم نازل فرمایا کہ تمہارے پاس جو علم ہے اس سے ان سے
بحث کرو اگر وہ بحث کریں تو یہ کہکر مباہلہ کرو کہ ہم لے
آئیں ہمارے بیٹوں کو اور تم لے آؤ تمہارے بیٹوں کو
اور ہم لائیں اپنی عورتوں کو اور تم لاؤ تمہاری عورتوں
کو اور ہم لائیں اپنے نفسوں کو اور تم لاؤ تمہارے نفسوں
کو پھر ہم دعا کریں کہ خدا جھوٹوں پر لعنت قرار دے،،

ند ما القوم فسئلوا رسول الله الا عفاء
فاعفاهم والذی انزل التوریة علی موسیٰ
والفرقان علی محمدؐ لو باهلونا لمسخوا قردة
وخنازیر۔

(۳۵) فان رسول الله وجهنی یوم بدر فقال
أتنی بکف حصیات مجموعة فی مکان واحد
فاخذ تها ثم شممتها فاذا هی طیبة یفوح
منها رائحة المسك فاتیته بها فرمی بها
وجوه المشرکین وتلك الحصیات اربع منها
کن من الفردوس وحصاة من المشرق و
حصاة من المغرب وحصاة من تحت العرش
مع کل حصاة مأة الف ملك مددالنا لم
یکرم الله عزوجل بهذه الفضیلة احد
قبل ولا بعد۔

(۳۶) فانی سمعت رسولؐ الله یقول ویل
لقاتلك فانه اشقیٰ من نمرود ومن عاقر
الناقة وان عرش الرحمٰن لیهتز لقتلك
فابشر یا علی فانت فی زمرة الصدیقین
والشهداء والصالحین۔

(۳۷) فان الله تبارك وتعالیٰ قد خصنی من
بین اصحاب محمدؐ بعلم الناسخ والمنسوخ والمحکم
والمتشابه والخاص والعام وذلك من من الله
به علی وعلیٰ رسوله وقال لی الرسول یا علیؑ

اس موقع پر میرا نفس رسول اللہ کا نفس بنا، عورتوں
میں صرف فاطمہؑ اور بیٹوں میں صرف حسنؑ اور حسینؑ مباہلہ
کیلئے گئے۔ یہ دیکھکر نصاریٰ پشیمان ہوگئے اور رسول خدا
سے معافی چاہی اور رسول خدا نے انہیں معافی دیدی
اسکی قسم جس نے موسیٰ پر تورات اور محمد پر فرقان نازل کی
اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندر اور سور کی شکل میں مسخ ہوجاتے۔
(۳۵) رسول خدا نے روز جنگ بدر مجھے بھیجا اور فرمایا کہ کسی
ایک مقام سے ایک مٹھی بھر ریت لے آؤں میں نے ریت
لی اور سونگھ کر دیکھا کہ اس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی
میں نے پیغمبر کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضرتؐ نے یہ مشرکین
پر پھینک دیا۔ اس ریت میں چار دانے فردوس کے تھے
ایک دانہ مشرق سے اور ایک مغرب سے متعلق تھا اور
ایک زیر عرش سے۔ اس ریت کے ساتھ ایک لاکھ
ملک تھے جو ہماری مدد کے لئے آئے تھے خداوند
عزوجل نے ایسی فضیلت سے اس سے قبل کسی کو مکرم
کیا اور نہ اس کے بعد۔
(۳۶) رسول خدا کو فرماتے سُنا کہ اے علیؑ وائے ہو تمہارے
قاتل پر کہ وہ نمرود سے زیادہ شقی اور ناقہ کو پے کرنیوالے
سے زیادہ بدبخت ہے۔ بتحقیق کہ تمہارے قتل سے عرش
خدائے رحمٰن کو زلزلہ آجائے گا یا علی تمہارے لئے مژدہ
ہے کہ تمہارا شمار صدیقین شہداء اور صالحین میں ہے۔
(۳۷) خداوند تبارک وتعالیٰ نے اصحاب پیغمبر میں سے
مجھے ناسخ ومنسوخ، محکم ومتشابہ، خاص وعام جاننے کے
لئے مخصوص کیا یہ مجھ پر اور اس کے رسول پر اللہ کا احسان
ہے نیز رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا کہ یا علی خداوند عالم

54

ان اللّٰہ عز وجل امرنی ان ادنیك ولا اقصیك واعلمك ولا اجفوك وحق علیّ ان اطیع ربی وحق علیك ان تعی۔

نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے سے نزدیک کروں اور دور نہ ہونے دوں اور تمہیں علم عطا کرتا جاؤں اور تم سے درشتی نہ کروں۔ مجھ پر لازم ہے کہ اپنے پروردگار کی اطاعت کروں اور تم پر لازم ہے کہ حفظ کرتے جائیں۔

(٣٨) فان رسولؐ اللّٰہ بعثنی بعثاً ودعالی بدعوات واطلعنی علی ما یجری بعدہ فحزن لذلك بعض اصحابہ فقال لو قدر محمدؐ ان یجعل ابن عمہ نبیا لجعلہ فشرفنی اللّٰہ عز وجل بالاطلاع علی ذلك علی لسان نبیہ۔

(٣٨) رسول خدا نے مجھے جنگ کیلئے برانگیختہ کیا اور میرے لئے دعا کی اور اپنے بعد واقع ہونے والے امور سے آگاہ کیا اس سے آپ کے بعض اصحاب بہت محزون ہوئے اور کہا کہ اگر محمدؐ کر سکتے تو اپنے چچا کے فرزند کو نبی بنا دیتے۔ اللہ عز وجل نے اپنے نبی کی زبان سے بواسطہ اطلاع اس موضوع پر مجھے سرفراز فرمایا۔

(٣٩) فانی سمعت رسولَ اللّٰہ یقول کذب من زعم انہ یحبنی ویبغض علیاً لا یجتمع حبّی وحبّہ الّا فی قلب مومن ان اللّٰہ عز وجل جعل اهل حبّی وحبّك یا علیّ فی اول زمرۃ السابقین الی الجنۃ وجعل اهل بغضی وبغضك فی اول زمرۃ الضالّین من امتی الی النار۔

(٣٩) میں نے رسول خدا کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہر شخص جو اس گمان میں ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے وہ غلطی پر ہے میری اور اسکی دوستی جمع نہیں ہوگی مگر مومن کے قلب میں۔ بتحقیق کہ خداوند تعالیٰ نے میرے اور تمہارے محبوں کو سابقین کے پہلے گروہ میں قرار دیا جو جنت میں داخل ہوئے اور میرے تمہارے دشمنوں، میری امت کے گمراہوں کے پہلے زمرہ میں قرار دیا جو جہنم میں جائیں گے۔

(٤٠) فان رسول اللّٰہ وجهنی فی بعض الغزوات الی رکی فاذا لیس فیہ ماء فرجعت الیہ فاخبرتہ فقال افیہ طین فقلت نعم فقال ائتنی منہ فاتیت منہ بطین فتکلم فیہ ثم قال القہ فی الرکی فالقیتہ فاذا الماء قد نبع حتی امتلا جوانب الرکی فجئت

(٤٠) بتحقیق کہ رسول اللہ نے ایک غزوہ میں مجھے کنوئیں پہ بھیجا جس میں پانی ہی نہ تھا میں نے واپس ہو کر حضرت کو اطلاع دی۔ حضرت نے پوچھا آیا اسمیں مٹی ہے ؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا کہ اس میں سے تھوڑی مٹی لے آؤ اور میں لے گیا حضرت نے اس مٹی سے کلام کیا اور فرمایا کہ اس مٹی کو کنوئیں میں ڈال دیں اور

الیه فاخبرته فقال لی وفقت یا علی وببرکتک نبع الماء فهذه المنقبة خاصة لی من دون اصحاب النبیؐ۔

میں نے اس کو کنویں میں ڈالدیا۔ اس کے ساتھ ہی پانی جوش مارنے لگا اور کنواں پانی سے بھر گیا۔ میں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اسکی اطلاع دی فرمایا کہ یا علیؑ تمہیں توفیق دی گئی ہے اور تمہاری ہی برکت سے پانی کا چشمہ نکل آیا اصحاب نبیؐ میں یہ منقبت صرف میرے لئے مخصوص ہے۔

(۴۱) فانی سمعت رسول الله یقول ابشر یا علیؑ فان جبرئیل اتانی فقال لی یا محمدؐ ان الله تبارک وتعالی نظر الی اصحابک فوجد ابن عمک و ختنک علی ابنتک فاطمةؑ خیرا صحابک فجعله وصیک والمؤدی عنکؐ

(۴۱) میں نے رسولؐ خدا کو فرماتے سنا کہ اے علیؑ تمہارے لئے مژدہ ہے کہ جبرئیل آئے تھے اور کہا کہ یا محمدؐ خداوند تعالی نے تمہارے اصحاب پر ایک نظر ڈالی اور تمہارے ابن عم اور تمہاری بیٹی فاطمہؑ کے شوہر علیؑ کو سب سے بہتر پایا اور اس کو تمہارا وصی اور تمہاری جانب سے احکام خدا پہونچانے والا قرار دیا۔

(۴۲) فانی سمعت رسول الله یقول ابشر یا علی فان منزلک فی الجنة مواجه منزلی انت معی فی الرفیق الاعلی فی اعلیٰ علیین قلت یا رسول الله وما اعلیٰ علیین۔ فقال قبة من درة بیضاء لها سبعون الف مصراع مسکن لی ولک یا علیؑ۔

(۴۲) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یا علی خوشخبری ہے تمہارے لئے کہ جنت میں تمہاری منزل میری منزل کے برابر ہوگی اور تم بلند آسائش گاہ میں اعلیٰ علیین میں میرے ساتھ رہو گے۔ میں نے سوال کیا کہ یا رسولؐ اللہ اعلیٰ علیین کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ سفید موتی کی ایک گنبد ہے جس کے ستر ہزار دروازے ہیں یا علی یہ میرے اور تمہارے رہنے کیلئے ہے۔

(۴۳) فان رسول الله قال ان الله عز وجل رسخ حبی فی قلوب المومنین وکذلک رسخ حبک یا علی فی قلوب المومنین ورسخ بغضی وبغضک فی قلوب المنافقین فلا یحبک الا مومن تقی ولا یبغضک الا منافق کافر۔

(۴۳) رسول خدا نے فرمایا کہ خدائے عز وجل نے میری محبت مومنین کے قلوب میں راسخ کر دی ہے اور اسی طرح یا علی تمہاری محبت بھی مومنین کے قلوب میں راسخ کر دی ہے اور میری اور تمہاری دشمنی منافقین کے قلوب میں راسخ کر دی ہے پس تم سے سوائے متقی مومن کے کوئی اور محبت نہ کرے گا اور تم سے سوائے منافق و کافر کے کوئی بغض نہ رکھے گا۔

(۴۴) فانی سمعت رسول الله یقول لن یبغضک من العرب الا دعی ولا من العجم الا شقی

(۴۴) رسول خدا نے فرمایا کہ عربوں میں سے تم سے کوئی بغض نہ رکھے گا سوائے حرامزادہ کے اور عجم سے سوائے

ولا من النساء الا سلقلقية

(۴۵) فان رسولُ اللّٰه دعانی وانا ارمد العین
فتفل فی عینی وقال اللّٰھم اجعل حرها فی
بردها وبردها فی حرها فواللّٰه ما اشتکت
فی عینی الی هذه الساعة۔

(۴۶) فان رسول اللّٰه امر اصحابه وعمومته
بسد الابواب وفتح بابی بامر اللّٰه عز و
جل فلیس لاحد منقبة مثل منقبتی۔

(۴۷) فان رسُول اللّٰه امرنی فی وصیته
لی بقضاء دینه وعداته فقلت یا رسول اللّٰه
قد علمت انه لیس عندی مال قال
سیعینك اللّٰه فما اردت امرا من قضاء
دیونه (دینه) وعداته الا یسره اللّٰه
لی حتی قضیت دیونه وعداته فاحصیت
ذلك فبلغ ثمانین الفا وبقی بقیة اوصیت
الحسن ان یقضیها۔

(۴۸) فان رسُولَ اللّٰه اتانی فی منزلی ولم
تکن طعمنا منذ ثلثة ایام فقال یا علیؑ
هل عندك من شیئ فقلت والذی اکرمك
بالکرامة واصطفاك بالرسالة ما طعمت
وزوجتی وابنای منذ ثلثة ایام فقال النبیؐ

شقی کے اور عورتوں میں سے سوائے اس کے جس کا زین
خراب ہو۔
(۴۵) رسولؐ اللہ نے مجھے بلایا جب کہ میری آنکھوں
میں تکلیف تھی آپنا آب دہن میری آنکھوں میں لگایا
اور فرمایا کہ خداوندا اسکی گرمی کو ٹھنڈا کردے اور
اسکی سردی کو گرم کردے خدا کی قسم اس وقت سے
آج تک پھر مجھے آنکھ میں تکلیف نہ ہوئی۔
(۴۶) رسول اللہ نے خدا کے حکم سے اپنے اصحاب اور
اپنے چچاؤں کو حکم دیا کہ اپنے اپنے دروازے بند کرلیں
(جو مسجد کیطرف کھلتے تھے) اور میرے دروازہ کو
٨ خدا کے حکم سے کھلا ہی رہنے دیا۔ میری اس منقبت کے مثل اور کسی
کی منقبت نہیں
(۴۷) رسول خدا نے اپنی وصیت میں مجھے حکم دیا کہ
میں ان کا قرضہ ادا کردوں اور ان کے کئے ہوئے وعدے
پورے کردوں۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں
کہ میرے پاس تو کچھ مال نہیں ہے۔ فرمایا کہ خدا تمہاری
اعانت کرے گا پس جب بھی میں نے ان کا قرض ادا
کرنے کا ارادہ کیا خدا نے یہ مجھ پر آسان کردیا یہاں تک
کہ میں نے ان کا قرض ادا کردیا اور وعدے پورے کر
دیئے اور شمار کیا تو وہ اسی ہزار تک پہونچ گئے تھے
باقی کے لئے میں نے حسنؑ کو وصیت کی کہ ادا کرے۔
(۴۸) رسول خدا ایک مرتبہ میرے مقام پر آئے تین
روز ہوچکے تھے کہ ہم نے کچھ بھی نہ کھایا تھا فرمایا کہ یا علیؑ
آیا تمہارے پاس کچھ ہے میں نے عرض کیا کہ اس کی قسم جس
نے آپ کو مکرم کیا اور رسالت سے گرامی کیا میں میری زوجہ
اور میرے بچوں نے تین روز سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ نبیؐ نے

يا فاطمة ادخلي البيت وانظري هل تجدين شيئاً فقالت خرجت الساعة فقلت يا رسول الله ادخله انا فقال ادخل باسم الله فدخلت فاذا انا بطبق موضوع عليه رطب من تمر وجفنة من ثريد فحملتها الى رسول الله فقال يا علي رأيت الرسول الذي حمل هذا الطعام فقلت نعم فقال صفه لي فقلت من بين احمر واخضر واصفر فقال تلك خطط جناح جبرئيل مكللة بالدر والياقوت فاكلنا من الثريد حتى شبعنا فما رأى الا خدش ايدينا واصابعنا فخصني الله عز وجل بذلك من بين اصحابه

فرمایا کہ اے فاطمہؑ مکان میں جاؤ اور دیکھو کہ کوئی چیز ہے یا نہیں۔ عرض کیا کہ مکان سے نکل کر ایک ہی ساعت تو ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں جاؤں فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر جاؤ۔ پس میں گیا اور دیکھا کہ ایک طبق تازہ کھجور کا رکھا ہوا ہے اور اس کے برابر ایک کاسہ ترید کا ہے میں نے یہ رسول خدا کی خدمت میں لے آیا۔ فرمایا یا علی کیا تم نے اس کو دیکھا جس نے یہ طعام لے آیا۔ عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ بیان کرو کہ وہ کون تھا عرض کیا کہ اس کے رنگ میں سرخی سبزی اور زردی تھی فرمایا کہ یہ جبرئیل کے پروں کی نگارش ہے جو موتی اور یاقوت سے درخشاں رہتے ہیں پس ہم نے سیر ہونے تک ترید کھائی اور ابھی ہمارے ہاتھ پاک تھے اور سوائے ہاتھ اور انگلیوں کے نشان کے اس میں اور کچھ نہ تھا خدا نے اصحاب پیغمبرؐ میں مجھے اس کرامت سے مخصوص کیا۔

(۴۹) وان الله تبارك وتعالى خص نبيه بالنبوة وخصني النبي بالوصاية فمن احبني فهو سعيد يحشر في زمرة الانبياء

(۴۹) خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو نبوت سے مخصوص کیا اور نبیؐ نے مجھے وصایت سے مخصوص کیا۔ ہر شخص جو مجھے دوست رکھتا ہے خوش بخت ہے اور پیغمبروں کے ساتھ محشور ہوگا۔

(۵۰) فان رسول الله بعث ببرائة مع ابي بكر فلما بعث اتى جبرئيل فقال يا محمد لا يؤدي عنك الا انت او رجل منك فوجهني على ناقة العضباء فلحقته بذي الحليفة فاخذتها فخصني الله عز وجل بذلك

(۵۰) رسول اللہؐ نے سورۂ برات ابوبکر سے بھیجا تھا ان کے جانے کے ساتھ ہی جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ اے محمدؐ تبلیغ آپ خود کریں یا آپ میں کا کوئی شخص پس پیغمبرؐ نے مجھے اپنے ناقہ عضبا پر اس کام کے لئے بھیجا اور میں نے مقام ذوالحلیفہ پر ان سے سورہ لے لیا۔ خدا نے مجھے اس کام کیلئے مخصوص فرمایا تھا۔

(۵۱) فان رسول الله اقامني للناس كافة يوم غدير خم فقال من كنت مولاه فعلي مولاه

(۵۱) رسول اللہؐ نے روز غدیر خم مجھے سب کا پیشوا مقرر کیا تھا اور فرمایا تھا کہ میں جس کا مولا ہوں علیؑ اس کے

نبعداً و سحقاً للقوم الظالمين ۔

(۵۲) فان رسول الله قال یا علیؑ الا اعلمك كلمات علمنيهن جبرئيل فقلت بلى قال قل "یا رازق المقلين ويا راحم المساكين ويا اسمع السامعين ويا ابصر الناظرين ويا ارحم الراحمين ارحمني وارزقني"

(۵۳) فان الله تبارك وتعالىٰ لن يذهب بالدنيا حتىٰ يقوم منا القايم ليقتل مبغضنا ولا يقبل الجزية ويكسر الصليب والاصنام ويضع الحرب اوزارها ويدعوا الى اخذ المال ويقسم بالسوية ويعدل فى الرعية ۔

(۵۴) فانى سمعت رسولؐ الله يقول يا علیؑ سيلعنك بنو امية ويرد عليهم ملكٌ بكل لعنة الف لعنة فاذا قام القايم عجل الله فرجه لعنهم اربعين سنة ۔

(۵۵) فان رسول الله قال ستفتتن فيك طوائف من امتى فيقولون ان رسول الله لم يخلف شيئًا فبماذا اوصى عليا او ليس كتاب ربى افضل الاشياء بعد الله عز وجل والذى بعثنى بالحق نبيا لئن لم تجمعه باتقان لم يجمع ابدا فخصنى الله بذلك من دون اصحابه ۔

(۵۶) فان الله تبارك وتعالىٰ خصنى بما خص

مولا ہیں خدا ظالمین کو دور اور نابود کر دے ۔

(۵۲) رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی کیا میں تمہیں وہ کلمات یاد دلاؤں کہ جو جبرئیل نے مجھے پہونچایا ہے عرض کیا کہ ہاں فرمایئے۔ فرمایا کہ کہو "اے درویشوں کو روزی عطا کرنے والے، اے مسکینوں پر رحم کرنے والے اے سننے والوں میں سب سے بڑے سننے والے اے دیکھنے والوں میں سب سے بڑے بصیر اور اے سب سے بڑے رحم کرنے والے مجھ پر رحم فرما اور عطا فرما۔"

(۵۳) خداوند تعالیٰ دنیا کو اس وقت تک ختم نہیں کرے گا جب تک کہ ہمارے قائم ظہور نہ کریں اور ہمارے دشمنوں کو قتل نہ کر دیں وہ جزیہ قبول نہیں کریں گے صلیب اور بتوں کو توڑ دیں گے اسلحہ جنگ ضایع کر دیں گے اموال ضبط کر کے برابر برابر تقسیم کریں گے اور رعیت میں عدل و انصاف کریں گے۔

(۵۴) رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علیؑ بہت جلد بنی امیہ تم پر لعنت کرنے لگیں گے اور فرشتۂ خدا ہر لعنت پر ہزار لعنتیں ان پر لوٹا دیگا جب قائم عجل اللہ فرجہ ظہور کریں گے ان پر چالیس سال لعنت کریں گے۔

(۵۵) رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت کے چند گروہ سے تمہارے تعلق سے بازپرس کیجائیگی وہ کہیں گے کہ رسول اللہ نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا تھا علی کو کیوں اپنا وصی بنائے ہوتے۔ آیا کتاب خدا اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے افضل چیز نہیں۔ اسکی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا اگر تم قران کو جمع نہ کرو گے یہ ہرگز جمع نہ ہوگا۔ اللہ نے یہ فضیلت میرے لئے مخصوص کر دی جس میں دیگر اصحاب شریک نہیں۔

(۵۶) اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام دوستوں اور اہل طاعت کے

به اولیائه واهل طاعته وجعلنی وارث محمدؐ فمن ساءه ساءه ومن سره سره واومی بیده نحو المدینة

خصائص سے مجھے مخصوص کیا اور مجھے محمدؐ کا وارث بنایا جس سے ناراض ہونیوالے ناراض ہوئے اور خوش ہونیوالوں نے خوشی منائی اور اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا۔

(۵۷) فان رسول اللہ کان فی بعض الغزوات فقد الماء فقال لی یا علی قم الی هذه الصخرة وقل انا رسول رسول اللہ انفجری لی ماء فوالذی اکرمه بالنبوة لقد ابلغتها الرسالة فاطلع منها مثل ثدی البقرة فسال من کل ثدی منها ماء فلما رایت ذلک اسرعت الی النبیؐ فاخبرته فقال انطلق یا علیؑ فخذ من الماء وجاء القوم حتی ملاء واقربهم وادواتهم وسقوا دوابهم وشربوا وتوضئوا فخصنی اللہ عز وجل بذلک من دون الصحابة۔

(۵۷) رسول خدا کے پاس ایک غزوہ میں پانی ختم ہوگیا اور آپ بے آب ہوگئے۔ پس مجھ سے فرمایا یا علیؑ اٹھو اور اس پتھر کے قریب جاکر کہو کہ میں رسول خدا کا بھیجا ہوا ہوں میرے لئے پانی کو جاری کردے اسکی قسم جس نے انہیں نبوت سے مکرم فرمایا جوں ہی میں نے رسول خدا کا سلام پہونچایا اسمیں گائے کی پستانوں کیطرح شکلیں بننے لگیں اور ہر پستان سے پانی جاری ہوگیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تیزی سے آنحضرت کو اطلاع دی حضرت نے فرمایا کہ یا علیؑ اسمیں سے پانی لے آؤ دوسرے لوگ بھی آئے اور اپنی مشکیں بھر لیں، اپنے جانوروں کو سیراب کیا خود انہوں نے پانی پیا اور وضو کیا اس میں خدائے عز وجل نے دیگر اصحاب کے مقابلہ میں مجھے مخصوص فرمایا

(۵۸) فان رسول اللہ امرنی فی بعض غزواته وقد فقد الماء فقال یا علیؑ ائتنی بتور فاتیته به فوضع یده الیمنی ویدی معها فی التور فقال انبع فنبع الماء من بین اصابعنا۔

(۵۸) رسول اللہ نے غزوات میں سے ایک جنگ میں کہ جس میں پانی نایاب ہوگیا تھا مجھ سے فرمایا کہ یا علیؑ ایک کاسہ لے آؤ میں نے کاسہ حاضر خدمت کیا۔ حضرت نے اپنا دایاں ہاتھ میرے ہاتھ کے ساتھ اس کاسہ میں رکھا اور فرمایا کہ پانی جاری ہوجائے اس کے ساتھ ہی ہماری انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہوگیا۔

(۵۹) فان رسول اللہ وجهنی الی خیبر فلما اتیته وجدت الباب مغلقا فزعزعته شدیداً فقلعت ورمیت به اربعین خطوة فدخلت فبرز الی مرحب فحمل علی وحملت علیه وسقیت

(۵۹) رسول اللہ نے مجھے قلعہ خیبر (فتح کرنے) بھیجا پس جب میں اس کے قریب پہونچا دیکھا کہ اس کا دروازہ بند تھا میں نے نہایت تیزی کے ساتھ اس کو ہلا دیا اور اکھیڑ کر چالیس قدم دور پھینکا کر قلعہ میں داخل ہوگیا۔ مرحب

الارض من دمه وقد کان وجه رجلین من
اصحابه فرجعا منکسفین۔

(۶۰) فانی قتلت عمرو بن عبد ود وکان یعد
بالف رجل وقال رسول الله فی حقی ضربۃ
علیؑ یوم الخندق افضل من عبادت الثقلین
الی یوم القیمۃ وقال برز الایمان کله الی
الکفر کله۔ (مستدرک حاکم۔ ج ۳۰)

(۶۱) فانی سمعت رسولؐ الله یقول یا علیؑ
مثلك فی امتی مثل قل هو الله فمن احبك
بقلبه فکانما قرأ ثلث القرآن ومن احبك
بقلبه واعانك بلسانه فکانما قرء ثلثی
ومن احبك بقلبه واعانك بلسانه ونصرك
بیده فکانما قرء القرآن کله۔

(۶۲) فانی سمعت مع رسول الله فی جمیع
المواطن والحروب وکانت رایته معی۔

میرے مقابلہ پر آکر مجھ پر حملہ کیا اور میں اس پر حملہ کر کے
اس کے خون سے زمین کو سیراب کر دیا۔ مجھ سے پہلے اصحاب
میں سے دو آدمیوں کو آنحضرت نے بھیجا تھا مگر دونوں
شکست کھا کر واپس آ گئے تھے۔

(۶۰) میں عمرو ابن عبد ود کو جو ایک ہزار آدمیوں سے
مقابلہ کرتا تھا قتل کیا اس پر رسول اللہ نے میرے لئے
فرمایا کہ روز جنگ خندق کے روز علیؑ کی ضربت تا قیامت
تمام جن وانس کی عبادت سے افضل ہے اور فرمایا
کہ کل ایمان کو کل کفر کے مقابلہ پر بھیج رہا ہوں۔

(۶۱) رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علی میری امت میں
تمہاری مثال سورۂ قل ہو اللہ صلعم کی جیسی ہے پس جس
نے تم سے قلب سے محبت کی ایسا ہے کہ اس نے ایک ثلث
قرآن پڑھا جس نے تمہیں دل سے دوست رکھا اور زبان
سے تمہاری اعانت کی اور ہاتھ سے تمہاری مدد کی تو
اسکے مثل ہے کہ جس نے پورا قرآن پڑھا۔

(۶۲) میں ان تمام جنگوں اور حوادث میں جن میں رسولؐ
کے ساتھ تھا حضرت کا پرچم میرے ہاتھ میں رہتا تھا۔

لہ خواجہ بندہ نواز فرماتے ہیں

یا علی ذات وصفاتت قل هو الله احد ۔۔۔ نام تو نقش نگین مہر الله الصمد

برز بانت لم یلد ناصر ولم یولد لہ ۔۔۔ شیر یزداں لم یکن فرشت له کفواً احد

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا جس نے ایک مرتبہ سورہ توحید کی تلاوت کی گویا اس نے ایک ثلث قرآن پڑھا اور جس نے
دو مرتبہ تلاوت کی گویا دو ثلث قرآن پڑھا اور جس نے تین مرتبہ تلاوت کی اس نے پورا قرآن پڑھ لیا۔

لہ انگشتری جو امیر المومنین نے سائل کو عنایت فرمائی اسمیں یاقوت سرخ کا نگینہ جس کا وزن ایک تولہ ساڑھے دس ماشے
تھا اسکی قیمت ملک شام کے اس وقت کے خراج کے مساوی تھی۔

(٦٣) فانی لم افر من الزحف قط ولم یبارزنی احد الا سقیت الارض من دمه

(٦٣) میں کبھی کسی جنگ سے فرار نہ ہوا اور کسی نے مجھ سے جنگ نہ کی مگر یہ کہ میں نے اس کے خون سے زمین کو سیراب کر دیا۔

(٦٤) فان رسول الله اوتی بطیر مشوی من الجنة فدعا الله عز وجل ان یدخل علیه احب خلقه الیه فوفقنی الله للدخول علیه حتی اکلت معه من ذلك الطیر۔

(٦٤) رسول اللہ کے لیئے جنت سے ایک مرغ بریاں آیا تھا۔ حضرتؐ نے دعا مانگی کہ خداوندا تیرے محبوب ترین بندہ کو بھیجدے۔ خدا نے مجھے توفیق دی اور میں وہاں پہونچا اور حضرت کے ساتھ وہ مرغ کھایا۔

(٦٥) فانی کنت اصلی فی المسجد فجاء سائل فسأل وانا راکع فناولته خاتمی من اصبعی فانزل الله تبارك وتعالی "انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویوتون الزکوٰة وهم راکعون۔

(٦٥) ایک مرتبہ جبکہ میں مسجد میں نماز میں مشغول تھا اور حالت رکوع میں تھا ایک سائل نے آکر سوال کیا اور میں نے اس کو اپنی انگوٹھی دیدی جو انگلی میں تھی۔ میری اس خیرات پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "بتحقیق کہ اللہ تمہارا ولی اور اس کا رسول اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان لایا نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں"۔ (مائدہ ۵۵)

(٦٦) فان الله تبارك وتعالی رد علی الشمس مرتین ولم یردها علی احد من امة محمد غیری

(٦٦) خداوند تعالی نے آفتاب کو دو مرتبہ میرے لیئے پلٹایا امت محمدی میں سوائے میرے اور کسی کیلئے نہیں پلٹایا۔

(٦٧) فان رسول الله امر ان ادعی بامرة المومنین فی حیاته وبعد موته ولم یطلق ذلك لاحد غیری۔

(٦٧) رسول خدا نے حکم دیا کہ آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد مجھے امیرالمومنین کہہ کر پکاریں یہ لقب سوائے میرے اور کسی کو نہ دیا۔

(٦٨) فان رسول الله قال یا علی اذا کان یوم القیمة نادی مناد من بطنان العرش این سید الانبیاء فاقوم ثم ینادی مناد این سید الاوصیاء فتقوم ویاتینی رضوان مفتاح الجنة ویاتینی مالك بمقالید النار فیقولان ان الله جل جلاله امرنا ان ندفعها الیك ویامرك ان تدفعها الی علی بن ابیطالب

(٦٨) رسول خدا نے فرمایا کہ یا علیؑ روز قیامت درمیان عرش سے ایک منادی ندا دے گا کہ سید الانبیاء کہاں ہیں میں کھڑا ہو جاؤں گا پھر منادی ندا دیگا کہ سید الاوصیاء کہاں ہیں تو تم کھڑے ہو جاؤ گے۔ پھر رضوان جنت کی کنجیاں میرے پاس لائیں گے اور مالک جہنم کی کنجیاں تمہارے پاس لائیں گے اور دونوں کہیں گے کہ اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا ہے کہ یہ کنجیاں آپ کی خدمت میں

فتکون یا علیؑ قسیم الجنۃ والنار۔

پیش کریں اور آپ کیلئے حکم ہے کہ آپ یہ کنجیاں علی ابن ابی طالب کے حوالہ کر دیں۔ کیوں کہ اے علی تم جنت وجہنم کے تقسیم کرنے والے ہو۔

(۶۹) فانی سمعت رسول اللہ یقول لولاک ما عرف المنافقون من المومنین۔

(۶۹) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر تم نہ ہوتے منافقین مومنین سے علیحدہ پہچانے نہ جا سکتے۔

(۷۰) فان رسول اللہ نام ونو منی وزوجتی فاطمۃ وابنی الحسن والحسین والقی علینا عبائۃ قطوانیۃ فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ فینا « انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا » فقال جبرئیل انا معکم یا محمدؐ فکان سادسنا جبرئیل۔

(۷۰) بتحقیق کہ رسولؐ اللہ مجھے، میری زوجہ فاطمہؑ اور حسنؑ وحسینؑ کو ایک قطوانی عبا میں لیکر سو گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ آیت نازل فرمائی «اس کے سوا نہیں کہ خداوند عالم نے یہ چاہا ہے کہ اے اہل بیتؑ تم سے شک کو دور کرے اور تمہیں ایسا پاک رکھے جو حق پاک رکھنے کا ہے» (مائدہ) جبرئیل نے کہا کہ یا محمدؐ میں آپکے ساتھ ہوں پس جبرئیل ہمارے چھٹے ہو گئے۔

(کتاب الخصال۔ صدوق۔ ج ۲)

حقیقت توبہ واستغفار

کمیل ابن زیاد سے مروی ہے کہ امیر المومنینؑ سے قواعد اسلام اور حقیقت توبہ واستغفار سے متعلق سوال کیا تو حضرت نے فرمایا:

قواعد الاسلام سبعۃ، فاولھا العقل وعلیہ بنی الصبر والثانی صون العرض وصدق اللھجۃ، والثالثۃ تلاوۃ القرآن علی جھتہ، والرابعۃ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ، والخامسۃ حق آل محمدؐ ومعرفۃ

قواعد اسلام سات ہیں اول عقل ہے جس پر صبر کی بنیاد ہے دوسرے ناموس کی حفاظت اور زبان کی سچائی، تیسرے تلاوت قرآن۔ چوتھے حب فی اللہ والبغض فی اللہ اور پانچویں حق آل محمدؐ اور انکی ولایت کی عزت" چھٹے بھائیوں کے حقوق کی ادائی

ولابنهم، والسادسة حق الاخوان
والمحاماة عليهم، والسابعة مجاورة
الناس بالحسنى۔

كميل ، يا امير المومنين العبد يصيب
الذنب فيستغفر الله منه فما حد الاستغفار
اميرالمومنين ، يا ابن زياد، التوبه۔
كميل ، ليس
اميرالمومنين ، لا
كميل ، فكيف ؟
اميرالمومنين ، ان العبد اذا اصاب ذنبا يقول
استغفر الله بالتحريك۔
كميل ، وما التحريك۔
اميرالمومنين ، الشفتان واللسان يريدان
بتبع ذلك بالحقيقة
كميل ، وما الحقيقة۔
اميرالمومنين ، تصديق فى القلب واضمار
ان لا يعود الى الذنب الذى استغفر منه
كميل ، فاذا افعل ذلك فانا من المستغفر ؟
اميرالمومنين ، لا
كميل ، فكيف ذاك !
اميرالمومنين ، لانك لم تبلغ الى الاصل بعدُ
كميل ، فاصل الاستغفار ما هو۔
اميرالمومنين ، الرجوع الى التوبة من الذنب
الذى استغفرت منه وهو اول درجة العابدين وترك
الذنب والاستغفار اسم واقع لمعان ستٍ

اوران سے پریشانیوں کا اندفاع اور ساتویں
پڑوسیوں سے نیکی سے پیش آنا۔

کمیل ، یا امیرالمومنین اگر کوئی بندہ گناہ کا مرتکب ہو
پھر اللہ سے مغفرت چاہے تو استغفار کی حد کیا ہے۔
امیرالمومنین ، اے ابن زیاد، توبہ۔
کمیل، اس کے سوائے
امیرالمومنین ، کچھ نہیں۔
کمیل ، پھر کیا ہوگا
امیرالمومنین ، اگر کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو اسے چاہیئے
کہ تحریک کے ساتھ اللہ سے مغفرت مانگے۔
کمیل ، تحریک کیا ہے
امیرالمومنین ، دونوں لب اور زبان حقیقت کے
ساتھ اسکی متابعت کا مصمم ارادہ کریں۔
کمیل ، حقیقت کیا ہے۔
امیرالمومنین ، قلب وضمیر سے تصدیق کرنا کہ جس گناہ کے
متعلق مغفرت چاہتا ہے دوبارہ اسکا مرتکب نہ ہوگا۔
کمیل ، جب اس نے ایسا کیا تو آیا وہ مغفرت چاہنے والا ہوگا۔
امیرالمومنین ، نہیں۔
کمیل ، پھر وہ کس طرح ہوگا۔
امیرالمومنین ، کیونکہ تو اصل تک نہیں پہونچ سکا جو بہت دور ہے
کمیل ، پھر اصل استغفار کون ہوگا۔
امیرالمومنین ، کوئی شخص گناہ سے مغفرت چاہتا ہے
تو اس کو چاہیئے کہ پہلے توبہ کرے یہ عابدین کیلئے پہلا
درجہ ہے اور ترک گناہ اور استغفار کیلئے ۶ واضح شرطیں

اولها الندم على ما مضى، والثانى العزم على ترك العود ابداً، والثالث ان تؤدى حقوق المخلوقين التى بينك وبينهم، والرابع ان تؤدى حق الله فى كل فرض والخامس ان تذيب اللحم الذى نبت على السحت والحرام حتى يرجع الجلد الى عظمه، ثم تنشئ فيما بينهما لحماً جديداً والسادس ان تذيق البدن الم الطاعات كما اذقته لذات المعاصى۔

(تحف العقول ص۴۵
از ابی محمد الحسن)

اول ندامت گزشتہ گناہوں پر، دوسرے ان کے ترک کرنے ہمیشہ کیلئے عزم مصمم، تیسرے مخلوق کے حقوق کا ادا کرنا جو تیرے اور ان کے درمیان ہیں، چوتھے تمام فرائض میں حقوق خدا کا ادا کرنا پانچویں اس شخص کیلئے جس نے ناجائز اور حرام خوری سے اپنے جسم میں گوشت پیدا کیا ہو وہ جسم کے گوشت کو گھلا کر اس قدر لاغر کرلے کہ اسکی جلد ہڈیوں سے مل جائے اس کے بعد پھر نیا گوشت پیدا ہو اور چھٹے جس طرح اس نے گناہوں کی لذت چکھی ہے اس کا بدن طاعات و عبادات کا دکھ والم بھی چکھ لے۔

ایمان و ارواح

حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس سے کہا گیا کہ لوگ اس خیال میں ہیں کہ جس نے مجھے نہیں دیکھا وہ مومن ہے، جس نے شراب نہیں پی وہ مومن ہے اور جس نے سود نہیں کھایا وہ مومن ہے، جس نے کسی کا خون نہیں بہایا وہ مومن ہے اس نے اس سے مجھ پر تکبّر کیا جس سے میرا سینہ تنگ ہونے لگا حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے نماز ادا کی اور مجھ سے چھپایا اور میں نے اس سے چھپایا اس کو گناہ عظیم کی وجہ ایمان سے خارج کردیا گیا جس کا اس نے آسانی سے ارتکاب کیا۔

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا:

صدقك اخوك انى سمعت رسول الله يقول خلق الله الخلق على ثلث طبقات فانزلهم ثلثة منازل فذلك قوله " فاصحاب الميمنة ما اصحاب الميمنة واصحاب المشئمة ما اصحاب المشئمة

تیرے بھائی نے سچ کہا بتحقیق کہ میں نے رسول اللہ سے سُنا ہے کہ فرمایا کہ اللہ نے مخلوق کو تین طبقات میں خلق فرمایا اور انہیں تین منازل میں نازل کیا اس کا ارشاد ہے پس داہنے ہاتھ والے! داہنے

والسابقون السابقون اولئك المقربون "

السابقین

فامّا ماذکره الله جلّ وعزّ من السابقین فانّهم انبیاء مرسلون وغیر مرسلین جعل الله فیهم خمسة ارواح روح القدس وروح الایمان وروح القوة وروح الشهوة وروح البدن فبروح القدس بعثوا انبیاء مرسلین وبروح الایمان عبدوا الله لم یشرکوا به شیئًا وبروح القوة جاهدوا عدوّهم وعالجوا معایشهم وبروح الشهوة اصابوا لذیذ المطعم والمشرب ونکحوا الحلال من النساء وبروح البدن دبّوا ودرجوا هؤلاء مغفور لهم مصفوح عن ذنبهم۔

ثم قال تلك الرسل فضّلنا بعضهم علی بعض منهم من کلّم الله ورفع بعضهم درجات وآتینا عیسی بن مریم البیّنات وایدناه بروح القدس " (پ۳)

ثم قال فی جماعتهم وایّدهم بروح منه تطول اکرمهم لها فضّلهم علی سواهم فهؤلاء مغفور لهم۔

ثم ذکر اصحاب المیمنة وهم المؤمنون حقًا باعیانهم فجعل فیهم اربعة ارواح روح الایمان وروح القوة وروح الشهوة وروح البدن فلا یزال العبد مستکملا هذه الارواح الاربعة حتی علیه حالات

ہاتھ والے کیا ہیں اور بائیں ہاتھ والے! (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا ہیں اور آگے بڑھ جانے والے آگے ہی بڑھنے والے تھے یہی لوگ (خدا کے) مقرب ہیں" (الواقعہ) مگر اللہ نے جو سابقین السابقین کا ذکر کیا ہے وہ انبیاءً ومرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے انہیں پانچ روحیں قرار دی ہیں۔ روح القدس، روح الایمان، روح القوۃ روح الشہوۃ اور روح البدن۔ اس نے انبیاء اور مرسلین کو روح القدس کے ساتھ بھیجا روح ایمان سے انہوں نے اللہ کو ایک مانا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا۔ روح قوت سے اپنے دشمنوں سے جہاد کیا اور ان کے اسباب زندگی پر قبضہ کر لیا، روح شہوت سے لذیذ کھانوں اور شربتوں سے لطف اندوز ہوئے اور عورتوں سے بطریقۂ حلال نکاح کئے اور روح بدن سے انہوں نے سلامت روی اختیار کی اور دین کے راستہ پر جمے رہے یہ معاف کئے جانے والے ہیں اور یہ گناہوں سے منہ پھیر لینے والے ہیں۔

پھر فرمایا " یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں بعض ایسے ہیں جن سے اللہ نے بات کی اور بعض کے درجات بلند کئے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو روشن معجزے عطا کئے اور روح قدس کے ذریعہ انکی مدد کی۔" پھر اس گروہ سے فرمایا کہ روح سے انکی مدد کی اور اپنی بخششوں میں اور فضل میں یاد کی پس یہ معاف شدہ ہیں۔

اس کے بعد اصحاب میمنہ کا ذکر فرمایا کہ وہ مومنین حقیقی ہیں اور اپنے اعیان کے ساتھ ہیں انہیں چار روحیں

فقال وما هذه الحالات

امیرالمومنین . امّا اوّلهن فما قال الله ومنکم من یُرد الی ارزل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئًا " فهذا تنقص منه جمیع الارواح ولیس بالذی یخرج من الایمان لانّ الله الفاعل به ذلک وردّه الی ارزل العمر فهو لا یعرف للصلواة وقتًا ولا یستطیع التهجد باللیل ولا الصیام بالنهار فهذا نقصان من روح الایمان ولیس بضارّه شیئًا ان شاء الله وتنقص منه روح الشهوة فلو مرّت به اصبح بنات آدم ماحنّ الیها وتبقی فیه روح البدن فهو یدبّ بها ویدرج حتی یاتیه الموت فهذا بحال خیر الله الفاعل به ذلک وقد تاتی علیه حالات فی قوته وشبابه لهم بالخطیئة فتشجعه روح القوة۔

وتزیّن له روح الشهوة وتقوده روح البدن حتی توقعه فی الخطیئة فاذا لامسها تفصّی من الایمان وتفصی الایمان منه فلیس بائد بدًا او یتوب فان تاب وعرف الولایة تاب الله علیه وان عاد فهو تارک للولایة ادخله الله نار جهنم۔

روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح بدن قرار دی۔ کوئی بندہ ان چاروں ارواح کو عمداً ضایع نہیں کرتا حتیٰ کہ اس کے حالات ایسے نہ ہو جائیں عرض کیا کہ یہ حالات کیا ہیں۔

امیرالمومنین۔ ان میں کی پہلی حالت جیسا کہ اللہ نے فرمایا " تم میں سے بعض ایسے ہیں جو سخت بڑھاپے کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ جاننے کے بعد بھی کچھ نہیں جانتے " (النحل) یہ ان کے تمام ارواح کی فضیلت کو گھٹا دیتا ہے مگر ایسا نہیں ہے کہ یہ اس کو ایمان سے خارج کر دے کیونکہ اللہ اس کا فاعل ہے اور اس کو ارزل العمر کیطرف لوٹا دیا ہے پس وہ کبھی نماز کے وقت کو نہیں جانتا، شب میں تہجد ادا کرنے کے قابل نہیں رہتا اور دن میں روزے نہیں رکھہ سکتا۔ یہ روح ایمان کی کمی کیوجہ ہے خدا نے چاہا تو اس سے کوئی ضرر نہیں پہونچیگا اس سے روح شہوت میں کمی واقع ہوتی ہے پس اگر دختران آدم اس کے ساتھ ایک مرتبہ جمع کر لیں تو پھر اسکی طرف مائل نہ ہونگی۔

اب باقی رہ گئی روح بدن یہ آہستہ آہستہ اسکا ساتھ دیتی رہے گی اور سچائی کے راستہ پر جمی رہے گی یہانتک کہ اسکی موت آجائے پس یہ حالات خیر ہیں جن کا اللہ فاعل ہے۔

پس روح قوت اس کو قوی دل بناتی اور روح شہوت زینت بخشتی اور روح بدن اسکی رہبری کرتی ہے حتیٰ کہ گناہ میں مبتلا ہونے کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں پس جب وہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے ایمان سے رہائی

واما اصحاب المشئمة فهم اليهود والنصارٰی
یقول اللّٰہ سبحانه الذین اتیناهم الکتاب
یعرفونه یعنی محمداً والولایة فی التوریة
والانجیل کما یعرفون ابناءهم فی منازلهم
وان فریقاً منهم لیکتمون الحق وهم یعلمون
الحق من ربک فلا تکونن من الممترین فلما
جحدوا ما عرفوا ابتلاهم اللّٰہ بذالک فسلبهم
روح الایمان واسکن ابدانهم ثلثة ارواح
روح القوة وروح الشهوة وروح البدن
ثم اضافهم الی الانعام فقال ان هم الا
کالانعام لان الدابة تحمل بروح القوة و
تعتلف بروح الشهوة وتسیر بروح البدن
قال له السائل احییت قلبی۔

تحف العقول

(از ابی محمد الحسن بن علی بن شعبه)

پا جاتا ہے ایمان اس سے نجات پا کر پھر کبھی واپس نہیں آتا۔ یا وہ توبہ کرلے پس جب اس نے توبہ کرلی اور ولایت کی معرفت حاصل کرلی اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اگر اس نے اعادہ کیا وہ ولایت کا تارک ہوگیا اور اللہ اس کو جہنم کی آگ میں داخل کرے گا۔

اصحاب مشئمہ یہود و نصاریٰ ہیں اللہ فرماتا ہے کہ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو جانتے ہیں" (پ ۲) یعنی محمد کو اور انکی ولایت کو جو توراۃ اور انجیل میں مذکور ہے اسی طرح پہچانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے مکانوں میں اپنے فرزندوں کو پہچانتے ہیں انہیں ایک فریق ہے جو حق کو جانتے ہوئے بھی چھپاتا ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے مت ہو جاؤ پس جب انہوں نے جانتے ہوئے بھی عمداً انکار کیا اللہ نے ان کو امتحان میں مبتلا کردیا اور روح ایمان کا دروازہ بند کردیا اور ان کے بدنوں میں تین روحیں یعنی روح قوت، روح شہوت اور روح بدن باقی رکھیں پھر ان کو چوپایوں کی صنفوں میں تقسیم کیا اور فرمایا بیشک وہ چوپایوں کے مانند ہیں اس لئے کہ چوپائے روح قوت سے باربرداری کرتے ہیں اور روح شہوت سے بقائے حیات اور ازدیاد نسل کا کام لیتے ہیں اور روح بدن سے نقل مقام کرتے ہیں۔

سائل نے کہا کہ میرے قلب نے اس کو قبول کرلیا

اسلام کا وصف

خلاص بن عمر سے روایت ہے کہ ہم علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک

شخص جو خزاعہ سے تھا آیا اور کہا :-

یا امیر المومنین هل سمعت رسول اللہ
نیت الاسلام؟

قالؑ. نعم. سمعت رسول الله يقول "بنى
الاسلام على اربعة اركان على الصبر واليقين
والجهاد، والعدل، وللصبر اربع شعب الشوق
والشفقة، والزهادة، والترقب. فمن اشتاق
الى الجنة سلا عن الشهوات، ومن اشفق
من النار رجع عن المحرمات، ومن زهد
فى الدنيا تهاون بالمصيبات، ومن ارتقب
الموت سارع فى الخيرات، ولليقين اربع
شعب، تبصرة الفطنة تاول الحكمة ومن
تاول الحكمة عرف العبرة ومن عرف العبرة
اتبع السنة، ومن اتبع السنة فكانما كان
فى الاولين وللجهاد اربع شعب، الامر
بالمعروف، والنهى عن المنكر، والصدق
فى المواطن وشنان الفاسقين، فمن امر
بالمعروف شد ظهر المومن، ومن نهى
عن المنكر ارغم انف المنافق، ومن صدق
فى المواطن قضى الذى عليه واحرز دينه
ومن شنا الفاسقين فقد غضب لله ومن
غضب لله يغضب الله له، وللعدل اربع
شعب، غوص الفهم، زهرة العلم، و
شرائع الحكم، وروضة الحلم، فمن
غاص الفهم فسر جمل العلم، ومن رعى

یا امیر المومنینؑ کیا آپ نے رسول خدا کو اسلام کا وصف
بیان کرتے سنا ہے۔

فرمایا، میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ اسلام
کی بنیاد چار ارکان پر ہے صبر، یقین، جہاد اور
عدل۔ صبر کے چار شعبے ہیں شوق، ڈر، پرہیزگاری
اور ترقب پس جو شخص جنت کا مشتاق ہو اس کو
خواہشات سے بچنا چاہیے۔ اور جسکو جہنم کا خوف
ہو اس کو حرام سے بچنا چاہیے جس نے دنیا میں زہد
اختیار کیا مصائب کو حقیر جانا جس کو موت کا انتظار
ہو اس کو چاہیے کہ نیک کاموں میں تعجیل کرے۔
یقین کے چار شعبے ہیں دانائی پر تبصرہ، دانائی کی
تاویل۔ جس نے دانائی کی بات کی تاویل لی نصیحت
کو سمجھ گیا اور جس نے نصیحت کو سمجھ گیا سنت کی اتباع
کرلی اور جس نے سنت کی اتباع کرلی وہ اولین سے
ہوگیا۔ جہاد کے چار شعبے ہیں امر بالمعروف، نہی عن
المنکر، وطن کے بارے میں سچا ہونا اور فاسقین کو دشمن
رکھنا۔ جس نے امر بالمعروف کیا اس نے مومن کی کمر ہمت
کو مضبوط کیا اور جس نے کسی کو منکرات سے روکا اس نے
منافق کی ناک رگڑ دی اور جس نے مواطن کی تصدیق کی
اس نے اپنی مراد حاصل کرلی اور اپنے دین کو محفوظ
کرلیا۔ اور جس نے فاسقین کو دشمن رکھا اس نے خدا
کیلئے غضب ناک ہوا جو خدا کیلئے غضب ناک ہوا خدا
بھی اسکی خاطر غضب ناک ہوگا۔ عدل کے چار شعبے
ہیں، علم کی رونق تفہیم میں ڈوب جانا حکمت کی راہیں

زراعة العلم عرف شرايع الحكم، ومن عرف شرايع الحكم ورد روضة الحلم، و من ورد روضة الحلم لم يفرط فی امره وعاش فی الناس وهم فی راحة"

(" ص۴۷)

اور حلم کے پُر بہار باغ ۔ پس جو تفہیم کے سمندر میں ڈوب گیا علم کے اونٹ کو یعنی بیحساب علم کو واضح کر دیا اور جس نے علم کے حسن و جمال کی حفاظت کی حکمت کے راستوں کی معرفت حاصل کر لی اور جس نے حکمت کے راستوں کی معرفت حاصل کر لی گلستن علم کے پھول چن لئے اور جس نے باغ علم کے پھول چن لئے اس کے امر میں کوئی کوتاہی نہ کی اور لوگوں میں آرام کی زندگی گزاری اور انہوں نے راحت حاصل کی۔

چہار چیز در چہار چیز

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ :

الله تبارک و تعالیٰ اخفی اربعة فی اربعة

(۱) اخفی رضاه فی طاعة فلا تستصغرن (تستصغر واخ ل) شيئا من طاعته فربما وافق رضاه وانت لاتعلم

(۲) واخفی سخطه فی معصيته فلا تستصغرن شيئا من معصيته فربما وافق سخطه وانت لاتعلم

(۳) واخفی وليه فی بلاده فلا تستصغرن عبداً من عباده فربما يكون وليه وانت لاتعلم

(۴) واخفی اجابته فی دعائه فلا تستصغرن شيئا من دعائه فربما وافق اجابته وانت لاتعلم۔

(کمال الدین ـ ج ۲)

خداوند تعالیٰ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں پنہاں کیا ہے۔

(۱) اپنی رضا کو اپنی طاعت میں پنہاں کیا ہے پس اسکی طاعت سے کسی چیز کو صغیر مت خیال کرو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ اسکی رضا کے موافق ہوتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲) اپنے غضب کو معصیت میں پنہاں کیا ہے لہٰذا کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اسی میں اس کا قہر پوشیدہ رہتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۳) اس نے اپنے ولی کو اپنے شہروں میں پوشیدہ کر رکھا ہے پس بندگان خدا میں سے کسی بندہ کو چھوٹا نہ سمجھو۔ اکثر وہی اس کا ولی نکلا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۴) اس نے اپنی قبولیت کو دعاؤں میں پنہاں رکھا ہے لہٰذا اسکی بارگاہ میں کسی دعا کو صغیر نہ خیال کرو۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ وہی دعا قبول ہو جاتی ہے اور تم نہیں جانتے۔

قبول عمل

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا!

(۱) کونوا علی قبول العمل اشد عنایۃ منکم علی العمل الزھد فی الدنیا قصر الامل وشکر کل نعمۃ الورع عما حرم اللہ عز وجل من اسخط بدنہ ارضی ربہ ومن لم یسخط بدنہ عصی ربہ۔

(کتاب الخصال ج ۱)

کسی عمل کے قبول ہونے کو خود عمل پر اسکی بڑی عنایت سمجھو دنیا میں زہد اندوں کو گھٹا دیتا ہے اور ہر نعمت کا شکر ادا کرنا پرہیزگاری ہے ان چیزوں سے جنہیں خدا نے حرام قرار دیا ہے جس شخص نے اپنے بدن کو تکلیف میں مبتلا کیا اس نے اپنے پروردگار کو خوشنود کیا اور جس نے اپنے بدن کو تعب میں مبتلا نہ کیا اس نے اپنے رب کی معصیت کی۔

(۲) کونوا بقبول العمل اشد اهتماماً منکم بالعمل فانہ لن یقل عمل مع التقوی وکیف یقل عمل یتقبل۔

(″)

(۲) تمہیں چاہیئے کہ عمل کی بہ نسبت قبول عمل کے لئے شدید کوشش کریں یہ مت کہو کہ عمل بالتقوی کریں کیونکہ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ کونسا عمل قبول ہونے والا ہے۔

سُود خواری

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ "یا علیؑ الربا سبعون جزء فایسرھا مثل ان ینکح الرجل امہ فی بیت اللہ الحرام۔ یا علیؑ درھم اعظم من سبعین زنیۃ کلھا بذات محرم فی بیت اللہ الحرام

ترجمہ:۔ یا علی سود کے ستر (۷۰) جز ہیں سب سے آسان ایسا ہے کہ کسی نے بیت اللہ میں اپنی ماں کے ساتھ ہم بستری کی۔ یا علی سود کے ایک درہم کی سزا بیت الحرام میں محرمات کے ساتھ ستر مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ ہے

(کتاب الخصال۔ ج ۲)

یہودیوں کے سوالات

ایک روز یہودیوں کے ایک گروہ نے امیرالمومنین علیہ السلام سے یہ سوالات کئے۔

یہودی :۔ من واحد لا ثانی له

یہودی :۔ وہ ایک کون ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔

امیرالمومنین :۔ (فتبسم) اما الواحد فالله ربّنا الواحد القهار لا شریک له۔

امیرالمومنین (مسکراکر) وہ واحد ہمارا رب اللہ واحد قہار ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

یہودی :۔ من ثانی شریک له لا ثالث له۔

یہودی :۔ وہ دو کون ہیں جن کا کوئی تیسرا نہیں۔

امیرالمومنین :۔ واما الاثنان فادم وحوا لانّهما اول اثنین۔

امیرالمومنین :۔ وہ دو آدم و حوا ہیں کیونکہ سب سے پہلے دو ہیں۔

یہودی :۔ مائة متصلة نجدها فی التوریة والانجیل وهی فی القرآن یتلونه

یہودی :۔ ہم توریت اور انجیل میں مسلسل ایک سو پاتے ہیں جن کو آپ قرآن میں پڑھتے ہیں۔

امیرالمومنین :۔ واما الثلثة فجبرائیل ومیکائیل واسرافیل لانهم راس الملائکة علی الوحی و اما الاربعة فالتوریة والانجیل والزبور والقرآن۔

امیرالمومنین :۔ تین جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل ہیں کیونکہ وہ وحی پر ملائکہ کے سردار ہیں اور چار تورات انجیل، زبور اور قرآن ہیں۔

واما الخمسة فالصلواة انزلها الله علی نبینا وعلی امته ولم ینزلها علی نبی کان قبله ولا علی امة کانت قبلنا وانتم تجدونه فی التوریة۔

اور وہ پانچ، پانچ وقت کی نمازیں ہیں جو خدا نے اپنے نبی پر اور انکی امت پر واجب گردانا جو ان سے قبل کسی نبی پر اور کسی امت پر نازل نہیں کیا تھا جس کو تم تورات میں بھی پاتے ہو۔

واما الستة فخلق الله السموات والارض فی ستة ایام

اور وہ چھ چھ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا۔

واما السبعة فسبع سموات طباق واما الثمانية ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية»

اور وہ سات، سات آسمان طبق در طبق ہیں اور وہ آٹھ تمہارے رب کے عرش کے حاملین ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے "فوقهم يومئذ ثمانية"

وا ما التسعة فايات موسیٰ التسع

وا ما العشرة فتلك عشرة كاملة۔

واما الاحد عشر فقول يوسف لابيه
انی رایت احد عشر كوكبا۔

واما الاثنی عشر فالسنة اثنا عشر شهرا

واما الثلاثة عشر قول يوسف لابيه
والشمس والقمر رايتهم لی ساجدين فالاحد
عشر اخوته والشمس ابوه والقمر امه۔

واما الاربعة عشر قنديلا من النور معلقة
بين السماء السابعة والحجب تسرح بنور الله
الی يوم القيمة۔

واما الخمسة عشر فانزلت الكتب جملة
منسوخة من اللوح المحفوظ الی سماء الدنيا
الخمسة عشر ليلة مضت من شهر رمضان۔

واما الستة عشر فستة عشر صفاً من
الملائكة حاملين من حول العرش۔

واما السبعة عشر فسبعة عشر اسماء
من اسماء الله مكتوبة بين الجنة والنار لولا
ذلك لزفرت زفرة احرقت من فی السموات والارض

واما الثمانية عشر فالثمانية عشر حجاباً
من نور معلقة بين العرش والكرسی ذلك
لذابت الصم الشوامخ واحترقت السموت والارض
وما بينهما من نور العرش۔

واما التسعة عشر فتسعة عشر ملكاً
خزنة جهنم۔

اور موسیٰ کی نو آیات ہیں

اور دس عشرہ کاملہ ہے۔

اور گیارہ اپنے باپ سے یوسف کے قول کے مطابق
"بتحقیق کہ میں نے گیارہ ستارے دیکھے"

اور بارہ ایک سال کے مہینے ہیں۔

اور تیرہ یوسف کے اپنے باپ سے قول کے مطابق کہ میں نے
آفتاب اور چاند کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کرتے ہیں انمیں سے گیارہ
انکے بھائی اور آفتاب انکے باپ اور چاند انکی ماں ہیں۔

اور چودہ نور کی قندیلیں ہیں جو ساتویں آسمان اور حجابوں
کے درمیان خدا کے نور سے ضو پاش ہیں جو قیامت تک
اسی طرح رہیں گے۔

اور پندرہ وہ کتب ہیں جو لوح محفوظ سے اس دنیائے آسمان
کی طرف نازل کیگئی تھیں اور سب منسوخ ہیں۔
ونیز ماہ رمضان کی پندرہ راتیں ہیں جو گذر چکیں۔

اور سولہ ملائکہ کی سولہ صفیں ہیں جو عرش
کو اٹھائے ہوئے ہیں۔

اور سترہ، اللہ کے سترہ نام ہیں جو جنت اور جہنم کے درمیان
لکھے ہوئے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو آسمانوں اور زمین کے درمیان
آگ سے جلانے جانیوالوں کی بدبو پھیل جاتی۔

اور اٹھارہ نور کے اٹھارہ حجاب ہیں جو عرش اور کرسی
کے درمیان معلق ہیں وہ عرش کے نور سے آسمانوں اور
زمین اور انکے درمیان کی ہر چیز کو جلا دیتے ہیں

اور انیس، وہ ملائک ہیں جو جہنم
کے خزانہ دار ہیں۔

واما العشرون فالان الله لداؤد
فيما الحديد۔
واما فی اثنين وعشرين فاستوت
سفينة نوح۔
واما الثلثه وعشرون ففيه ميلاد
عيسیٰ ونزول المائدة علی بنی اسرائيل
واما فی اربع وعشرين فرد الله علی
يعقوب بصره۔
واما خمسة وعشرون فكلم الله
موسیٰ تكليما بواد المقدس كلمه خمسة يوما
واما ستة وعشرين فمقام ابراهيم
فی النار اقام فيها حيث صارت بردا وسلاما
واما سبعة وعشرون فرفع الله ادريس مكانا
عليا وهو ابن سبع وعشرين سنه
واما ثمان وعشرون فمكث يونس فی
بطن الحوت۔
واما الثلثون فواعدنا موسیٰ
ثلاثين ليلة۔
واما الاربعين تمام ميعاده "واتممناها
بعشر"
واما الخمسون خمسون الف الف سنة
واما الستون كفارة الافطار فمن لم يستطع
فاطعام ستين مسكينا
واما السبعون سبعون رجلا لميقاتنا
واما ثمانون جلد. هو ثمانين جلدة

اور بیس وہ تاریخ ہے کہ خدا نے داؤد کے لئے
لوہے کو نرم کر دیا تھا۔
اور بائیس، کشتی نوح کی بنیاد رکھی جانے
کی تاریخ ہے۔
اور تئیس۔ اس روز عیسیٰ کی ولادت ہوئی تھی
اور بنی اسرائیل پر خوان نعمت نازل ہوا تھا۔
اور چوبیسویں وہ ہے کہ خدا نے یعقوب کو
بصارت واپس کر دی تھی۔
اور پچیس، خدا نے موسیٰ سے وادی مقدس
میں پانچ روز تلک کلام کرتا رہا۔
اور چھبیس، ابراہیم نے (نمرود کی) آگ میں قیام کیا تھا
وہ ٹھنڈی ہو گئی تھی اور وہ سلامت رہے تھے۔
ستائیسویں کو اللہ نے ادریس کو بلند مقام پر اٹھا لیا تھا
جبکہ وہ ستائیس سال کے تھے۔
اور اٹھائیس، وہ مدت ہے جو یونس نے مچھلی
کے پیٹ میں گذاری تھی۔
اور تیس وہ تیس راتیں ہیں جس کا موسیٰ سے
وعدہ کیا گیا تھا۔
اور چالیس انکی میعاد کے تمام ہونے کی مدت ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ
ہم نے دس بڑھا کر اسکو تمام کر دیا"۔
اور پچاس، پچاس ہزار سال کی مدت ہے اور
اور ساٹھ، روزہ کا کفارہ ہے اس کیلئے جو ساٹھ مسکینوں
کو کھانا کھلانے کے قابل نہ ہو۔
اور ستر، میقات کے ستر آدمی ہیں
اور اسی "انہیں اسی کوڑے مارو"۔

واما التسعون فتسع وتسعون نعجة واما المائة فاجلد واكل واحد منها مائة جلدة فلما سمعا ذلك اسلما فقتل احدهما في الجمل والاخرى في صفين۔

اور نوے، ننانوے بکریاں ہیں"
اور ایک سو حکم تھا کہ انہیں سے ہر ایک کو ایک ایک سو کوڑے لگائیں جب انھوں نے یہ علم سنا تسلیم کرلیا پس انہیں سے ایک جمل میں قتل ہوا اور دوسرا صفین میں۔

سائل کے دوسرے سوال کے جواب میں امیرالمومنینؑ نے ارشاد فرمایا۔

امیرالمومنینؑ : اما الزوجان الذی لابد لاحدهما من صاحبه ولا حیوة لهما فالشمس والقمر
واما النور الذی لیس من الشمس ولا من القمر ولا النجوم ولا المصابیح فهو عمود ارسله الله تعالی لموسیٰ فی التیه
واما الساعة التی لیس من اللیل ولا من النهار فهی الساعة التی قبل طلوع الشمس۔
واما الابن الذی اکبر من ابیه وله ابن اکبر منه فهو عزیر بعثه الله وله اربعون سنة ولابیه مائة وعشر سنین وما لاقبلة له فی الکعبة وما لا اب له فالمسیح وما لا عشیرة له فادم

امیرالمومنین : وہ دو جن میں سے ایک کی بھی کوئی نظیر نہیں اور نہ ان کے لئے حیات ہے وہ آفتاب اور چاند ہیں۔ اور وہ نور جو نہ آفتاب سے ہے نہ ماہتاب سے نہ ستاروں سے نہ چراغوں سے وہ ایک عمود تھا جس کو خدا نے تیہ کے جنگل میں موسیٰ کیلئے بھیجا تھا۔
وہ ساعت جس کا شمار نہ دن میں ہے اور نہ رات میں وہ طلوع شمس سے پہلے کی ساعت ہے۔
وہ بیٹا جو اپنے باپ سے بڑا تھا اور وہ ان کا فرزند اکبر تھا وہ عزیر تھا جنھیں خدا نے چالیس سال کے بعد دوبارہ زندہ کیا تھا اور ان کے بیٹے کو ایک سو سال کے بعد۔ وہ مقام کہ جس کیلئے قبلہ نہیں وہ کعبہ کا اندرونی حصہ ہے اور وہ شخص کہ جس کا باپ نہ تھا وہ مسیحؑ ہیں اور وہ شخص کہ جس کا کوئی قبیلہ نہیں وہ آدم ہیں۔

سائل : کیف اصبحت

سائل : آپ نے کس طرح صبح کی۔

امیرالمومنینؑ : اصبحت وانا الصدیق الاول والفاروق اعظم وانا وصی خیر البشر وانا الاول وانا الاخر وانا الباطن وانا الظاهر وانا بکل شئی علیم۔ وانا عین الله وانا جنب الله

امیرالمومنین : میں نے اس طرح صبح کی کہ میں صدیق اول اور فاروق اعظم ہوں۔ میں خیر البشر کا وصی ہوں۔ میں اول و آخر ہوں۔ میں ظاہر و باطن ہوں اور میں ہر شئے کا علم رکھتا ہوں۔ میں عین اللہ و جنب اللہ ہوں اور

وانا امین الله علی المرسلین بنا عبد الله ونحن خزان الله فی ارضه وسمائه وانا احیی وانا امیت وانا حیّ لا اموت.

فتعجب الاعرابی من قوله

امیرالمومنین۔ انا الاول اول من آمن برسول الله صلی الله علیه وآله وانا الاخر اخر من نظر فیه لما کان فی لحده وانا الظاهر ظاهر الاسلام وانا الباطن بطین من العلم وانا بکلّ شیئی علیم فانی علیم بکل شیئی اخبره الله به نبیهٗ فاخبر نی به فاما عین الله فانا عینه علی المومنین والکفرة

واما جنب الله" فان تقول نفس یا حسرتا علیٰ ما فرطت فی جنب الله" ومن فرط فی فقد فرط فی الله ولم یجز لنبی نبوة حتیٰ یاخذ خاتماً من محمّد فلذلک سمّی خاتم النبیّین محمّد سید النبیّین فانا سید الوصیّین واما خزان الله فی ارضه فقد علمنا ما علمنا رسول الله وانا احی احیی سنت رسول الله وانا امیت وامیت البدعه وانا حیٌّ لایموت لقوله تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون۔

مرسلین پر خدا کا صاحب امانت ہوں اور عبد اللہ ہم سے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں ہم اس کے خزانہ دار ہیں۔ میں زندہ کرتا ہوں اور میں مارتا ہوں اور میں وہ زندہ ہوں جس کو موت نہیں۔

اعرابی حضرت کے قول سے متعجب ہوا۔

امیرالمومنین۔ میں اول ہوں یعنی وہ جو سب سے پہلے رسول اللہ صلعم پر ایمان لایا۔ میں آخر ہوں یعنی وہ جس نے سب سے آخر لحد میں ان کو دیکھا۔ میں ظاہر ہوں یعنی اسلام میں معاونت کرنیوالا اور میں باطن ہوں یعنی علم سے بھرا ہوا۔ میں ہر شئے کا علیم ہوں یعنی میں ہر اس چیز کا علم رکھتا ہوں جسکی خدا نے اپنے نبی کو خبر دی پس اسکے ساتھ مجھے بھی خبر دی گئی۔ اور عین اللہ یعنی میں مومنین اور کفار پر اسکی آنکھ ہوں۔ اور جنب اللہ یعنی حسب ارشاد خداوندی "تم میں سے کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں جنب اللہ کی بابت کی" جس نے مجھے گھٹایا اس نے اللہ کے ساتھ کوتاہی کی کسی نبی کی نبوت قبول نہیں کی گئی جب تک کہ اس نے محمدؐ پر اس کے اختتام کو قبول نہ کیا اسی لئے نام خاتم النبیین قرار پایا۔ محمد سید الانبیاء ہیں اور میں سید الاوصیاء ہوں اور زمین پر اللہ کا خزانہ دار ہوں مجھے وہی علم دیا گیا جو رسول اللہ کو دیا گیا۔ انا حیی معنی سنت رسول کا زندہ کرنے والا انا امیت معنی بدعت کو مارنے والا۔ میں وہ زندہ ہوں جس کو موت نہیں معنی حسب ارشاد خداوندی "جو لوگ راہ خدا میں شہید کئے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار سے روزی پاتے ہیں۔

(مناقب شہر آشوب۔ ج ۳)

رازونیاز

سلیم ابن قیس ہلالی سے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

وکنت ادخل علی رسول اللہ کل یوم دخلة و کل لیل دخلة فیخلینی فیھا ادور معه حیث دار وقد علم اصحاب رسول اللہ انه لم یکن یصنع ذلك باحد غیری وربما کان ذالك فی منزل فاذا دخلت علیھا فی بعض منازله خلالی واقام نساءہ فلم یبق غیری وغیرہ واذا اتانی للخلوۃ فی بیتی لم یقم من عندنا فاطمةؑ ولا احد من ابنی اذا سالته اجابنی واذا سکت اونفدت مسائلی ابتدانی فما نزلت علیه ایة من القران الا اقرانیھا فاملاھا علی فکتبتھا بخطی ودعا اللہ ان یفھمنی ایاھا ویحفظنی فما نسیت آیة من کتاب اللہ منذ حفظتھا وعلمنی تاویلھا فحفظته واملاہ علی فکتبته وما ترك شیئاً علمه اللہ من حلال وحرام اوامر ونھی اواطاعته اومصیته کان اویکون الی یوم القیٰمة الا وقد علمنیه وحفظته ولم انس منه حرفا واحدا ثم وضع یدہ علی صدری ودعا اللہ ان یملاء قلبی علماً وفھما وفقھا و حکما ونوراً وان یعلمنی فلا اجھل وان یحفظنی فلا انسی

از
(کتاب سلیم بن قیس ہلالی)

میں ہر روز دن میں ایک مرتبہ اور رات میں ایک مرتبہ رسول اللہ کیساتھ تنہائی میں رہا کرتا تھا اور جدھر رسول اللہ جاتے میں بھی ساتھ جاتا۔ رسول اللہ کے اصحاب اس سے واقف تھے کہ حضرتؐ کا یہ طریقہ وعمل صرف میرے ساتھ مخصوص تھا اور کسی دوسرے کیساتھ حضرتؐ کا یہ برتاؤ نہ رہتا تھا۔ تخلیہ عموماً میرے ہی گھر میں ہوتا تھا اگر کبھی تخلیہ رسول کے گھر میں ہوتا تو حضرتؐ کی بیویاں اس جگہ سے اٹھا دی جاتی تھیں میرے اور حضرتؐ کے سوا وہاں کوئی نہ رہتا تھا اور جب رسولؐ تخلیہ کیلئے میرے گھر تشریف فرما ہوتے تو فاطمہؑ اور میرے فرزندوں میں سے کوئی بھی ہٹایا نہ جاتا تھا۔ جب میں حضرتؐ سے سوال کرتا تو جواب دیتے اور جب میں خاموش ہوجاتا یا میرے سوالات ختم ہوجاتے تو حضرتؐ خود ارشاد فرمانا شروع کرتے۔ قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں جو حضرتؐ پر نازل ہوئی ہو اور حضرتؐ نے مجھ پر قرأت نہ کی ہو اور مجھکو لکھوا نہ دیا ہو میں خود اسکو اپنے قلم سے لکھ لیتا تھا، نیز حضرتؐ دعا فرماتے تھے کہ میں اسکو سمجھ لوں اور یاد رکھوں اس طرح کتاب خدا مجھے حفظ ہوگئی اور مجھے کبھی نسیان نہیں ہوا۔ و نیز تاویل قرآن کا علم بھی مجھے دیا گیا جسکو میں نے حفظ کرلیا اور حضرتؐ نے مجھے لکھوا بھی دیا اور میں نے لکھ لیا۔ خدا نے حضرتؐ کو حلال وحرام، امر ونہی، اطاعت و معصیت اور گذشتہ و قیامت تک ہونے والے واقعات سے متعلق جو کچھ علم دیا تھا ان میں سے کوئی چیز بھی ترک نہ کی اور میں نے سب کو محفوظ کرلیا اور اس میں سے ایک حرف بھی فراموش نہ کیا پھر حضرتؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھکر خدا سے دعا مانگی کہ میرے قلب کو علم وفہم، فقہ اور حکمت اور نور سے ایسا بھر دے کہ کبھی جہل طاری نہ ہو اور ایسا محفوظ کردے کہ کبھی نسیان نہ ہو۔

حسنین علیہم السّلام کو حضرت علیؑ کی آخری وصیت

حضرت علی علیہ السلام نے زخمی ہونے کے بعد حسنین علیہم السلام کو بستر موت سے جو وصیت فرمائی اس کا ایک ایک لفظ حفظ کرنے کے قابل ہے اس سے معلوم ہوگا کہ حضرت کو خدا کی بارگاہ میں کس قدر تقرب حاصل تھا تقویٰ کے کس درجہ پر فائز تھے اور معرفت الٰہی میں کس قدر مستغرق تھے اسی لئے رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ نہیں پہچانا خدا کو کسی نے سوائے میرے اور علیؑ کے۔ آپ کی وصیتیں معارف و بصائر کا ایک بحر زخار اور مواعظ و نصایح کا ایک ایسا خزانہ ہے جس کے ایک ایک لفظ سے روح ایمان میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے دماغ والے متحیر ہیں کہ ایک زہر آلود تلوار سے زخمی ہونے کے بعد آپ کے دماغ میں یہ صلاحیت کیونکر باقی رہی کہ روح کے پرواز کرنے تک ایسے ایسے گوہر تنا ہوار آپکی زبان سے برآمد ہوتے رہے کہ دنیا میں جن کی نظیر نہیں ملتی۔ زخم اور زہر کی وجہ پیدا شدہ کرب و بے چینی اور ضعف و نقاہت کی حالت میں ایسی نورانی و جامع ہدایات اور مخزن معارف و معدن آثار ربانیہ وصایا جن کے ایک ایک حرف سے وہی فصاحت و بلاغت اور مضمون کی گہرائی جلوہ گر ہوتی ہو جس کے خطبات معرفت اور دیگر وصایا گواہ ہیں دنیا کے اعلیٰ ترین علماء و فضلاء سے ممکن نہیں۔

یہ وصیت تاریخ طبری مطبوعہ مصر سے نقل کی جاتی ہے:

آخری وقت میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے دونوں فرزندوں امام حسن و امام حسین علیہم السلام کو پاس بلاکر فرمایا:۔

اوصیکما بتقوی اللہ ولا تبغیا الدنیا وان بغتکما ولا تبکیا علی شیٔ زوی عنکما و قولا الحق وارحما الیتیم واغیثا الملھوف واصنعا للاخرۃ، وکونا للظالم خصما وللمظلوم ناصراً واعملا بما فی الکتاب ولا تاخذکما فی اللہ لومۃ لائم ثم نظر الی محمد ابن الحنفیہ فقال ھل حفظت ما اوصیت بہ اخویک

قالؑ: نعم

قالؑ: فانی اوصیک بمثلہ واوصیک بتوقیر اخویک العظیم حقھما علیک فاتبع امرھما ولا تقطع امرا دونھما

ثم قالؑ: اوصیکما بہ فانہ شقیقکما

میں تم دونوں کو وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقویٰ اور اس امر کی کہ کبھی دنیا کیطرف رخ نہ کرنا خواہ وہ تمہارا پیچھا ہی کیوں نہ کرے جو چیز تم سے روک دی جائے اس کا افسوس نہ کرنا اور جو چیز تم سے الگ کردی جائے اسپر نہ رونا ہمیشہ حق بات کرنا یتیموں پر رحم کرنا، پریشان حال کی مدد کرنا آخرت کیلئے زاد راہ تیار کرنا ظالم کے دشمن ہوجانا اور مظلوم کی مدد کرنا، احکام قرآن پر عمل کرنا خدا کے معاملہ میں کسی ملامت کرنیوالے کی سرزنش کا خیال نہ کرنا۔ اسکے بعد محمد بن حنفیہ کیطرف نظر کی اور فرمایا کہ تمہارے بھائیوں کو میں نے جو وصیت کی کیا تم نے بھی حفظ کرلیا

محمدؒ نے جواب دیا کہ جی ہاں۔

پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ میں تمہیں بھی انہیں امور کی وصیت کرتا ہوں ونیز یہ کہ ہمیشہ اپنے دونوں بھائیوں کی عزت و احترام کرنا جنکا تم پر بڑا حق ہے انکے ہر حکم کی اطاعت کرنا اور انکی اجازت کے بغیر کوئی کام نہ کرنا

پھر حسنین علیہم السلام کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ میں تم دونوں کو

وابن ابيكما وقد علمتما ان اباكما كان يحبه وقال للحسنؑ: اوصيك يابنى بتقوى الله واقام الصلواة لوقتها وايتاء الزكوٰة عند محلها وحسن الوضوء فانه لا صلواة الا بطهور ولا تقبل صلواة من مانع الزكواة و اوصيك بغفر الذنب وكظم الغيظ وصلة الرحم والحلم عند الجهل والتفقه فى الدين والتثبت فى الامر والتعاهد للقران وحسن الجوار والامر بالمعروف والنهى عن المنكر واجتناب الفواحش

پھر جب وفات سر پر آگئی یہ وصیت فرمائی :-

بسم الله الرحمن الرحيم ـ هذا ما اوصى به على ابن ابى طالب ـ اوصى انه يشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله ارسل بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون. ثم ان صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين ـ

ثم اوصيك ياحسن وجميع ولدى واهلى بتقوى الله ربكم ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا فانى سمعت ابا القاسم صلى الله عليه واله وسلم يقول ان صلاح ذات البين افضل من عامة الصلوٰة والصيام ـ

ان (محمد بن حنفیہ) کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ یہ بھی تمہارا بھائی اور تمہارے باپ کا بیٹا ہے تم جانتے ہو کہ تمہارا باپ اسکو بھی چاہتا تھا اور حسنؑ سے فرمایا کہ: اے فرزند میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرتے رہنا نماز وقت پر ادا کرنا اور زکواۃ اس کے وقت اور محل پر ادا کرتے رہنا۔ وضو اچھا کرنا کیونکہ طہارت کے بغیر نماز ہو ہی نہیں سکتی جو شخص زکواۃ ادا نہیں کرتا اسکی نماز قبول ہی نہیں ہوتی دنیز وصیت کرتا ہوں کہ غلطی کرنیوالے کی خطائیں معاف کر دینا، غصہ پی جانا صلہ رحم کرتے رہنا، جاہلوں سے حلم سے پیش آنا دین میں فقہ کے پابند رہنا کسی امر میں ہو ثابت قدم رہنا قرآن کو اپنا حلیف بنانا ہمسایہ سے اچھا برتاؤ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انجام دیتے رہنا اور فواحش سے بچتے رہنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی علی ابن ابی طالب نے وصیت کی۔ وہ گواہی دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی الٰہ نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اس نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام دوسرے دینوں پر غالب ہو جائے خواہ یہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ گذرے۔ بتحقیق کہ میری نماز میری عبادت میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اس کا حکم ماننے والوں میں ہوں۔

پھر فرمایا :-

اے حسنؑ میں تم کو اور میری تمام اولاد اور اہل وعیال کو وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے تقویٰ کریں جو تمہارا رب ہے اور مرتے دم تک اسلام پر باقی رہنا اور سب ملکر اللہ کی رسی (دین حق) کو تھامے رہنا اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ والہ سے سنا ہے کہ آپس کا میل ملاپ عام طور پر نماز و روزہ سے بھی افضل ہے۔

اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھو اور ان سے

انظروا الی ذوی ارحامکم فصلوهم یهون الله علیکم الحساب الله الله فی الایتام فلا تغنوا افواههم ولا یضیعن بحضرتکم والله الله فی جیرانکم فانهم وصیة نبیکم صلی الله علیه وآله مازال یوصی به حتی ظننا انه سیورثه والله الله فی القرآن فلا یسبقنکم الی العمل به غیرکم والله الله فی الصلواة فانها عمود دینکم والله الله فی بیت ربکم فلا تخلوه ما بقیتم فانه ان ترک لم یناظر والله الله فی الجهاد فی سبیل الله باموالکم وانفسکم والله الله فی الزکوة فانها تطفیٔ غضب الرب والله الله فی ذمة نبیکم فلا یظلمن بین اظهرکم والله الله فی اصحاب نبیکم فان رسول الله اوصی بهم والله الله فی الفقراء والمساکین فاشرکوهم فی معایشکم والله الله فی ما ملکت ایمانکم الصلاة الصلاة لا تخافن فی الله لومة لائم یکفیکم من اراداکم وبغی علیکم وقولوا للناس حسناً کما امرکم الله ولا تترکوا الامر بالمعروف والنهی عن المنکر فیولی الامر شرارکم ثم تدعون فلا یستجاب لکم وعلیکم بالتواصل والتبذل وایاکم والله ابو التقاطع والتفرق وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا الله ان الله

بھلائی کرتے رہو تو خدا تم پر قیامت کے روز کا حساب آسان کردیگا۔ تمہیں خدا کا واسطہ یتیموں کا پورا خیال رکھنا۔ ان کو منہ تکتے بنانے دینا تمہارے رہتے ہوئے وہ ضایع نہ ہونے پائیں۔ خدا کا واسطہ تم کو خدا کی قسم اپنے ہمسایوں کا لحاظ کرنا کیونکہ تمہارے نبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ان کے متعلق اس قدر وصیت فرماتے تھے کہ کہیں گمان ہونے لگا تھا کہ ممکن ہے حضرت ان کو ہماری میراث میں بھی شریک کردینگے تمہیں خدا کا واسطہ تمہیں خدا کی قسم خیال رکھو کہ کہیں غیر لوگ قرآن پر عمل کرنے میں کہیں تم سے نہ بڑھ جائیں تمہیں خدا کا واسطہ اور خدا کی قسم نماز کے سخت پابند رہو کیونکہ یہ تمہارے دین کا ستون ہے۔ تمہیں خدا کا واسطہ خانہ کعبہ کی خبر لیتے رہنا اور جب تک زندہ ہو اسکو خالی نہ چھوڑ دینا۔ اگر اسکو چھوڑ دیا گیا تو اس کی نگرانی نہیں ہو سکتی۔ تمہیں خدا کا واسطہ تمہیں خدا کی قسم اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے رہنا۔ تمہیں خدا کا واسطہ تمہیں خدا کی قسم زکواۃ دیتے رہنا کیونکہ یہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ خدا کا واسطہ اور تمھیں خدا کی قسم اپنے نبیؐ کے اہل ذمہ لوگوں کا خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ تمہارے رہتے ہوئے ان پر ظلم ہونے پائے۔ خدا کی قسم اصحاب[1] نبیؐ کا خیال رکھنا کیونکہ رسول خدا ان کے حق میں بھی وصیت کی تھی۔ خدا کا واسطہ فقراء اور مساکین پر رحم کھانا انہیں بھی اپنی روزی اور معاش میں شریک رکھنا۔ تمہیں خدا کا واسطہ اپنے غلاموں اور لونڈیوں پر ترس کھانا۔ نماز! نماز!! اللہ کے معاملہ میں کسی برا کہنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرنا اور ہرگز کسی سے خوف نہ کرنا تو خدا بھی تمہیں ہر اس شخص سے بچائیگا جو تمہارے ساتھ برا ارادہ رکھتا ہو اور تم پر ظلم کرنا چاہیگا۔ جیسا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے جس سے بات کرو میٹھی زبان سے بات کرو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک نہ کرنا ورنہ اشرار تم پر مسلط ہو جائیں گے پھر تم دعا میں کروگے تو قبول نہ ہوگی۔ تمہیں چاہئے کہ آپس میں میل جول اور مہربانی سے پیش آیا کرو۔ بے تکلفی اور سادگی سے پیش آؤ۔ ایکدوسرے سے منقطع ہو نہ الگ الگ رہنے کی روش اختیار کرو اور نہ متفرق ہو۔ نیکی اور تقوی

[1] بعض کتب میں "ایانا و اصحاب نبیؐ" لکھا ہے۔

شديد العقاب حفظكم الله من اهلبيت وحفظ فيكم نبيكم استودعكم الله و اقرا عليكم السلام ورحمة الله

(تاریخ طبری ج ۶ ص ۸۶)

پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ گناہ اور زیادتی میں کسی کا ساتھ نہ دو۔ خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ خدا کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔ اے اہلبیت خدا تمہیں محفوظ رکھے اور تم لوگوں میں تمہاری اولاد کی حفاظت کرے میں تمہیں خدا کے سپرد کئے جاتا ہوں اور تمہارے لئے سلامتی اور اللہ کی رحمت کی دعا کرتا ہوں۔

اصول کافی میں مرقوم ہے کہ :۔ تین دن کی علالت کے بعد امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ " اے پارۂ جگر رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میں تمھیں اپنا جانشین مقرر کروں اور تمام کتابیں اور اسلحہ جات تمہارے حوالہ کردوں جس طرح رسالت مآبؐ نے مجھے اپنا جانشین مقرر کیا تھا اور اپنے تمام لوازم میرے حوالے کئے تھے ونیز فرمایا تھا کہ میں تمہیں ہدایت کردوں کہ جب تمھارا وقت آخر آئے تم اپنے بھائی حسینؑ کو اپنا قایم مقام بنایا۔ اب تم ہی حاکم وامیر ہو"

ارشاد شیخ مفید میں مرقوم ہے کہ :۔ " جب میں انتقال کرجاؤں میرے کفن میں خوشبو نہ لگانا پیغمبر کے حنوط سے جو کافور بچ گیا ہے اس سے مجھے حنوط دینا تم ہی میری نماز جنازہ سات تکبیروں کے ساتھ پڑھنا۔ میری قبر مخفی رکھنا۔ میری میت میرے تخت پر رکھکر باہر نکالنا ۔صرف پچھلا حصہ اٹھانا۔ اگلا حصہ اٹھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ میری میت مقام عزیین پر لیجانا وہاں ایک سفید پتھر نظر آئیگا وہاں کھودنے پر قبر تیار ملے گی اس میں مجھے دفن کرنا۔ اس کے بعد سوائے لا الہ الا اللہ کے اور کچھ نہ فرمایا یہاں تک کہ روح پرواز کرگئی (ابن اثیر)

عبدالرحمٰن ابن ملجم کے متعلق وصیت

ابن ملجم کے آپ کو زخمی کرنے کے بعد حضرت امیرالمومنینؑ نے امام حسنؑ سے وصیت فرمائی :۔

یا بنی ارفق باسيرك وارحمه واشفق عليه الا ترى الى عينيه قد صارتا فى ام راسه وقلبه توجف من الخوف فقال له الحسن يا ابتا قد قتلك هذا اللعين وافجعنا فيك انت تامرنا بالرفق به

فقال يا بنى نحن اهلبيتؑ الرحمة والمغفرة فَاَطْعِمْهُ مما تاكل وَاَسْقِهِ مما تشرب فان انا مت فاقتص منه بان تقتلهُ ولا تحرقه بالنار ولا تمثل بالرجل فانى سمعت رسول الله جدك يقول اياكم وَالْمُثْلَةَ

اے فرزند اپنے قیدی کیساتھ نرمی سے پیش آؤ اور اس پر رحم وشفقت کرو ذرا دیکھو تو اسکی آنکھیں دماغ میں دھنس گئی ہیں اور اس کا قلب خوف کے مارے لرز رہا ہے پس حسنؑ نے عرض کیا کہ بابا اس لعین نے تو آپکو قتل کیا ہے اور کیا ہکو آپکی وجہ مصیبت زدہ نہ بنادیا اور آپ حکم دیتے ہیں کہ اسکے ساتھ رفق و مہربانی سے پیش آئیں فرمایا کہ اے فرزند ہم اہلبیتؑ رحمت و مغفرت ہیں پس تم جو کھاؤ اسکو بھی وہی کھلاؤ اور جو تم پیو اسکو بھی وہی پلاؤ۔ اگر میں مرجاؤں تو اس سے اس طرح قصاص لینا کہ اسکو قتل کردینا مگر نہ اسکو آگ میں جلانا اور نہ مثلہ کرنا کیونکہ میں نے تمہارے جد رسول اللہ سے سُنا ہے کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ اگر کاٹنے والے کتے کو بھی

ولو بالقلب العقور وان عشت فانا اعلم بما افعل به وانا اولیٰ بالعفو فنحن اهل بیتؑ لا نزداد علی المذنب الینا الا عفواً وکرماً۔

سزا دینی ہو تو تمہیں چاہئیے نہ مثلہ نہ کریں اور اگر میں صحت یاب ہو جاؤں تو جو بھی مجھے کرنا ہے میں جانتا ہوں۔ عفو و کرم میں ہمارا مقام بہت بلند ہے کہ ہم اہل بیت میں ہم سے برائی کرنے والے پر ہم زیادتی نہیں کرتے سوائے اس کے کہ عفو و کرم کریں۔

تکفین و تدفین سے متعلق وصیت

(۱) امام حسن علیہ السلام سے مخاطب ہو کر حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا آج کی رات میں تم سے علٰحدہ ہو جاؤں گا اور محمد مصطفٰیؐ کی خدمت میں پہونچ جاؤں گا۔ جب میں اس دنیا کو چھوڑ دوں رات ہی میں تم مجھے غسل و کفن دینا اور اُس کافور سے حنوط دینا جو جبرئیلؑ نے بہشت سے لایا تھا اور اس میں سے ایک حصہ آنحضرتؐ کو دیا گیا تھا اور ایک حصہ فاطمہ کو بقیہ کافور صرف میرے لئے ہے۔ جب مجھے جنازہ میں رکھ دینا کوئی شخص جنازہ کو سامنے سے نہ اُٹھائے صرف پچھلے حصہ کو کاندھا دینا (جنازہ کو سامنے سے اٹھانے والے . . . . ہیں) اور جدھر بھی جنازہ جائے اس کی متابعت کرنا اور جہاں یہ رک جائے سمجھ لینا کہ میری قبر وہیں ہے۔ اے حسنؑ نماز جنازہ تم پڑھانا۔ نماز جنازہ سات تکبیروں سے پڑھائی جائے۔ جو میرے بعد سوائے میرے فرزند قائم آل محمدؐ کے اور کسی کے لئے جائز نہیں جو اس امت کے مہدی ہیں جہاں نماز جنازہ پڑھائی جائے گی وہاں کچھ مٹی کھودنے پر ایک لکڑی کے تختہ سے ڈھکی ہوئی قبر برآمد ہوگی جس کو میرے جد حضرت نوحؑ نے میرے لئے تیار کی تھی۔ مجھے اس تختہ کے نیچے رکھ دینا۔ وہاں سات بڑی اینٹیں بھی ہوں گی ان کو میرے پر بچھا دینا اور تھوڑی دیر کے بعد ایک اینٹ اٹھا کر دیکھو گے تو مجھ کو وہاں نہ پاؤ گے کیونکہ میں تمہارے نانا مصطفٰیؐ سے ملحق ہو جاؤں گا ہر وصی رسول کے لئے یہ شرط ہے کہ اگر پیغمبر مشرق میں اور اس کا وصی مغرب میں مدفون ہو تو خداوند تعالیٰ پیغمبر اور اسکے وصی کے روح و جسد کو پیوست کر دیتا ہے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد انہیں ان کی قبروں میں واپس کر دیتا ہے اس کے بعد قبر بند کرنا اور اسکو لوگوں سے پوشیدہ کر دینا اور جب دن نکل آئے ایک جنازہ اونٹ پر بار کر کے کسی کے ذریعہ مدینہ کی جانب روانہ کرنا تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ میں کہاں دفن ہوں۔

اے حسینؑ چار مقامات پر میری چار قبریں بنانا ایک مسجد کوفہ میں دوسری کوفہ اور رحبہ کے درمیان، تیسرے نجف میں اور چوتھی جعدہ بن ہبیرہ کے مکان میں تاکہ کسی کو میری قبر کا پتہ نہ چلے۔

وصیت بہ امام حسن علیہ السلام

یا بنی لا فقر اشد من الجهل ولا عدم اشد من عدم العقل ولا وحدة ولا وحشة اوحش من العجب ولا حسب كحسن الخلق ولا ورع كالكف عن محارم ولا عبادة

اے فرزند فقر جہل سے زیادہ شدید نہیں۔ عدم عقل سے بڑھ کر کوئی عدم نہیں۔ تنہائی اور وحشت تکبر سے بڑھ کر قابل نفرت نہیں کوئی بزرگی خوش اخلاقی کے مثل نہیں۔ محارم سے بچنے کے مثل کوئی پرہیزگاری نہیں۔ خدائے

کالتفکر فی صنعۃ اللہ عزوجل

یا بنی العقل خلیل المرء والحلم وزیرہ والرفق والدہ والصبر من خیر جنودہ

یابنی انہ لا بد للعاقل من ان ینظر فی شانہ فلیحفظ لسانہ ولیتعرف اہل زمانہ

یا بنیّ ان من بلاء الفاقۃ واشد من ذلک مرض البدن واشد من ذلک مرض القلب وان من النعم سعۃ المال و افضل من ذلک صحۃ البدن وافضل من ذلک تقوی القلوب

یا بنیّ للمومنین ثلاث ساعت ساعۃ نیاجی فیھا ربّہ وساعۃ یحاسب فیھا نفسہ وساعۃ یخلو فیھا بین نفسہ ولذتھا فیما یحلّ ویجمل ولیس للمومن بدّ من ان یکون شاخصًا فی ثلث مرمۃ لمعاش او خطوۃ لمعاد او لذۃ فی غیر محرّم۔

(بحار الانوار ج ۱، ص ۱۶۱)

عزوجل کی صنعتوں میں تفکر کرنے کے مثل کوئی عبادت نہیں

اے فرزند عقل کسی شخص کیلئے دوست ہوتا ہے اور حلم اسکا وزیر اور مہربانی اسکی ماں اور صبر اسکے اچھے لشکر سے ہے

اے فرزند ہر عقلمند کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ اپنے پر نظر رکھے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اپنے اہل زمانہ کی معرفت رکھے (یعنی انہیں جانتا رہے)

اے فرزند فاقہ کشی بلاؤں میں سے ایک ہے اور بدن کی بیماری اس سے زیادہ شدید ہے اور اس سے بڑھکر مرض قلب شدید ہے اور بتحقیق کہ مال کی زیادتی نعمتوں میں سے ہے اس سے افضل صحت بدن ہے اور اس سے افضل قلوب کا تقویٰ ہے۔

اے فرزند مومن کے لئے تین ساعات ہیں ایک ساعت وہ ہے جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے دوسری وہ ساعت ہے جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور تیسری وہ ساعت ہے جس میں وہ اپنے نفس اور اسکی لذتوں کے درمیان تخلیہ کرتا ہے مشکلات کو آسان کرتا ہے اور برداشت کرتا ہے اور مومن کیلئے ضروری ہے کہ تین امور کی طرف توجہ کرے یعنی تلاش معاش پھر آخرت کے سدھارنے کے لئے اور لذتیں حاصل کرنے جو حرام طریقہ سے نہ ہوں۔